Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کے دس مرحلے

مولف

محمد محمدی اشتہاردی

مترجم

سید محمد حسن عابدی

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اس کتاب کے جملہ حقوق ناشر کے حق میں محفوظ ہیں

کتاب کا نام: قیامت کے دس مرحلے

مولف: شیخ محمد محمدی اشتہاردی

مترجم: سید محمد حسن عابدی

کمپوزنگ: سید محمد ہادی عابدی

ناشر: مصباحُ الھُدیٰ فاؤنڈیشن

تاریخ نشر:

تعداد:

قیمت:

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

فہرست مطالب

قیامت کی اہمیت ۱۵

قیامت کی یاد سے عبرت حاصل کرنا ۱۶

حارثہ بن سراقہ کا قیامت کو یاد کرنا ۱۸

حضرت سلمان کا قیامت کو یاد کرنا ۲۰

اس شخص کا عالی مقام جو قیامت کی یاد میں رہتا ہے.......................... ۲۳

موت یا ابدی زندگی کا دروازہ... ۲۴

قیامت کا مرحلہ ۲۵

حضرت علی(ع) کی نگاہ میں موت کے بعد کا منظر........................... ۲۶

قیامت کا پہلامرحلہ ۲۹

قرآن کی نگاہ میں قیامت کے نزدیک ہونے کی علامات ۳۰

روایات میں قیامت کے نزدیک ہونے کی دس نشانیاں ۳۳

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں قیامت کے دن کی مقدار ٣٥

قرآن میں قیامت کے دن کی تعریف.. ٣٦

قیامت کے آغاز ہونے کی علامات ٣٩

کفار کی بدحالی اور مؤمنین کی خوشحالی کا دن.. ٤١

حضرت ابرہیمؑ اور ماریا کا قیامت کی سختی سے نجات کی دعاکرنا ٤٢

حضرت علی(ع) کا قیامت کو یاد کرتے ہوئے دعا کر نا.. ٤٣

قیامت کادوسرا مرحلہ :صور کے پھونکے جانے کاہے.. ٤٥

اسرافیل صور پھونکنے والافرشتہ.. ٤٦

قرآن میں صور پھونکے جانے کا ذکر.. ٤٦

صور پھونکے جانے کی تعداد ٤٧

صور پھونکے جانے کی آواز کس طرح زندہ و مردہ ہونے کا سبب بنے گی؟ ٤٨

صور پھونکے جانے کی آواز سے لوگوں کا غافل گیر ہوجانا.. ٤٨

امام سجاد(ع) کاصورپھونکے جانے کے دن کویادکرکے گریہ کرنا ٤٩

قیامت کاتیسرا مرحلہ: قبر سے خارج ہونے کا ہے ٥١

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

مؤمن کو خوش کرنے کا نتیجہ ٥٥
قیامت کے دن برہنہ اُٹھائے جانے کا خوف ٥٦
میدان محشر میں نور آل علی(ع) کا چمکنا ٥٨
میدان محشر میں لوگوں کا اپنے اپنے امام کے پیچھے حرکت کرنا ٥٩
حضرت فاطمہ زہرا(س)کا میدان محشر کو یاد کرکے غمگین ہونا ٦١
میدان حشر میں منافقین کی لا حاصل استمداد ٦٢
اہل محشر کا مقام شہداء پر رشک کرنا ٦٤
دس قسم کے لوگوں کا بد ترین حیوانات کی شکل میں محشور ہونا.................... ٦٥
صاحبان اقتدار و ثروت کے لئے اہم نقطہ ٦٧
میدان محشر میں متّقین کا مقام ٦٨
میدان محشر میں چار ممتاز سوار کا آنا ٦٨
میدان محشر میں سات درخشاں چہرے ٦٩
قیامت کاچوتھا مرحلہ: اعراف کی منزل ہے ٧١
اعراف رجال کے بارے میں علّامہ طباطبائی کا نظریہ ٧٥

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

غیر صالح افراد کا مقام اعراف پر کیا بنے گا ؟ ٧٦

مقام اعراف میں شفاعت کے بارے میں تحقیق ٧٧

شفاعت قرآن اور روایات کی روشنی میں ٧٩

کیا خوف کرنا آتش دوزخ کا میدان حشر میں ٨٠

مقام اعراف پر محمد و آل محمد علیہم السلام کا اپنے پیروکاروں کی شفاعت کرنا ٨٢

قیامت کا پانچواں مرحلہ : مقام صراط و مرصاد کا ہے.............................. ٨٣

صراط کے بارے میں شیخ مفید کا نظریہ ٨٤

صراط قرآن کی نگاہ میں.................................... ٨٥

مرصاد کیا ہے ؟....................................... ٨٧

مرصاد روایات کی روشنی میں.................................. ٨٧

چند سوالات کے جوابات ٩١

صراط کے مسئلے میں حضرت علی (ع) کے دو افتخار ٩٥

حضرت علی(ع) کا صراط کے بارے میں لوگوں کو ہوشیار کرنا ٩٦

پل صراط کے متعلق کچھ داستانیں ١٠٦

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حق الناس کا پل صراط سے گزرنے میں مانع ہونا ۱۰۷

حضرت فاطمہ زہرا علیہاالسلام کے وسیلے سے پل صراط کی آسانی ۱۰۸

قیامت کا چھٹا مرحلہ : حوض کوثر کا ہے ۱۰۹

پیغمبر اکرم (ص) کا شب معراج حوض کوثر کا دیدار کرنا ۱۱۰

حوض کوثر کی تعریف پیغمبر (ص) کی زبانی ۱۱۱

ہزار غلام ہزار جام کوثر کے ساتھ ۱۱۳

علی (ع) ساقیٔ کوثر ۱۱۳

قیامت کے دن لوگوں کا مقام علی (ع) کو دیکھ کر حسرت کرنا ۱۱٦

چودہ معصومین علیہم السلام حوض کوثر کے کنارے ۱۱۷

قرآن میں حوض کوثر کا ذکر ۱۱۸

تمام شیعیان علی (ع) کا حوض کوثر پر حاضر ہونا ۱۲۱

حوض کوثر سے سیراب ہونے کی شرائط ۱۲۲

حضرت علی (ع) کا آبِ کوثر سے غسل کرنا ۱۲۳

حضرت علی اکبر (ع) کا آبِ کوثر سے سیراب ہو کر بابا کو پکارنا ۱۲٤

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام حسین (ع) پر گریہ کے ثواب کے منکر کی آبِ کوثر سے محرومیت ١٢٦
آل رسول کی ضرورت کو پورانہ کرنے والا آبِ کوثر سے محروم ہوا............ ١٢٧
محبت اہل بیت حوض کوثر پر پہنچنے کا وسیلہ ہے ١٣٠
امام حسین (ع) کا روز عاشور حوض کوثر کے ذکر سے استدلال کرنا ١٣٠
محبان علی (ع) کا حوض کوثر سے سیراب ہونا................................ ١٣١
قیامت کا ساتواں مرحلہ : عدالت الٰہی کے محکمہ کا ہے ١٣٣
میزان اعمال ١٣٣
میزان کس طرح کا ہوگا.. ١٣٤
معنیٔ میزان کی وسعت.. ١٣٥
میزان اعمال کے بارے میں علماء کے نظریات ١٣٦
میزان قرآن کی نگاہ میں ١٤٠
میزان عمل کو سنگین کرنے والے اعمال ١٤٢
وہ اعمال جو میزان عمل کے ہلکے ہونے کا سبب بنتے ہیں ١٤٥
اعمال کا مجسم ہو کر پیش ہونا.. ١٤٦

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں تجسّم اعمال کا ذکر.. ۱٤۷

روایات میں تجسم اعمال کا ذکر.. ۱٤۹

انسانوں کے اعمال پر گواہ ۱۵۳

قرآن میں انسانوں کے اعمال پر گواہوں کا ذکر ۱۵٤

ایک سوال اور اس کا جواب ۱۵۵

قیامت کے دن شکوہ کرنے والے ۱۵٦

نامۂ اعمال.. ۱۵۹

میت کو قبر میں رکھتے ہی اس کے اعمال نامہ کا بند کردیا جانا ۱٦۰

لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے.. ۱٦۳

تین طرح سے نامۂ اعمال کا پیش ہونا ۱٦٤

روایات میں نامۂ اعمال کا ذکر.. ۱٦۵

حضرت علی (ع) کا وضو کرتے ہوئے نامۂ اعمال کے آسانی کی دعا کرنا ۱٦٦

نامۂ اعمال کے بارے میں دو آیات کا تقابل ۱٦۷

قرآن میں قیامت کے دقیق حساب وکتاب کا ذکر ۱٦۸

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

روایات میں دقیق حساب وکتاب ہونے کا ذکر ۱۷۰

ثوبہ بن صمہ کا اپنا محاسبہ کرتے ہوئے انتقال کرجانا........................... ۱۷۱

قیامت کا آٹھواں مرحلہ : شفاعت کا ہے ۱۷۵

علماء اہل سنت کا شفاعت کے بارے میں نظریہ........................... ۱۷۶

شفاعت پانچ قسم کی ہے........................... ۱۷۶

قرآن میں شفاعت کا ذکر........................... ۱۷۷

قرآن میں سب سے زیادہ اُمّید دلانے والی آیت........................... ۱۸۰

قرآن میں مقام محمود سے مراد شفاعت پیغمبر (ص) ہے........................... ۱۸۱

روایات میں ذکر شفاعت ۱۸۳

قیامت کے دن کون لوگ شفاعت کریں گے ؟........................... ۱۸۶

اصحاب رقیم کی داستان........................... ۱۹۰

حضرت ابو طالب (ع) کی شفاعت ۱۹۲

پیغمبر اسلام (ص) کی عظیم شفاعت ۱۹۳

پیغمبر اکرم (ص) کا مختلف مقامات پر شفاعت کے لئے پہنچنا ۱۹۴

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حضرت فاطمۃ الزہرا (س) کی وسیع شفاعت ۱۹۵

پُل صراط پر حضرت حمزہ (ع) کا شفاعت کرنا ۱۹۶

حضرت عباس (ع) کی جانب سے شفاعت کا ہونا ۱۹۷

حضرت فاطمہ معصومہ (س) کی وسیع شفاعت ۱۹۸

قیامت کا نواں مرحلہ : بہشتی دروازے کا ہے ۲۰۱

قرآن میں بہشتی دروازے ۲۰۲

بہشتی لوگوں کا استقبال ۲۰۳

بہشت کے آٹھ دروازے ۲۰۴

آیات وروایات میں بہشتوں کے آٹھ نام یوں ملتے ہیں ۲۰۵

قرآن میں بہشت حاصل کرنے کے اسباب ۲۰۶

۲۔ تقویٰ وپرہیزگاری ۲۰۷

۳۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا ۲۰۷

۴۔ جہاد و شہادت ۲۰۷

۵۔ خواہشات نفسانی سے دوری اختیار کرنا ۲۰۷

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۶۔ایمان میں پیش قدمی کرنا ۲۰۷

۷۔ہجرت فی سبیل اللہ و جہاد ۲۰۸

۸۔سختیوں کے مقابلے میں صبر و تحمل کرنا ۲۰۸

۹۔ایمان پر ثابت قدم رہنا ۲۰۸

۱۰۔خداو رسول (ص) کی اطاعت ۲۰۸

۱۱۔اخلاص ۲۰۹

۱۲۔صداقت ۲۰۹

۱۳۔تزکیہ نفس ۲۰۹

۱۴۔انفاق اور استغفار ۲۱۰

۱۵۔خوف خدا ۲۱۱

۱۶۔تولّیٰ و تبرّیٰ ۲۱۱

۱۷۔نماز کو اہمیت دینا ۲۱۱

۱۸۔فقراء کی مدد کرنا ۲۱۱

۱۹۔ قیامت پر یقین رکھنا ۲۱۲

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۰۔جہنم کی آگ سے ڈرنا ۲۱۲

۲۱۔عفت وپاک دامنی ۲۱۲

۲۲۔۲۳۔امانت داری اوروعدے کو پورا کرنا ۲۱۲

۲۴۔حق پر مبنی گواہی دینا ۲۱۲

۲۵۔شرائط نماز کا خیال رکھنا ۲۱۲

روایات میں بہشت حاصل کرنے کے اسباب ۲۱۳

۱۔کلمۂ توحید کو کثرت سے پڑھنا ۲۱۳

۲۔حقایق ایمان کی تکمیل ۲۱۳

۳۔واجب اور مستحب نمازوں کواہمیت دینا ۲۱٤

۴۔علی واولاد علی علیہم السلام سے قلبی محبّت رکھنا ۲۱٤

۵۔ماہ مبارک رمضان اور روزے رکھنا ۲۱٤

٦۔جہاد اور حج ۲۱٥

۷۔چار اہمیت والی چیزیں ۲۱٦

۸۔حلال کمائی ۲۱٦

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

منافقین پر دوزخ میں بہشت کے دروازوں کا کھلنا اور پھر بند کیا جانا ٢١٧

بہشتی دروازوں کے کتیبوں کی تحریر ٢١٧

قیامت کا دسواں مرحلہ : دوزخ کے دروازوں اور اس کے طبقات کا ہے......... ٢٢١

قرآن میں دوزخی دروازوں کا ذکر ٢٢١

دوزخی دروازے اوراس کے طبقات روایات کی روشنی میں ٢٢٣

دوزخی دروازوں کے کتیبوں کی تحریر................................. ٢٢٤

بہشت کی تعریف بلال کی زبانی ٢٢٦

بہشت کی تعریف پیغمبر اسلام (ص) کی زبانی................................. ٢٢٧

کچھ لوگ بہشت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گے........................... ٢٣٠

پیغمبر اسلام (ص) سے عبداللہ بن سلام کا دوزخ کے بارے میں سوال کرنا...... ٢٣١

جہنم کے دو گہرے گڑھے ٢٣٢

جہنم میں درخت زقّوم ٢٣٣

جہنم کے مقام سقر میں جانے والوں سے سوال اور ان کا جواب ٢٣٣

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

قیامت کی اہمیت

تمام ادیانِ آسمانی میں خدا شناسی کی گفتگو کے بعد اہم ترین گفتگو بحثِ معاد ہے کیونکہ معاد یعنی قیامت کی یاد مہم ترین عوامل میں سے ہے انسانوں کو گناہوں سے روکنے اور راہ ہدایت پر لگانے کے لئے ، حتیٰ انبیاء اور اوصیاء اور اولیاء سب ہمیشہ قیامت کی یاد میں رہا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی اس کے بارے میں تذکر دیتے رہتے تھے اور قیامت کے دن کی سختیوں کو یاد کرکے توشۂ آخرت جمع کرنے کی کوشش میں رہا کرتے تھے اور خود سازی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی قیامت کی سختیوں کے بارے میں آگاہ کرتے رہتے تھے قرآن سے چوتھائی حصہ سے بھی زیادہ حصہ صرف قیامت کے ذکر کے بارے میں ہے بلکہ شاید قرآن مجید کا کوئی ایک صفحہ بھی ایسا نہ ہوکہ جس میں یا صراحتاً یا کنایۃً قیامت کا ذکر موجود نہ ہو اور قرآن نے قیامت کے انکار کرنے والوں کو کافر،وگمراہ کہا ہے اور ایسے افراد کے لئے سخت ترین عذاب کا ذکر کیا ہے یہاں تک کہ سورۂ مرسلات میں دس مرتبہ ارشاد فرمایا:(وَیْلٌ یَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِینَ)(سورۂ مرسلات آیت ۱۵،۱۹،۲۴،۲۸،۳۴،۳۷،۴۰،۴۵،۴۷،۴۹)یعنی لعنت ہو قیامت کے جھٹلانے والوں پر ، نماز کے سورۂ حمد میں اسماء و صفات الٰہی کے فوراً بعد (مٰالِکِ یَوْمِ الدّین)آیا ہے ہم لوگ روزانہ پنجگانہ نماز میں دس مرتبہ اس جملے کو کہتے ہیں لہٰذا نماز بھی ہمیں ہر وقت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کی یاد دلارہی ہے قرآن مجید میں قیامت کے بارے میں کئی طرح کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں مثلاً احیاء موتی، بعث، حشر، معاد، لقاء اللہ ، رجوع الی اللہ ''ستّر نام قیامت کے قرآن میں ذکر ہوئے ہیں۔(رجوع کریں تفسیر موضوعی پیام قرآن ج۵)

قیامت کی یاد سے عبرت حاصل کرنا

یاد قیامت سے انبیاء و ائمہ اور اولیاء کی زندگیوں میں ایک خاص قسم کا اثر پایا جاتا تھا جس کو آنکھوں سے بھی مشاہدہ کیا جا سکتا تھا حضرت علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں : "طُوْبٰی لِمَنْ ذَکَرَ الْمَعادَ ،فَاستَکْثَرَ مِنَ الزّادِ"یعنی خوش قسمت ہے وہ انسان جو ہمیشہ قیامت کی یاد میں رہتا ہے پس اسے چاہئے کہ وہ اسی طرح اپنے توشۂ آخرت میں اضافہ کرتا رہے۔(غرر الحکم ج۲ س۴٦٦)

امام جعفر صادق(ع) سے روایت ہے جب بھی امام حسن مجتبیٰ (ع) موت کو ،قبر کو،قیامت کو،پل صراط سے گزرنے کو ،بارگاہ پروردگار میں پیش ہونے کو یاد کرتے تھے تواتنا گریہ کرتے تھے کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر جایا کرتے تھے اور جب بھی بہشت اور دوزخ کو یاد کرتے تو بہت ہی زیادہ مضطرب و پریشان ہوتے تھے اور ایک خاص حالت میں بارگاہ پروردگار میں بہشت کو طلب فرماتے اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتے تھے ۔(بحارالانوار ج۴۳ص۳۳۱)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

آئمہ طاہرین (علیہم السلام) جب بھی قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آیات رحمت اور آیات عذاب پر پہنچتے تھے تو ایک خاص حالت آپ لوگوں پر طاری ہوجایا کرتی تھی گویا وہ لوگ خود اپنے آپ کو قیامت میں محسوس کر رہے ہوں ،امام حسن مجتبٰی (ع) نے جب وقت شہادت گریہ فرمایا :تو کسی نے آپ سے سوال کیا: یابن رسول اللہ آپ تو نواسۂ رسول ہیں، آپ نے تو ۲۰ پابرہنہ حج کئے ہیں ، تین بار اپنا تمام مال راہ خدا میں فقراء کے درمیان تقسیم کر دیا ہے تو پھر آپ کو سفر آخرت کا کیا خوف ہے آپ کیوں گریہ فرماتے ہیں؟تو حضرت نے جواب دیا"اِنَّمَااَبْکِی لِخَصْلَتَیْنِ لِھوْلِ المُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الاَحِبَّةِ" یعنی میں دو چیزوں کے سبب روتا ہوں ایک قیامت کے ہولناک دن اور دوسرے اپنے دوستوں کی جدائی پر۔(عیون اخبار الرضا ج۱ ص ۳۰۳)

امام سجاد (ع)۲۰ یا۲۲ بار اونٹ کے ذریعے مدینہ سے مکے حج و عمرہ ادا کرنے گئے یہ تمام فاصلہ جانے آنے کا تقریباً ۳۲۰۰ فرسخ کا بنتا تھا مگر کہیں بھی کسی روایت میں آپ نے اونٹ کو چھڑی تک نہیں ماری جب بھی آپ یہ چاہتے تھے کہ اونٹ تیز چلے تو صرف چھڑی کو ہوا میں لہراتے تھے مارتے نہیں تھے جب کسی نے پوچھا کہ آپ اونٹ کو چھڑی مارتے کیوں نہیں ہیں ؟تو آپ فرمایا:"لَوْلَاخَوْفُ الْقِصَاصِ لَفَعَلْت"یعنی اگر مجھے قیامت کے دن کے قصاص کاخوف نہ ہوتا تو میں ایسا کرتا ۔(مناقب ابن شہر آشوب ج۴ ص ۵۵)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اسی طرح امام سجاد(ع) جب بھی سورۂ حمد کی تلاوت کرتے ہوئے (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) پر پہنچتے تو اس آیت کو اس قدر تکرار کرتے کہ اپنی عام عادی حالت سے نکل جاتے اور موت کی حالت میں نظر آنے لگتے تھے اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب گرمیوں کے دنوں میں کھانا آپ کے سامنے لایا جاتا تو شوربا گرم محسوس کر کے قیامت کو یاد کرتے اور کئی دفعہ یہ جملہ ارشاد فرماتے "نَسْتَجِيرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ،نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ"یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے ،جہنم کی آگ کے بارے میں اور پھر اس جملے کو آپ اس قدر تکرار کرتے کہ وہ شوربا ٹھنڈا ہو جاتا پھر آپ فرماتے کہ ہم گرم شوربا کھانے پر جب قدرت نہیں رکھتے ہیں تو کیونکر دوزخ کی آگ کو تحمل کرسکیں گے۔(روضۃ الکافی ص ۱۶۴.)

حارثہ بن سراقہ کا قیامت کو یاد کرنا

حارثہ بن سراقہ (جن کو بعض نے حارثہ بن مالک لکھا ہے) پیغمبر اسلام (ص) کے باوفا اصحاب ہیں‌سے تھے ایک دن صبح کے وقت پیغمبر اسلام(ص) سے ان کی ملاقات ہو ئی پیغمبر (ص)نے ان سے پوچھا کہ اے حارثہ تم نے کس طرح کی صبح کی یعنی تمہار احال کیسا ہے؟تو حارثہ جواب دیتے ہیں کہ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ مؤمن حقیقی ہوں پیغمبر(ص)نے فرمایا: ہر چیز کی نشانی ہوتی ہے تمہارے ایمان حقیقی کی کیا علامت ہے ؟تو حارثہ کہتے ہیں کہ ہیں‌کہ سحر خیزی ،روزہ رکھنے،نماز پڑھنے اور مناجات الٰہی میں اس

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قدر لذت محسوس کرتا ہوں کہ گویا عرش پر لوگوں کو حساب و کتاب کے بعد بہشتی لوگوں کا بہشت میں اور دوزخی لوگوں کادوزخ میں جانا محسوس کرتا ہوں جس پر دلیل عبادت و ریاضت سے میرے اعضاء کا کمزور ہونا ہے ، پیغمبر (ص) حارثہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :"ذٰلِک رَجُل اِمْتَحَنَ اللہُ قَلْبَہُ بِالْاِیْمَانِ"

یعنی حارثہ ایسا مرد ہے جس کے قلب کو خداوندعالم نے ایمان کے ذریعے آزمایا ہے اور نورانیت عطا کی ہے۔پھر آپ حارثہ سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں:اے حارثہ اب جب کہ تم آگاہ ہو چکے ہو تو اس حالت پر ثابت قدم رہنا،حارثہ کہتے ہیں یارسول اللہ (ص) دعا فرمائیں کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو ، پیغمبر (ص) نے دعا فرمائی کچھ ہی دن نہ گزرے تھے کہ جنگ اُحد پیش آئی جس میں حارثہ نے جوانمردانہ لڑائی کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا ۔(اسد الغابہ ج١ص٣٥٥)

واقدی نے نقل کیا ہے کہ حارثہ جنگ بدر میں شہید ہوئے ہیں پیغمبر اسلام (ص) نے حارثہ کے بارے میں فرمایا:"اِنَّہُ فِیْ جِنَانٍ کَثِیْرَۃٍ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ اِنَّہُ لَفِی الْفِرْدَوسِ الْاَعْلٰی"یعنی حارثہ کئی بہشت میں ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے حارثہ جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں ہے۔(بحارالانوار ج١٩ص٣٤٠)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حضرت سلمان کا قیامت کو یاد کرنا

یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ سلمان فارسی ایمان کے ایسے اعلیٰ مقام کو پہنچ چکے تھے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے ان کے بارے میں فرمایا:"سَلْمٰان مِنّٰا اَھلِ الْبَیْتِ"ان کا یہ عالی مقام ان کے ہمیشہ قیامت کی یاد کی وجہ سے تھا اس سلسلے میں ہم تین واقعات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ایک دن حضرت سلمان کے گھر میں آگ لگ گئی انھوں نے قرآن اور اپنی تلوار اٹھائی اور گھر سے نکل آئے یہ کہتے ہوئے کہ "ھکَذایَنْجُواالمخففُّونَ یَوْمَ الْقِیٰامَةِ"یعنی اسی طرح ہلکے سازو سامان والے قیامت کے دن نجات پائیں گے ۔(نفس الرحمان ص ۱۴۰)

۲۔جب حضرت سلمان مدائن میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان سے کہا کہ آپ مدائن کے فلاں محل میں رہیں اور حکومت کریں مگر حضرت سلمان نے لوگوں کی اس خواہش کو رد کردیا اور کہا کہ میرے لئے لوگوں کے درمیان میں رہنے کے لئے ایک حجرہ بنوا دو تاکہ لوگوں کے درمیان رہ کر فیصلے کر سکوں لوگوں نے ایسا ہی کیا ایک دن شدید بارش کے سبب سیلاب جاری ہو ا۔

جس میں لوگوں کے گھروں اور باغوں کے ساتھ ساتھ حضرت سلمان کا گھر بھی گر گیا لوگ اپنے اپنے جانوروں کی حفاظت اور اپنے اموال کے جمع کرنے میں مصروف تھے حضرت سلمان جن کے پاس صرف ایک چٹائی اور ایک عصاء اور ایک مٹی کے کاسہ اور

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

لوٹے کے علاوہ کچھ نہ تھا انھیں اٹھا کر بلند مقام کی طرف وہی جملہ کہتے ہوئے گئے کہ "ھکذا یَنْجُوا المخفَّفُونَ یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ"اور پھر لوگوں کے سامنے اشعار کے دو مصرع پڑھے۔یٰاسٰاکِنَ الدُّنْیَا تَاھبْ وَانتَظِرْ یَوْمَ الْفِراٰقِ

وَاَعِدَّ زَاداًلِلرَّحِیْلِ فَسَوْفَ تُھدِیِ بِالرِّفٰاقِ

ترجمہ:''یعنی اے دنیا میں سکونت اختیار کرنے والوں اس دنیا سے جدائی کے منتظر رہو اور اس دنیا سے کوچ کرنے پر توشۂ آخرت کو مہیا کرلو کہ عنقریب موت کی طرف روانہ ہوجاؤگے۔''

وَابْکِ الذُّنوبَ بِاَدْمُعٍ تَنْحَلُّ مِنْ سُحُبِ الاِمٰاقِ

یَامَنْ اَضاٰعَ زَمٰانَہُ اَرَضِیْتَ مایُغْنِیٰ بِباَقٍ

ترجمہ:''اپنے گناہوں پر گریہ کرو اور آنکھوں کے پردوں سے آنسو بہاؤ، اے وہ انسان جس نے وقت کی فرصت کو ضایع کردیا ہے کیا تم اپنی فنا ہوجانے والی عمر کے ذرا سے باقی حصے پر خوش ہو۔''(نفس الرحمان ص۱۳۹)

۳۔امام جعفر صادق(ع)سے روایت ہے کہ ایک دن سلمان کوفہ کے لوہاروں کے بازارسے گزرے تو ناگاہ ایک جوان کو دیکھا جو آہ و نالہ کرکے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے سلمان نے آگے بڑھ کر جو دیکھا تو وہ جوان ہوش میں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہے اور کہنے لگا اے سلمان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ غش ہوجانے کی بیماری میں مبتلا ہوں ہر گزایسا نہیں ہے بلکہ جب بھی میں لوہاروں کے اس بازار سے گزرتا ہوں تو سورۂ حج کی آیت ۲۱، ۲۲ میری نظر میں آجاتی ہے جس میں خدا وندعالم کُفّار اور گنہگار لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتاہے'' وَلَهمْ مَقَامِعُ مِن حَدِيدٍ كُلَّمَااَرَادُوا اَنْ يُخْرِجُوامِنْها مِنْ غَمٍّ اُعِيدُوافِيها''ترجمہ: ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں جب بھی وہ لوگ غم و اندوہ کے سبب جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے انھیں ان گرزوں کے ذریعے لوٹا دیا جائے گا ،لہٰذا عذاب الٰہی کے خوف سے میری ایسی حالت ہو جاتی ہے سلمان کو اس کی یہ بات بہت اچھی لگی اور اس کو اپنا دوست قرار دیا یہاں تک کہ جب اس جوان کا وقت وفات ہواتو سلمان اس کے سرہانے حاضر ہوئے اور عزرائیل (موت کے فرشتہ) کو خطاب کر کے کہا کہ اے ملک الموت میرے اس دوست کی آسانی سے روح قبض کرنا عزرائیل نے سلمان سے کہا اے سلمان "اِنِّي بِكُلِّ مُؤمِنٍ رَفِيْق "یعنی میں ہر مؤمن کا دوست ہوں۔'' (بحارالانوار ج۲۲ص۳۸٦)

۴۔ایک دن حضرت سلمان لوگوں کے درمیان بیٹھے آخرت کی گفتگو کر رہے تھے کہ اس بات پر پہنچے کہ تین چیزوں نے مجھے رلایا اور تین چیزوں نے مجھے ہنسایا ہے وہ تین چیزیں جنھوں نے مجھے رلایا وہ یہ ہیں ا۔دوستوں کی جدائی مانند پیغمبر(ص)اور دیگر اصحاب ۲۔موت کی سختی ۳۔عدالت الٰہی میں پیش ہونا، جب تمام پوشیدہ باتیں ظاہر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہوجائیں گی اس وقت کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ میں بہشتی ہوں یا دوزخی ہوں؟اور وہ تین چیزیں جن پر مجھے ہنسی آتی ہے ا۔غافل انسان جس سے ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی ۲۔دنیا سے وابستہ رہنے والا انسا ن کہ موت اسے طلب کر رہی ہے ۳۔قہقہہ لگا کر ہنسنے والا انسان جو یہ نہیں جانتا کہ خدا اس سے راضی ہے یا ناراض ۔(بحار الانوار ج۷۰ص۳۸۶)

اس شخص کا عالی مقام جو قیامت کی یاد میں رہتا ہے

شیخ صدوق اپنی اسناد کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا (ص) گرمیوں کے دنوں میں درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھاکہ بیابان میں آکر اس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے کبھی اپنے پیٹ اور کبھی اپنے پہلو اور کبھی اپنی پیشانی کو بیابان کے گرم گرم سنگریزوں پر مسلتا ہے اور کہتا :"یا نَفْسِ ذُوقِی فَمَا عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَعْظَمُ مِمَّا صَنَعْتَ بِکِ"ترجمہ :اے نفس اپنی خواہشات کا مزہ چکھ کہ عذاب الٰہی اس سے کئی درجہ سخت ہے،رسول خدا (ص) جو دور سے یہ منظر دیکھ رہے تھے جب وہ کافی دیر کے بعد کپڑے پہن کر جانے لگا تو آپ نے اسے آواز دے کر بلایا جب وہ آیا تو آپ (ص) نے اس سے پوچھا کہ تو ایسا کیوں کررہا تھا ؟تو اس نے جواب دیا کہ قیامت کے دن کے عذاب الٰہی کے خوف سے تو آنحضرت (ص) نے فرمایا:اسی لئے خدا کے نزدیک تیرا مقام ہے جس کے تحت آسمانی فرشتے تیرے وجود پر افتخار کرتے ہیں پھر آپ (ص) نے اپنے اصحاب سے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

فرمایا:''اے لوگوں تم سب اس شخص کے نزدیک آجاؤ تاکہ یہ تمہارے لئے دعا کرے'' جب سب جمع ہو گئے تو اس نے یوں سب کے لئے دعا کی ''خدا یا ہمارے تمام امور کی ہدایت فرما اور تقویٰ کو ہمارا توشۂ آخرت اور بہشت ہمارے لئے نصیب فرما۔'' (امام شیخ صدوق ص ۲۰۵ ،بحار الانوار ج ۷۰ ص ۳۸۶)

موت یا ابدی زندگی کا دروازہ

دنیا آخرت کی نسبت بہت ہی چھوٹی ہے جس طرح بچے کے لئے رحم مادر دنیا کی نسبت بہت چھوٹا ہوتا ہے موت کے معنیٰ نابودی کے نہیں ہیں بلکہ چھوٹی جگہ سے بڑی جگہ کی طرف منتقل ہونے کے ہیں لہٰذا خود بخود چھوٹی جگہ ختم ہو نے والی اور بڑی جگہ باقی رہنے والی ہے پس موت گویا آخرت کا دروازہ ہے جیسا کہ قرآن موت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے (كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ)ترجمہ: ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہماری طرف لوٹا دیا جائے گا۔(سورۂ عنکبوت آیت ۵۷)

لیکن قرآن نے یہ نہیں فرمایا کہ ''كُلُّ الْمَوْتِ ذَائِقَةُ نَفْسٍ''ہر موت کو نفس کا مزہ چکھنا ہے جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ نفس انسانی موت کا مزہ چکھے گی اور موت نفس انسا نی کو نگل جائے گی پھر اسے لوٹا دیا جائے گا اور پھر اسے وسیع و عریض زندگی عطا کی جائے گی نہ یہ کہ موت اس کو نابود و فنا کر دے گی گویا موت صرف اس پنجرے کے ٹوٹ جانے کا نام ہے جس میں نفس انسانی کو قید کر دیا گیا تھا،لہٰذا کوئی یہ نہ سوچے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کہ موت آنے سے ہر چیز ختم ہو جاتی ہے نہیں بلکہ پہلے سے زیادہ وسیع زندگی اور اس زندگی میں کئ قسم کے موڑو چوکیاں وجود میں آتی ہیں جہاں اس سے سوال و جواب ہوں گے۔

موت اگر مرد ہے تو ذرا میرے نزدیک آ---تاکہ آہستہ آہستہ اپنی آغوش میں لے لو ں

میں اسی سے ابدی زندگی پالوں-------تاکہ وہ مجھے درویش بنادے رنگ برنگ

قیامت کامرحلہ

قرآن کی عربی زبان میں موت کے بعد کی زندگی کے لئے لفظ ''عقبہ'' استعمال ہوا ہے جسے ہماری اردو زبان میں مرحلہ یا موڑ کہیں گے جن میں سے ایک پل صراط ہے جس کے خود کئ موڑیا مرحلے ہوں گے جیسا کہ اس بارے میں قرآن ارشادفرماتا ہے :

(فَلَا أَقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرَاکَ مَاالْعَقَبَةُ فکۃ رَقَبَةٍ* أَوْاِطْعَام فِي یَومٍ ذِی مَسْغَبَةٍ یَتِیْمًا ذَامَقْرَبَةٍ أَوْمِسْکِیْناًذَامَتْرَبَةٍ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اَمَنُوْاوَتَوَاصَوْابِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْابِالْمَرْحَمَةِ أُوْلَئِکَ أَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ)ترجمہ:''پس وہ اس مرحلے یا موڑ سے نہیں گزرا ہے اور تمہیں کیا معلوم وہ مرحلہ کیسا ہے،غلام کا آزاد کرنا،قحط کے ایام میں بھوکے کو کھلانا اور اپنے رشتہ دار وں مستحق لوگوں کو اور پھر ایمان لانے والوں میں سے بھی ہو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین بھی کرتے ہوں تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔''(١)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حضرت علی(ع) کی نگاہ میں موت کے بعد کا منظر

"تجھزُوْ ارَحِمَکُمُ اللّٰہُ فقد نُوْدِیَ فِیْکُمْ بِالرَّحِیلِ العُرْجَۃَ عَلَی الدُّنْیاوَ انْقَلِبُوْا بِصَالِحِ مَا بِحَضْرَ تِکُمْ مِنَ الزَّادِ ،فَاِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً کَؤودًا وَمَنَازِلَ مَخُوْفَۃً مَھولَۃً ،لابُدَّ مِنَ الْوُرُوْدِ عَلَیْھاوَالْوُقُوف عِنْدَھا،واعملوا اَنَّ ملاحِظَ المنسِّیۃِ نَحْوَکُمْ دَانِیَۃ وَکَاَنَّکُمْ بِمَخَالِبِھا وَ قَدْنَشِبَتْ..."(نہج البلاغہ ص ٢٠٤)ترجمہ:''خدا تم لوگوں پر رحم کرے تم لوگ اپنا سامان سفر باندھ لو اور آخرت کے لئے آمادہ ہو جاؤ کہ تمہیں کوچ کرنے کی ندا دی جا چکی ہے دنیا کی دل لگی کو کم کرو اور زاد و راحلہ فراہم کرو نیک اعمال کے ذریعہ آخرت کی طرف جانے کے لئے کہ آگے کی منزل بڑی کٹھن ہے اور سخت و وحشتناک منزلیں درپیش ہیں ناخواستہ بھی ان منزلوں کو طے کرنا ہوگا اور ان پر روکے جاؤگے اور یاد رکھو کہ تمہارے اور موت کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے گویا موت اپنے دانتوں کو تمہاری جانوں میں چبھو چکی ہے بُرے کردار اور زندگی کی مشکلات نے موت کو تم سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے لہٰذا دنیا سے وابستگی کو کم کرو اور اپنی کمر کو تقویٰ کے ذریعے مضبوط کرو،بیشک قیامت کی یاد اور پھر قیامت کے بعد کے مراحل کی یاد انسان کو سعادتمند راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور حق کو باطل سے جدا کر کے قلب سلیم کے حصول کی طرف گامزن کرتی ہے تاکہ اس دار فانی کو مقدمہ اور سیڑھی قرار دیا جائے اس دار آخرت کے لئے جہاں فنا کا کوئی نام و نشان تک نہیں ہے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام سجاد (ع) آخرت کو یاد کرتے ہوئے دعاء ابو حمزہ ثمالی میں یو ں ارشاد فرماتے ہیں :"فَمَالِيْ لَا اَبْكِيْ ؟اَبْكِيْ لِخُرُوْجِ نَفْسِيْ ،اَبْكِيْ لِظُلْمَةِ قَبْرِيْ،اَبْكِيْ لِضِيْقِ لَحْدِيْ ،اَبْكِيْ لِسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ اِيَّايَ،اَبْكِيْ لِخُرُوْجِيْ مِنْ قَبْرِيْ عُرْيَاناً ذَلِيْلاً،حَامِلاً ثِقْلِي عَلٰى ظَهْرِي،اَنْظُرُ مَرَّةً عَنْ يَمِيْنِي،وَاُخْرىٰ عَنْ شِمَالِي،اِذِاالْخَلَائِقُ فِي شأنٍ غَيْرَ شأنٍ لِكُلِّ امْرِئٍ يَوْمَئِذٍ شأن يُغْنِيْهِ"ترجمہ:'' کیوں نہ گریہ کروں؟گریہ کرتا ہوں اس وقت کو یاد کر کے جب میری روح میرے بدن سے نکال لی جائے گی ، گریہ کرتاہوں قبر کی تاریکی اور تنگی کو یاد کرکے ، گریہ کرتاہوں منکر ونکیر کے سوال و جواب کے مرحلے کو یا د کرکے، گریہ کرتا ہوں قبر سے عریاں اٹھائے جانے کو یاد کرکے اس عالم میں کہ اپنے اعمال کا بوجھ اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے ہوں گا اور دائیں بائیں دیکھ رہا ہوں گا،لوگوں کو مختلف شکلوں میں دیکھ رہا ہوں گا ہر انسان اس دن اپنی نجات کی فکر میں ہوگا۔(مفاتیح الجنان)

موجودہ کتاب

قیامت کے بعد کے مراحل کے بارے میں لکھی گئ ہے کیونکہ ہر انسان کو خواہ نخواہ اس دنیا سے سامان سفر باندھنا ہے لہٰذا ہمیں اگر موت کے بعد پیش آنے والے مراحل کا علم ہوگا تو ہم ان کے لحاظ سے توشۂ آخرت تیار کرسکیں گے لہٰذا اس کتاب میں بطور خلاصہ قیامت کے بعد کے دس مراحل ذکر کئے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۔علائم قیامت ۲۔صور کا پھونکا جانا ۳۔قبر سے اٹھایا جانا ۴۔اعراف ۵۔صراط و مرصاد ۶۔حوض کوثر ۷۔عدالت الٰہیہ (جہاں اعمال انسان مجسم ہو کر خود انسان پر گواہ یا شاکی ہوں گے) ۸۔شفاعت اور رد شفاعت ۹۔بہشتی دروازے ۱۰۔دوزخی دروازے:

یہ مطالب صرف اس امید پر لکھے گئے ہیں کہ ہم سب کے لئے باعث عبرت و نصیحت قرار پائیں اور ہماری روز مرہ کی زندگی میں مؤثّر ثابت ہوں۔

(محمد محمدی اشتہاردی ۱۳۸۱ش)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا پہلا مرحلہ

جیسا کہ قرآن اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے برپا ہونے سے پہلے کچھ حوادث رونما ہوں گے جن میں سے بعض رونما ہو چکے ہیں اور بعض قیامت کے وقت رونما ہوں گے ان سب حوادث کو تین حصوں میں یوں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔وہ حوادث جو دنیا کے اختتام پر رونما ہوں گے جن کو قرآن کی اصطلاح میں ''اشراط الساعۃ''کہا گیا ہے۔

۲۔وہ حوادث جو قیامت کے وقت رونما ہوں گے مثلاً پہاڑوں و دریاؤں کا متلاطم ہونا وغیرہ ۔۳۔وہ حوادث جو قیامت کے شروع میں رونما ہوں گے مثلاً صور کا پھونکا جانا،زلزلہ آنا،مُردوں کا قبروں سے نکلنا وغیرہ ،یہ سب کے سب سخت مراحل ہیں جن سے اچھے اعمال والے لوگ باآسانی گزر جائیں گے اور بُرے اعمال والے لوگ سختی سے گزر سکیں گے۔

قیامت کے بارے میں ہم قرآن میں یو ں پڑھتے ہیں (فَهَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّاالسَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهمْ بَغْتَةً فَقَدْجَاءَ اَشْرَاطُها) (سورۂ محمد آیت ۱۸)ترجمہ:''کیا وہ لوگ صرف اس با ت کے منتظر ہیں کہ قیامت اچانک ان پر آ پہنچے؟ بیشک قیامت کی نشانیاں رونما ہو چکی ہیں ،اس آیت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قیامت نزدیک ہونے کی علامات نزدیک ہو چکی ہیں کیونکہ ''اشراط'' ''شرط''کی جمع ہے جس کے معنی نشانیوں کے ہیں اکثر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

مفسرین کے بقول اس سے مقصد قیامت کے نزدیک ہونے کی علامات ہیں جو کہ رونما ہو چکی ہیں۔

قرآن کی نگاہ میں قیامت کے نزدیک ہونے کی علامات

۱۔قرآن میں قیامت کے نزدیک ہونے کی دو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں جن میں سے ایک تو شق القمر جو کہ تحقّق پذیر ہو چکی ہے جس کی طرف قرآن مجید نے یوں اشارہ کیا: (اِقْتَرَبَتِ السّاعَةُ وَانْشَقَ الْقَمَرُ) (سورۂ قمر آیت ۱) ترجمہ: ''قیامت نزدیک ہے اور چاند شگافتہ ہو چکا ہے، اس آیت کے مطابق چاند کا شگافتہ ہونا پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے میں ہی ظاہر ورونما ہو چکا ہے شہر مکہ میں اور دوسری جو قیامت کے نزدیک ہونے کی علامت ہے جس کے بارے میں قرآن مجید یوں اشارہ کر رہا ہے (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) (سورۂ دخان آیت ۱۰) ترجمہ: ''اے پیغمبر (ص) آپ اس دن کے منتظر رہیں جس دن آسمان پر پورا کا پورا دھواں ہی ہوگا، جیسا کہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے وقت بھی مؤمنین رحمت الٰہی کے تحت ہوں گے مگر کفار اس حالت کو بھی دیکھ کر ایمان نہیں لائیں گے۔

۱۔قیامت کی پہلی نشانی: کی داستان کچھ اس طرح سے ہے کہ ابن عباس نقل کرتے ہیں ایک دفعہ مشرکین مکہ کی کثیر جماعت پیغمبر اکرم (ص) کے پاس آئے اور کہنے لگے، اگر آپ اپنے ادعاءِ رسالت میں سچے ہیں تو ذرا چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھائیں پیغمبر (ص) نے فرمایا:

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اگر میں نے ایسا کر دکھایا تو کیا تم لوگ ایمان لے آؤگے؟ انھوں نے کہاہاں، وہ چودھویں کی شب تھی جب چاند پورا کا پورا آسمان پر چمکتا ہوا نظر آرہا تھا، پیغمبر (ص) نے بارگاہ پروردگار میں دعا کی ناگہاں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تو ابن مسعود نے اس منظر کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس شب چاند کے اس طرح سے دو ٹکڑے ہو گئے تھے کہ میں نے غار حراء کو ان دوٹکڑوں کے درمیان میں دیکھا، مگر مشرکین مکہ نے اس معجزے کو سحر و جادو کہہ کر انکار کردیا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ محمد (ص) نے تم لوگوں پر جادو کر دیا ہے، وہ یہ کہہ کر حاضرین کو گویا تسلی دینا چاہتے تھے۔ (تفسیر مجمع البیان ج۹ ص۱۸۶، بحار الانوار ج۱۷ ص۳۵۵ ح۱۰)

دوسری روایت میں اس واقعہ کو اس طرح سے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے آخری سال ہجرت کے وقت پیش آیا جب مشرکین مدینہ میں سے چودہ افراد جن کو اصحاب العقبہ ،کہا جاتا تھا مکہ میں پیغمبر اکرم (ص) کے پاس تحقیق کے لئے ذی الحجہ کی چودھویں کی شب کو ایک اونچی جگہ پر پہنچے اور کہنے لگے ہر نبی کے پاس ان کی نبوت کی صداقت پر کچھ نہ کچھ معجزات ہوتے تھے آج کی شب آپ کے پاس اپنی نبوت کی صداقت پر کیا معجزہ ہے پیغمبر (ص) نے فرمایا: تم لوگ کس طرح کا معجزہ چاہتے ہو، انھوں نے کہا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں تو حکم دیں کہ چاند دوٹکڑے ہو جائے، اسی وقت جبرائیل امین نازل ہوئے اور بعد از درود وسلام کہا کہ اللہ نے تمام مخلوق کو آپ کا تابع بنا دیا ہے پیغمبر (ص) نے اسی وقت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''فوراً دو ٹکڑے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہو جا'' چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے پیغمبر اکرم (ص) نے فوراً سجدۂ شکر کیا حاضرین نے بھی مشاہدہ کیا پھر ان لوگوں نے کہا کہ اس کو دوبارہ اپنی حالت میں پلٹا دیں،

آپ (ص) نے دوبارہ چاند کو یکجا ہو جانے کا حکم دیا تو وہ دوبارہ یکجا ہو گیا تب بھی مشرکین ایمان نہ لائے اور کہنے لگے ہم صبر کرتے ہیں شام و یمن و اطراف کے مسافر یہاں پہنچ جائیں تو ہم ان سے پوچھیں گے کہ انھوں نے بھی یہ منظر دیکھا ہے یا نہیں اگر انھوں نے بھی اس منظر کو دیکھنے کی تصدیق کی تو ہم سمجھیں گے کہ یہ کام تمہارے خدا کی طرف سے ہے ورنہ سحر و جادو ہے تو ایسے وقت میں یہ آیت نازل ہوئی (اقربت الساعۃ وانشق القمر) (تفسیر نور الثقلین ج۵ ص ۱۷۴)

عجیب بات ہے کہ جب شام و یمن کے مسافر لوٹے اور ان سے سوال کیا گیا اور انھوں نے بھی اس منظر کو دیکھنے کی تائید کی تب بھی مشرکین ایمان نہ لائے۔ (تفسیر درالمنثور ج۶ ص ۱۳۳)

اب یہاں پر سوال یہ پیش آتا ہے کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونے سے قیامت کا کیا تعلق ہے؟ تو جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ قیامت کے وقت بھی اس طرح کے عجیب و غریب حوادث کا رونما ہونا مثلاً پہاڑ، دریا، چاند سورج کا بکھر جانا یہ سب اس بات کی نشانیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ سب کام کوئی مشکل نہیں ہیں۔

۲۔آسمان پر گاڑھے دھویں کا پھیل جانا: ظاہر سی بات ہے کہ جب پہاڑ، زمین وغیرہ سب میں دھماکہ کی صورت پیدا ہو گی آسمان دھوئیں سے بھر جائے گا جس کی طرف قرآن

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

نے یو ں اشارہ کیا ہے (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ *يَغْشَى النَّاسَ هذَا عَذَاب اَلِيم) (سورۃ دخان آیت ۱۰،۱۱) ترجمہ: ''تم انتظار کرو اس دن کا جس دن آسمان پر آشکار دھواں ہی دھواں ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا اور یہ دردناک عذاب ہوگا،اس آیت کے ظاہر سے اور ان روایات کے ذریعے جو اس آیت کی تفسیر میں نقل ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ علامت قیامت

کے نزدیک ہونے کی ہے جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''قیامت کے نزدیک ہونے کی چار علامات ہیں ۱۔دجال کا ظاہر ہونا ۲۔حضرت عیسیٰ کا آسمان سے زمین پر آنا ۳۔قعر عدن نامی زمین پر آگ کا روشن ہونا ۴۔گاڑھے دھویں کا رونما ہونا ، کسی نے پوچھا اس دھویں سے کیا مقصد ہے؟تو آپ نے یہی آیت تلاوت کی اور فرمایا:''ایسا دھواں جو مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہوگا اور چالیس شب و روز باقی رہے گا ،مؤمنین کی زکام کی سی حالت ہوگی اور کفار اپنی مستی کے عالم میں ہوں گے اور وہ دھواں ناک کان سے داخل ہو کر پشت سے نکلے گا۔'' (تفسیر درالمنثور ج۶ ص۲۰، تفسیر پیام قرآن ج۶ ص۲۱)

روایات میں قیامت کے نزدیک ہونے کی دس نشانیاں

گزشتہ آیت میں قیامت کے نزدیک ہونے کی دو نشانیوں کا ذکر ہوا جیسا کہ اس سلسلے میں پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے "بُعِثْتُ اَنَا وَالسّاعَةُ كَهاتَيْنِ وَضَمَّ السَّبابَة

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وَالْوُسْطیٰ"(بحار الانوار ج١٦ ص٢٥٦)یعنی میری بعثت اور مسئلہ قیامت ان دونوں کی مانند ہیں اپنی درمیانی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:اور پھر ارشادفرمایا:"مِنْ اَشْراطِ السّاعَةِ اَنْ یَرْفَعَ الْعِلْمُ وَ یَظْهَرَ الْجَهلُ وَ یُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ یَفْشُو الزِّنا"(تفسیر نور الثقلین ج٥ ص٣٧)یعنی قیامت کے نزدیک ہونے کی علامت میں سے ایک علامت معاشرے سے علم کا اٹھ جانا ہے اور جہالت کا چھا جانا ہے اور شراب خوری اور عمل زنا کا عام ہوجانا ہے۔

اسی سلسلے میں ایک مفصل ترین روایت جسے حضرت علی(ع) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے"عَشْرقَبْلَ السّاعَةِلابُدَّ مِنْها، السُّفْیانِیُّ وَالدَّجالُ وَالدُّخانِ وَالدّابَةُ وَخُروجُ الْقائِمِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِها وَ نُزُولُ عِیسٰی وَخَسْف بِالْمَشْرِقِ وَخَسْف بِجَزیرَةِ الْعَرَبِ ،وَ نار تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ " (الغیبة شیخ طوسی ،بحار الانوار ج٥٢ص٢٠٩)ترجمہ:''قیامت سے پہلے دس حوادث رونما ہوں گے ١۔سفیانی کا آنا ٢۔دجال کا آنا٣۔گاڑھے دھویں کا پھیلنا ٤۔حشرات الارض کا طلوع ہونا ٥۔قائم آل محمد (ع) کا ظہور کرنا ٦۔مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا٧۔حضرت عیسیٰ(ع) کا آسمان سے زمین پر آنا ٨۔مشرق میں بہت بڑی تباہی کا ہونا٩۔جزیرۃ العرب میں تباہی کا آنا١٠۔قعر عدن میں ایسی آگ کا روشن ہونا جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ڈھکیلے گی۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں قیامت کے دن کی مقدار

اس سلسلے میں ہمیں قرآن میں دوطرح کی آیات ملتی ہیں :

۱۔(فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ اَلْفَ سَنَةٍ) (سورۂ سجدہ آیت ۵)

''یعنی ایسا دن جس کی مقدار ہزار سال کے بر ابر ہوگی۔''

۲۔(فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ) (سورۂ معارج آیت ۴)

''یعنی ایسادن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔''

البتہ یہ ہزار اور پچاس سال کا اختلاف شاید اس لئے ہو کہ روایات کے مطابق قیامت میں پچاس موقف (یعنی ٹھہرا ئے جانے کی جگہیں) ہوں گے اور ہر موقف ہزار سال کے برابر ہوگا لہٰذا پہلی آیت میں گویا ہر موقف کی مدت کو بیان کیا گیا ہے اور دوسری آیت میں تمام موقف کی مدت کو جمع کر کے بیان کیا گیا ہے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں قیامت کے دن کی تعریف

قیامت کی تعریف ہمیں قرآن میں مختلف مقامات پر مختلف الفاظ میں ملتی ہے جن میں سے ہم بعض موارد کو تحریر کررہے ہیں۔

۱۔(یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ)(سورۂ ابراہیم آیت ۴۸)ترجمہ:''اس دن زمین دوسری زمین میں تبدیل ہو جائے گی اسی طرح آسمان بھی تبدیل ہوجائے گا اور لوگ اپنے تمام ظاہر وباطن کے ساتھ اپنے واحدُ قہّار (غالب پروردگار کے سامنے پیش ہوں گے گویا اس دن ہر ویران چیز نئی ہوجائی گی ،لوگ نئی حالت میں ایک نئے عالم میں قدم رکھیں گے جو اس عالم ظاہری سے بالکل مختلف ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت اختتام دنیا کا نام نہیں بلکہ ایک نئی دنیا کا نام ہے بالکل اسی طرح جیسے نومولود شکم مادر سے دنیا میں آتا ہے۔

۲۔(یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ)(سورۂ مزمل آیت ۱۴.)

ترجمہ:''جس دن زمین و پہاڑوں میں سخت لرزہ پیدا ہوگا۔''

۳۔(وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ)(سورۂ حاقہ آیت ۱۴)

ترجمہ:''اور زمین پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے۔''

۴۔(وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ)(سورۂ قارعہ آیت ۵)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ترجمہ:''پہاڑ نرم روئی کی مانند ہوجائیں گے۔''

۵۔(فَيَذَرُهاقَاعًاصَفْصَفًا)(سورۃ طہٰ آیت ۱۰۶)

ترجمہ :''زمین کو صاف و ہموار بغیر پانی و سبزی کے چھوڑ دیا جائے گا۔''

۶۔(وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ)(سورۃ انفطار آیت ۳)

ترجمہ:''جب سب دریا بکھر کر ایک ہوجائیں گے۔''

ان ایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن بہت عجیب و غریب قسم کے حوادث رونما ہوں گے جیسا کہ اس آیت میں لوگوں کو اس دن سے یوں ڈرایا گیاہے۔

(يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْئٌ عَظِيم *يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّااَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَاهمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيد)(سورہ حج آیت ۱۔۲) ترجمہ:''اے لوگوں اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ بڑ اشدید ہوگا ،بیشک اس دن کا زلزلہ اس قدر شدید ہوگا کہ مائیں اپنے شیر خوار بچوں کو بھلا بیٹھیں گی اور حاملہ عورتیں اپنے حمل سقط کر دیں گی لوگ مستی کی حالت میں نظر آئیں گے جب کہ وہ مست نہیں ہوں گے لیکن عذاب خدا سخت ہوگا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۷۔(اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ)(سورۂ تکویر آیت۱۔۲)ترجمہ:''جب سورج کی ٹکیا کو لپیٹ دیا جائے گا اور ستارے تاریکی میں ڈوب جائیں گے۔''

۸۔فَاِذَابَرِقَ الْبَصَرُ*وَخَسَفَ الْقَمَرُ*وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ*يَقُولُ الْاِنسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ)(سورۂ قیامت آیت ۷۔۱۰)ترجمہ: ''جب آنکھیں گرمی کی شدت میں حرکت میں آجائیں گی اور چاند و سورج کو ایک ساتھ جمع کر دیا جائے گا اس دن انسان کہے گا کہ راہ فرار کہاں ہے۔''

۹۔(وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ)(سورۂ مرسلات آیت ۹)

ترجمہ:''اور اس وقت جب آسمان میں شگاف پیدا ہوجائے گا۔''

۱۰۔(وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ)(سورۂ انفطار آیت ۲.)

ترجمہ:''اس وقت جب ستارے بکھرنے اور گرنے لگیں گے۔''

حضرت علی(ع) فرماتے ہیں :"اِنَّها تَنْشَقُّ مِنَ الْمَجَرَّةِ"

ترجمہ :''آسمان کہکشاؤں کی طرف سے شگافتہ ہوگا۔(تفسیر فخر رازی ج۳۱ ص ۱۰۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کے آغاز ہونے کی علامات

خلاصۃً قیامت کے آغاز ہونے کی تین علامات ذکر کی گئ ہیں۔

۱۔موجودہ زمین کا دوسری زمین میں تبدیل ہونا جیسا کہ اس مطلب کو سورۂ ابراہیم کی آیت ۴۸ میں بیان کیا جاچکا ہے۔

۲۔شدید زلزلوں کا آنا جو زمین میں شگاف پڑنے کا باعث ہوگا اور مردے قبروں سے باہر آجائیں گے اور صور پھونکے جانے کا مسئلہ تحقق پائے گا جیسا کہ اس مطلب کو سورۂ زلزال کی آیت ۱۔۲ اور سورۂ انشقاق کی آیت ۴اور سورۂ نازعات کی آیت ٦۔۷ اور سورۂ زمر کی آیت ٦۸ میں آیا ہے۔

۳۔زمین پر مختلف قسم کی تبدیلیو ں کا رونما ہوناجن کی طرف قرآن نے یوں اشارے کئے۔

۱۔(وَیَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَی الْاَرْضَ بَارِزَۃً وَحَشَرْنَاھمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھمْ اَحَدًا)(سورۂ کہف آیت ۴۷)ترجمہ :''یاد کرو اس دن کو جب ہم پہاڑوں میں حرکت پیدا کریں گے اور اس کو بالکل برابر دیکھو گے اور تمام انسانوں کو محشور کیا جائے گا اور کسی کو بھی ہم نہیں چھوڑیں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔(وَيَسْئَلُونَکَ عَنْ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهارَبِّي نَسْفًا*فَيَذَرُهاقَاعًاصَفْصَفًا*لَاتَرَى فِيها عِوَجًاوَلَاَمْتًا*يَوْمَئِذٍيَتَّبِعُونَ الدَّاعِي لَاَعِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمَانِ فَلاَتَسْمَعُ اِلَّاَهْمْسًا)(سورۂ طہ آیت ۱۰۵۔۱۰۸)ترجمہ:''تم سے لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں ان سے کہہ دو کہ پروردگار ان کو بکھرا کرکے ہوا میں اُڑادے گا ،پھر زمین کو ہموار کرے گا اس طرح سے کہ اس میں کوئی گہرائی اور اونچائی نہیں دیکھو گے اس دن سب لوگ اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کی پیروی کریں گے اور ان کی مخالفت کرنے پر قدرت نہیں رکھیں گے (سب قبروں سے اٹھائے جائیں گے)اور ایک آواز پر عظمتِ پروردگار کے آگے خاضع ہو کر پیش ہوں گے۔''

علامہ طبرسی اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں قبیلۂ ثقیف سے ایک شخص مکہ میں پیغمبر اسلام (ص) سے آکر سوال کرتا ہے کہ پہاڑ اپنے اتنے بڑے بڑے حجم کے ساتھ قیامت میں کس طرح کے ہوں گے؟اس کے جواب میں سورۂ مزمل کی آیت ۱۴ نازل ہوئی جس میں پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے''اے پیغمبر (ص)اس کے جواب میں کہہ دو کے میرا پروردگار ان میں روانی پیدا کرے گا اس طرح سے کہ وہ ریت کی مانند ہو جائیں گے ؟اس وقت خدا تیز ہوا کو حکم دے گا اور وہ ہوا ان کو اڑا لے جائے گی اور زمین کو چٹیل چھوڑ دے گی۔(تفسیر مجمع البیان ج۷ ص۲۹)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کفار کی بدحالی اور مؤمنین کی خوشحالی کا دن

اگر چہ مذکورہ تمام سخت و ناگوار حوادث رونما ہوں گے مگر اس کے باوجود یہ تمام حوادث مؤمنین کے لئے آسان ہوں گے صرف کفار کے لئے سخت ہوں گے عدالت الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہے مزید مندرجہ ذیل آیات سے یہ مطلب واضح ہوجاتا ہے۔

ا۔(یَوْمَ یَکُونُ النَّا سُ کَالْفَراٰشِ الْمَبْثُوثِ *وَ تَکُونُ الْجِباٰلُ کَالْعِهنِ الْمَنْفُوشِ*فَاَمّاٰ مَنْ ثَقُلَتْ مَواٰزِینُہٗ*فَھُوَفِي عِیشَۃٍراٰضِیَۃٍ*وَاَمّاٰمَنْ خَفَّتْ مَواٰزِینُہٗ فَاُمُّہٗ ھاوِیَۃٌ *وَماٰاَدْراٰکَ ماٰھِیَہْ *ناٰرحاٰمِیَۃٌ)(سورۂ قارعہ آیت ۴،۱۱)

ترجمہ:''قیامت کا وہ دن ہوگا جس دن لوگ پروانوں کی طرح بکھر جائیں گے، پہاڑ نرم روئی کی مانند ہوجائیں گے،جس کے اعمال سنگین ہوں گے وہ خوشحال حالت میں ہوگا اور جس کے نیک اعمال ہلکے ہوں گے اس کی پناہ گاہ دوزخ ہوگی ، تمھیں کیا معلوم کہ (ھاوِیَۃ) کیا چیز ہے ؟وہ جلا دینے والی آگ ہے۔

اسی لئے جب کسی نے حضرت سلمان کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ تم کون ہو اور کیا ہو؟کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہو تو انھوں نے اس کو یوں جواب دیا:"اَمّاٰاَوَّلِي وَاَوَّلُکَ فَنُطْفَۃ قَذِرَۃوَاَمّاٰآخِرِی وَآخَرُکَ فَجِیفَۃمُنْتِنَۃ فَاِذاٰکاٰنَ یَوْمُ الْقِیاٰمَۃِ وَ نُصِبَتِ الْمَواٰزِینُ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوازِینُہٗ فَھوَ الْکَرِیمُ وَمَنْ خَفَّتْ مَواٰزِینُہٗ فَھوَ اللَّئیمُ"(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۶۶۰)ترجمہ:''ہمارا اور تمہارا آغاز تو ناچیز نطفہ سے ہوا اور ہم دونوں کا اختتام بھی نفرت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

آمیز مردار کی صورت میں ہوگاجب قیامت کا دن بر پا ہوگا اور اعمال تولنے والا ترازو لگایا جائے گا تو اس دن جس کے نیک اعمال کاپلڑا بھاری ہوگا وہی اچھا اور خوش بخت انسا ن ہوگا اور جس کے بُرے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا تو وہی بُرا اورپست انسان ہوگا۔''

۲۔وُجُوہ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَۃ*اِلَی رَبِّھانَاظِرَۃ*وَوُجُوہ یَوْمَئِذٍبَاسِرَۃ*تَظُنُّ اَنْ یُفْعَلَ بِھا فَاقِرَۃ)(سورہ۷ قیامت آیت ۲۳۔۲۵)ترجمہ:''قیامت کے دن کچھ چہرے خوشحال و شاداب ہوں گے ،اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور کچھ چہرے جھکے ہوئے پشیمانی کی حالت میں ہوں گے کیوں کہ جانتے ہوں گے کہ ان کے آگے عذاب ہے جو ان کی پشت کو جلا دے گا۔''امام رضا (ع) نے اس آیت کے معنی خوشحال چہروں اور رحمت اور فضل الٰہی کے منتظر رہنے والوں کے معنی کئے ہیں۔

حضرت ابرہیمؑ اور ماریا کا قیامت کی سختی سے نجات کی دعا کرنا

حضرت ابراہیم(ع) کے زمانے میں ماریا نامی عابد رہا کرتا تھا جس نے اپنی کافی عمر صحراؤں دریاؤں و بیابانوں میں عبادت کرتے ہوئے گزاری ،ایک دفعہ حضرت ابراہیم (ع) نے سیر و سیاحت کرتے ہوئے اسے دیکھا تو انھیں اس کا یہ عمل پسند آیا اس کے قریب گئے اور گفتگو میں مصروف ہوگئے گفتگو کے دوران موت اور قیامت کا ذکر آیا تو ماریا نے کہا بیشک وہ دن بڑا سخت اور کٹھن دن ہے ،حضرت ابراہیم (ع) نے کہاکہ چلو اس دن کی سختی کے دور ہونے اور نجات پانے کی دعا کرتے ہیں ماریا نے کہا تین سال

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

سے ایک دعا کررہا ہوں جو ابھی تک قبولیت کو نہیں پہنچی ہے ،لہٰذا میں اب مزید دعا نہیں کروں گا،ابراہیم(ع) نے پوچھا وہ کیادعا ہے تو اس نے کہا ابراہیم خلیل اللہ(ع) کی زیارت کی دعا ہے جب حضرت ابراہیم(ع) نے اس کو اپنا تعارف کرایا تو وہ بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر میں گر پڑااس وقت حضرت ابراہیم(ع) نے یوں دعا کی '' اے اللہ تجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمام مردوخواتین کے ایمان کو قیامت کی سختی و دشواری سے اپنی حفظ و امان میں رکھ''ماریا نے آمین کہا ۔(بحارالانوار ج۱۲ص۷٦،حیات القلوب ج۱ ص۱٦۸)

حضرت علی(ع) کا قیامت کو یاد کرتے ہوئے دعا کرنا

امام المتّقین علی ابن ابی طالب (ع) قیامت کو کثرت سے یاد کرتے تھے اور دعائے کمیل میں یوں فرماتے ہیں:" ...فَکَیْفَ احْتِمٰالِی لِبَلاٰءِ الآخِرَۃِ وَ جَلِیلِ وُقوعِ الْمَکارِہِ فِیْھاوَھوَ بَلاٰء تَطُولُ مُدَّتُہُ وَیَدُومُ مَقٰامُہُ،وَلاٰیُخَفَّفُ عَنْ اَہْلِہِ''

ترجمہ:''کس طرح آخرت کے عذاب کو تحمل کروں گا؟کس طرح قیامت کی سختیوں کے مقابل میں تاب لا سکوں گا جب کہ اس کی مدت بھی طولانی ہوگی اور قیامت کے عذاب میں توقف بھی دائمی ہوگا اور اس عذاب میں مبتلا ہونے والوں سے عذاب کو کم بھی نہیں کیا جائے گا ،دوسری جگہ اسی دعا میں فرماتے ہیں:"وَلِمٰامِنْھٰااَضِجُّ وَ اَبْکِی؟لِاَلِیمِ الْعَذٰابِ وَ شِدَّتِہِ اَمْ لِطُولِ الْبَلاٰءِ وَ مُدَّتِہِ..."

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ترجمہ:'' قیامت کے دن کی کس کس مصیبت پر نالۂ و فریاد کروں اس پر جس کا عذاب دائمی اور شدید ہوگا یا اس دن کے طویل ہونے پر؟'' شاعر کہتا ہے :

اے وہ انسان جسے جہالت اور مستی نے گھیر رکھا ہے

دین و ایمان سے تونے آنکھوں کو بند کر رکھا ہے

ذراسا بھی تونے عذاب قیامت کے بارے میں نہ سوچا

ذرا سا بھی فساد زمانہ سے اپنے کو نہ بچایا

تو صرف اس فکر میں ہے کہ تیرا پروردگار کریم ہے

صاحبِ عفوو درگذر اور رحمت و احسان والا

لیکن تجھے نہیں معلوم کہ وہی تجھے جہنم کی جانب گھسیٹے گا

معصیت پروردگار اور اطاعت شیطان کے نتیجے میں

راہ ابوجہل کب تجھے ہدایت دلائے گی۔۔۔اگر طالب ہدایت ہے تو چل راہ بوذر و سلمان پر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کادوسرا مرحلہ: صور کے پھونکے جانے کا ہے

قیامت کے اہم ترین حوادث میں سے دوسرا مرحلہ صور کے پھونکے جانے کا ہے جو کہ حضرت ''اسرافیل(ع) ''کے ذریعے انجام پائے گا ،جس کے صور پھونکے جانے سے تمام مخلوقات مر جائیں گی اس صور کو پہلا صور کہتے ہیں ،روایت امام زین العابدین میں اس صور کی یوں تعریف کی گئی ہے۔"اِنَّ الصُّورَ قَرْن عَظِیم لَہُ رَأْس واٰحِد وَ طَرَفاٰ نِ وَبَیْنَ الطَّرَفِ الْاَسْفَلِ الَّذِی یَلِی الْاَرْضَ اِلَی الطَّرَفِ الْاَعْلَیَ الَّذِی یَلِی السَّماءَ مِثْلُ ماٰ بَیْنَ تُخُومِ الْاَرْضِ السّاٰبِعَةِ اِلٰی فَوْقِ السَّماٰءِ السّاٰبِعَةِ ،فِیہِ اَثْقاٰب بِعَدَدِ اَرْواٰحِ الْخَلاٰئِقِ وَسِعَ فَمُہُ ماٰبَیْنَ السَّماءِ وَالْاَرْضِ "(لالی الاخبار ج۵ ص۵۳)

ترجمہ:''جس سے صور پھونکا جائے گا وہ ایسی شاخ ہوگی جس کے دو رُخ ہوں گے جس کا فاصلہ زمین کے ساتویں طبقے سے آسمان کے ساتویں طبقے تک ہوگا اور اس یں تمام خلائق کی ارواح کے برابر سوراخ ہوں گے ،اس کا دہانہ زمین وآسمان کی وسعت کے برابر ہوگا، پیغمبر اسلام (ص) سے بھی نقل ہے کہ "اَلصُّورُ قَرْن مِنْ نُورٍ فِیہِ اَثْقاٰب عَلٰی عَدَدِ اَرْواٰحِ الْعِباٰدِ "(علم الیقین (فیض کاشانی)ص۸۹۱)ترجمہ:''صور نور کی ایسی شاخ ہے جس میں تمام ارواح خلائق کے برابر سوراخ ہوں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اسرافیل صور پھونکنے والا فرشتہ

روایات کے مطابق ''اسرافیل ''سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بندۂ خدا کے ہیں
بعض روایات کے مطابق یہ خداکا مقرب ترین فرشتہ ہے یہی سب سے

پہلاوہ فرشتہ ہے جس نے حضرت آدم کے آگے سجدہ کیا ،امام جعفر صادق (ع) سے نقل شدہ روایت کے تحت تمام مخلوقات کے مرجانے کے بعد کچھ مقرب فرشتے باقی رہ جائیں گے پھر کچھ مدت کے بعد میکائیل کو بھی موت آجائے گی پھر کچھ مدت کے بعد جبرئیل کو بھی موت آجائے گی پھر کچھ مدت کے بعد اسرافیل کو بھی موت آجائے گی پھر کافی مدت کے بعد عزرائیل کو بھی موت آجائے گی ،ایسے وقت خدا ندادے گا (لِمَنِ المُلْکُ اَلْیَوْمَ) ''آج کے دن سلطنت کس کی ہے ''پھر خود ہی جواب دے گا کہ(لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھّٰارِ) اسی واحد و غلبہ رکھنے والے اللہ کی ہے۔(بحار الانوار ج٦ص٣٢٦)

قرآن میں صور پھونکے جانے کا ذکر

قرآن میں دس مقامات پر صور پھونکے جانے کا ذکر ہے (سورۂ انعام آیت ٧٣،سورۂ کہف آیت ٩٩،سورۂ طہٰ آیت ١٠١،سورۂ مؤمنون آیت ١٠٢سورۂ، نمل آیت ٨٧،سورۂ یٰس آیت ٥١،سورۂ زمر آیت ٦٨،سورۂ ق آیت ٤٢،سورۂ حاقہ آیت ١٣،سورۂ نباء آیت ١٨۔)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

لیکن یہی واقعہ دوسری جگہ قرآن میں ''صیحہ ''(سورۂ یٰس آیت ۴۹۔ ۵۳، سورۂ ص آیت ۱۵،سورۂ ق آیت ۴۲)اور ''صاخۃ''(سورۂ عبس آیت ۳۳)اور ''نقرفی الناقور'' (سورۂ مدثر آیت ۸)اور ''قارعہ ''(سورۂ قارعہ آیت ۱۔۲) اور ''زجرۃ'' (سورۂ صافات آیت ۱۹) اور ''رادفۃ''(سورۂ نازعات آیت ۷)کے عنوانات سے ذکر ہوا ہے۔

صور پھونکے جانے کی تعداد

قرآن کی ۱۸ آیات سے اس مسئلے کو چھ طریقوں سے بیان کیاگیا ہے سب سے یہی پتہ چلتا ہے کہ صور کا پھونکا جانا دو مرتبہ ہوگا ایک صور سب کے مرنے کے لئے اور دوسرا صور دوبارہ سب کو زندہ کرنے کے لئے پھونکا جائے گا جیسا کہ سورۂ زمر کی آیت ۶۸ میں یوں ارشاد ہوا۔(وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَاهُمْ قِيَام يَنْظُرُونَ)ترجمہ:''اور صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین و آسمان کی مخلوق مرجائے گی مگر جب کسی کو خدا باقی رکھنا چاہے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے اور حساب وکتاب کے منتظر ہوں گے ،روایات کے مطابق ان دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان ۴۰سال کا فاصلہ ہو گا اور سب کے مرجانے والا صوراسرافیل کی جانب سے اور دوبارہ سے سب کے اٹھائے جانے والا صور خداوند عالم کی طرف سے پھونکا جائے گا ۔(تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۵۰۲)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

صور پھونکے جانے کی آواز کس طرح زندہ و مردہ ہونے کا سبب بنے گی؟

پہلے مسئلے کا جواب تو کلام امیر المؤمنین علی(ع) سے مل جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا:''جب صور پھونکا جائے گا تو زبانیں گنگ ہوجائیں گی اور قلوب کام کرنا چھوڑدیں گے بلند پہاڑ اور سخت پتھر نرم ہو جائیں گے اور اڑنے لگیں گے ان کی جگہیں اس طرح صاف ہوجائیں گی کہ گویا اس جگہ کچھ تھاہی نہیں۔''(نہج البلاغہ خ۱۹۵)

دوسرے مسئلے کا جواب اس طرح سے دیا جاسکتا ہے کہ جس طرح بیہوش افراد کو مارایا بلند آواز سے ہوش میں لایا جاتا ہے یا بجلی کے جھٹکوں کے ذریعے سے بھی، تو خدا جو قادر مطلق ہے تو وہ کیونکر زندہ نہیں کرسکتا بلکہ اس کی طرف سے دوبارہ زندہ کرنے کے واقعات روئے زمین پر اس سے پہلے بھی رونما ہو چکے ہیں جیسا کہ حضرت عزیر کا سو سال کے بعد زندہ ہونا۔(سورۂ بقرہ آیت ۲۵۹)

اوراصحاب کہف کا ۳۰۹ سال کے بعد زندہ ہونا۔(سورۂ کہف آیت ۲۵)

صور پھونکے جانے کی آواز سے لوگوں کا غافل گیر ہوجانا

سورۂ یٰس کی آیت ۵۳ میں ارشاد ہوا (اِنْ کَانَتْ اِلاَّصَیْحَۃً وَاحِدَۃً فَاِذَا ھمْ جَمِیع لَدَیْنَا مُحْضَرُونَ)ترجمہ ''وہ لوگ وصیت بھی نہ کر سکیں گے اور اپنے اہل و عیال تک بھی پلٹ کر نہیں جائیں گے ،کہ صور کی آواز سے وہ جہاں ہوں گے انھیں وہیں موت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

آجائے گی ، مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیاہے کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا: ''دو افراد کپڑے کے معاملے میں مصروف ہوں گے کہ ایک کپڑا کھول کر دکھا رہا ہوگا اور دوسرا دیکھ رہا ہوگا قبل اس کے کہ کپڑے کو لپیٹا جائے صور پھونکے جانے سے دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا اس وقت ممکن ہے کچھ لوگ گل بوٹے کو پانی دینے میں یا جانوروں کو سیراب کر نے میں لگے ہوں گے قبل اس کے کہ وہ سیراب ہوں قیامت برپا ہو جائے گی۔'' (تفسیر مجمع البیان ج۸ ص۴۲۸اور تفسیر روح المعانی و قرطبی میں اس آیت کے ذیل میں)

امام سجاد(ع) کاصور پھونکے جانے کے دن کو یاد کرکے گریہ کرنا

علی ابن ابراہیم اپنی اسناد کے ذریعے امام سجاد(ع) سے روایت نقل کرتے ہی کہ ایک دفعہ کسی نے امام سے صور پھونکے جانے کی کیفیت پوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب صور پھونکے جانے کا حکم ہوگا تو اسرافیل زمین پر آئیں گے اور بیت المقدس کی نزدیکی زمین پر قبلہ رخ ہو کر صور پھونکیں گے اسی وقت تمام مخلوق مرجائے گی پھر بحکم پروردگار اسرافیل بھی مر جائیں گے اسی دوران خدا زمین وآسمان کو حکم دے گا تو وہ شدت سے حرکت میں آجائیں گے اور پہاڑاپنی جگہ سے اکھڑ کر حرکت کرنے لگیں گے جیسا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ سورۂ ذاریات کی آیات ۹،۱۰ میں بھی ہوا ہے اور پھر خدا اس زمین کو ایسی زمین سے بدل دے گا جس پر کوئی گناہ نہیں ہوا ہوگا اور اس پر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پہاڑ و سبزہ بھی اگا ہوگا پھر خدا تمام زمین وآسمان کی مخلوق کو مخاطب کر کے پوچھے گا (لِمَنِ المُلکُ الیَومَ) ''یعنی آج کے دن کس کی حکومت ہے جب کوئی بھی جواب نہ ملے گا تو خود خدا ارشاد فرمائے گا'' (لِلّٰهِ الْواحِدِ الْقَهّارِ) یہ سب حکومت و قدرت اس خدا کے لئے ہے جو ایک اور غلبہ رکھنے والا ہے میں ہی سب کو موت دینے والا اورزندہ کرنے والا ہوں ،پھر خدا وند عالم اپنی لا یزال قدرت سے ایسا صور پھونکے گا جس سے تمام مردہ مخلوق دوبارہ سے زندہ ہو جائے گی اور سب لوگ بارگاہ پروردگار میں حساب و کتاب کے لئے پیش کئے جائیں گے راوی کہتا ہے "اَفرَأیْتُ عَلِیَّ بْنِ الْحُسَیْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَیْهِمٰایَبْکِی عِنْدَ ذٰلِک بُکٰاءً شَدِیداً"یعنی میں نے دیکھا کہ امام سجاد نے شدید گریہ فرمایا:'' (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۵۳،بحار الانوار ج۶ص ۳۲۴، تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۵۱۵)

اس روایت سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ ہم بھی اس عظیم دن کو یاد کرکے اپنی روحانی تربیت میں زیادہ محنت کریں اور اس مادی و فانی دنیا کے لئے اپنے آپ کو ضائع کرنے کے بجائے ذرا سفر آخرت کی فکر کریں اور اس کے لئے سازو سامان مہیا کریں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا تیسرا مرحلہ: قبر سے خارج ہونے کا ہے

صور کے پھونکے جانے اور مردوں کا قبروں سے زندہ ہو کر باہر آنا اور میدان محشر میں حاضر ہونا ہے جس کی طرف قرآن کی مندرجہ ذیل آیات میں اشارے ہوئے ہیں :

۱۔(اِذٰازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزٰالَھا*وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقٰالَھا وَ قٰالَ الْاِنْسٰانُ مٰالَھا*یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبٰارَھا) (سورۂ زلزال آیت ۱۔۴) ترجمہ:''جب زمین شدت سے لرزے گی اور اپنے سنگین بوجھ کو باہر نکالے گی، انسان کہے گا کہ یہ زمین کو کیا ہوگیا ہے ؟اس دن زمین اپنی تمام خبروں کو آشکار کردے گی۔''

۲۔(یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنھمْ سِرَاعًاذٰلِک حَشْر عَلَیْنَا یَسِیر) (سورۂ ق آیت ۴۴)

ترجمہ:''جس دن زمین شگافتہ ہو جائے گی اور لوگ قبروں سے جلدی جلدی خارج ہو رہے ہوں گے یہی میدان محشر ہوگا جو ہمارے لئے اس طرح سے کرنا آسان ہے۔''

۳۔(وَنُفِخَ فِي الصُّورِفَاِذَاھمْ مِنْ الْاَجْدَاثِ اِلَی رَبِّھمْ یَنسِلُونَ) (سورۂ یٰس آیت ۵۱)

ترجمہ:' دوسری دفعہ جب صور پھونکا جائے گا تو ناگہاں انسان جلدی جلدی اپنی قبروں سے نکل کر بارگاہ پروردگار کی طرف حرکت کریں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔(وَاَلْقَتْ مٰا فِیھا تَخَلَّتْ) (سورۂ انشقاق آیت ۴) ترجمہ: ''قیامت کے آغاز میں ، زمین کے اندر جو کچھ ہوگا وہ اسے باہر نکال کر خالی ہو جائے گی۔''

مختصر شرح: ان آیات اور دوسری آیات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دوسری دفعہ صور پھونکے جانے کے بعد مردے زندہ ہوں گے یعنی زمین کھل کر سامنے آجائے گی اور مردوں کے علاوہ بھی جو زمین میں ذخائر ہیں وہ رونما ہو جائیں گے پیغمبر اکرم (ص) سے ایک روایت میں نقل ہے کہ ''صور کے پھونکے جانے کے بعد آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے اور ستاروں کی روشنی ختم ہو جائے گی ، دریا خشک ہو جائیں گے، پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جائیں گے، آنکھوں کے آگے تاریکیاں چھا جائیں گی ، اس دن کی وحشت سے حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے ، بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔'' (بحار الانوار ج ۵ ص ۲۹۱)

سچ تو یہ ہے کہ یہ مرحلہ بڑا سخت ہوگا جب لوگ قبروں سے نکل کر بارگاہ پروردگار کی طرف جارہے ہوں گے اور ایک ہی قبر سے مختلف قسم کے افراد صالح و غیر صالح اور کافر لوگ نکل رہے ہوں گے اور خاک لوگوں کے بوسیدہ اجزاء کو ملا کر باہر نکال دے گی بقول شاعر کے :

۱۔"رُبَّ قَبْرٍ قَدْ صٰارَ قَبْراً مِراراً-ضٰاحَک مِنْ تَزٰاحِمِ الْاَضْدٰادِ "ترجمہ: ''کتنی زیادہ قبریں ایسی ہیں جو قبروں کا بوجھ بن گئیں۔جو متضاد افراد کے ٹکراؤ سے ہنستی ہیں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔وَدَفِينٍ عَلٰی بَقٰایٰا دَفِینٍ -فِی طَوِیلِ الآجٰالِ والآمٰادِ

ترجمہ :''طول زمان میں کتنے انسان دوسرے انسانوں پر دفن ہوگئے۔''

یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ اس طرح کے حالات کا پیش آنا اس بات کا متقاضی ہے کہ لوگ اس دن کو یاد کر کے خوفزدہ ہوں اور اپنے اعمال کی اصلاح کریں کیونکہ بیشک اس دن کفار اور گناہگا ر لوگ ہی سخت وحشت کے عالم میں ہوں گے اور مؤمنین کی وحشت بھی عارضی ہو گی کیونکہ وہ عذاب خدا سے امان میں ہوں گے جیسا کہ سورۂ عبس کی آیت ۳۳سے آیت ۴۲ تک میں اس بات کی طرف اشارے کئے گئے ہیں۔

مثلاً:فاذاجائَتِ الصّٰاخَّةُ*یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیهِ*وَاُمِّهِ وَاَبِیهِ*وَصٰاحِبَتِهِ وَبَنِیهِ*لِکُلِّ امْرِءٍیَوْمَئِذٍشَأْنٌ یُغْنِیهِ*وُجوه یَوْمَئِذٍ مُسْفِرَة*ضٰاحِکَة مُسْتَبْشِرَة*وَوُجوه یَوْمَئِذٍ عَلَیْها غَبَرَة*تَرْهقُها قَتَرَة*اُولٰئِکَ همُ الْکَفَرَةُ الْفَجَرَةُ)ترجمہ:''پس جب قیامت کے دن صور پھونکے جانے کی وحشت ناک آواز گونجے گی تو انسان اپنے بھائی ،ماں، باپ، بیوی بچوں سے فرار اختیار کریں گے اس دن ہر ایک اپنے آپ میں مشغول ہوگا،اس دن کچھ چہرے کشادہ اور خنداں و شاداب ہوں گے اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے سیاہ دھویں نے ان کے چہروں کو ڈھانپ دیا ہوگا یہی وہ کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

البتہ یہاں فرار ہونے سے مراد بُرے افراد سے فرار ہونا ہے مثلًا ابراہیم کا آذر سے فرار نوح و لوط کا اپنی بیویوں سے فرار اور نوح کا اپنے بیٹے کنعان سے اجتناب اورہابیل کا قابیل سے فرار ہونا ہے امام زین العابدین (ع) دعائے ابو حمزہ ثمالی میں اس مرحلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :"اَشَدُّساعاتِ ابْنِ آدَمَ ثَلاثُ ساعاتٍ؛اَلسّاعَةُ الَّتِي يُعايِنُ فِيْها مَلَكَ الْمَوْتِ،وَالسّاعَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيْها مِنْ قَبْرِهِ،وَالسّاعَةُ الَّتِي يَقِفُ فِيها بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ،فَاِمّااِلَى الْجَنَّةِ،وَاِمّااِلَى النّارِ"(بحار الانوار ج۷ص۱۰۵)

ترجمہ :''انسان کے لئے سخت ترین مرحلے تین ہیں ،ا۔وہ مرحلہ جب انسان عزرائیل سے ملاقات کرے گا اور مرے گا،۲۔وہ مرحلہ جب انسان قبر سے اٹھایا جائے گا، ۳۔وہ مرحلہ جب انسان بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگااور دور اھے پر حیران و پریشان کھڑا ہوگا کہ نہیں معلوم بہشت میں بھیجا جاؤں گا یا دوزخ میں ؟

پیغمبر اکرم (ص) نے ایک دفعہ حضرت علی (ع) سے فرمایا: میں نے خدا سے تمہارے لئے پانچ افتخار طلب کئے ہیں جو خدا نے مجھے عطا کردیئے ہیں جن میں سے ایک امتیاز یہ ہے کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو میں سب سے پہلے اُٹھا یا جاؤں اور جس وقت میں اپنے سر و صورت سے خاک جھاڑ رہاہوں تو اس وقت تم میرے ہمراہ ہو ،اس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے قبروں سے نکلنے والے اور میدان محشر میں حاضر ہونے والے پیغمبر اسلام (ص)اور حضرت علی (ع) ہوں گے ۔(تفسیر نور الثقلین ج۵ص۱۱۹)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

دوسری روایت میں سب سے پہلے قبروں سے نکلنے والوں میں پیغمبر اسلام (ص) پھر حضرت ابراہیم اور پھر حضرت علی (ع) کے اسماء ہیں۔(بحار الانوار ج۸ ص۵۲)

حضرت علی (ع) سے نقل ہے کہ قبروں کے شگافتہ ہونے کے وقت ہر انسان کے پاس دودوفرشتے حاضر ہوں گے جو اس کو بازوں سے پکڑ کر باہر نکالیں گے اور اس سے کہیں گے "اَجِبْ رَبَّ الْعِزَّةِ "(بحارالانوار ج۷ ص۱۰۶)

ترجمہ :''اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو۔

دوسری جگہ علامہ مجلسی نے روایات سے استفادہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعید نہیں ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں بعض کافروں کو ایک ہزار سال اور بعض کو ۵۰ ہزار سال روکا جائے لیکن مؤمنین کا ٹھہرایا جانا ان کے حالات اور اعمال کے لحاظ سے ہوگا بعض لوگ تو شایدایک لمحہ سے بھی زیادہ روکے نہ جائیں اور جلدی سے پل صراط سے گذر جائیں۔(بحار الانوار ج۷ س۱۲۸)

مؤمن کو خوش کرنے کا نتیجہ

قیامت کا وہ دن جہاں تاریکی اور ظلمات چھائی ہوئی ہوگی اس دن کی روشنی نورانی انسانوں کے نور پر منحصر ہوگی،بعض لوگوں کے نیک اعمال کے سبب ان کے چہروں سے یا ان

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کے دائیں جانب سے نور ساطع ہورہا ہوگا جیسا کہ یہ مطلب قرآن میں سورۂ تحریم کی آیت ۸ اور سورۂ حدید کی آیت ۱۲ میں بھی آیا ہے۔

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ قیامت کے دن جب مؤمن قبر سے نکلے گا تو ایک اس کاہم شکل نورانی چہرے والا بھی اس کے ساتھ نکلے گا اور قیامت کے ہر خوفناک مرحلے میں اس کے ہمراہ ہوگا اس کا حساب و کتاب جلد ہو گا جب وہ بہشت کی طرف جارہا ہوگا تو انسان اس نورانی ہم شکل سے پوچھے گا کہ آخر تم کون ہو جو قبر سے نکلنے کے وقت سے لے کر بہشت پہنچنے تک میرے ہمراہ ہو تو وہ کہے گا "اَنَاالسُّرُورُ الَّذِی کُنْتَ اَدْخَلْتَ عَلٰی اَخِیکَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیا"(اصول کافی ج۲ص۱۹۱)ترجمہ: ''میں وہ خوشی ہوں جو تم نے اپنے برادر دینی کو دنیا میں پہنچائی ہے، خداوندعالم نے مجھے اس شکل میں تمہیں خوشخبری دینے کے لئے خلق کیا ہے۔''

قیامت کے دن برہنہ اُٹھائے جانے کاخوف

فاطمہ بنت اسد کو کیونکہ یہ خوف رہا کرتا تھالہٰذا جب مدینہ میں ان کی رحلت ہوئی تو پیغمبر اسلام (ص) چشم گریاں کے ساتھ ان کے جنازے پر حاضر ہوئے اور یہ دعا کی کہ ''پروردگاراتو ان کی مغفرت فرمانا وہ فقط علی (ع) کی ہی ماں نہیں تھیں بلکہ میری ماں بھی تھیں'' پھراپ (ص) نے اپنے عمامہ اور پیراہن کوخواتین کودیتے ہوئے فرمایا: اس سے فاطمہ بنت اسد کے لئے کفن بناؤاور پھر کفن بنانے میں آپ نے خود بھی مدد کی اوران کی نماز جنازہ میں چالیس

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

تکبیریں کہیں اور پہلے خود قبر میں جا کر لیٹے اور نکل آئے پھر امام علی اور امام حسن (ع) سے بھی فرمایا کہ تم لوگ بھی جا کر لیٹ کر نکل آؤ، پھر آپ (ص) نے جنازے کو قبر میں رکھا اور ان کے سرہانے کھڑے ہو کر تلقین کہی اور دعا کی۔

عمار یاسر نے رسول خدا (ص) سے سوال کیا کہ آپ (ص) نے ایسا تو پہلے کسی کے جنازے پر نہیں کیا؟ تو آپ (ص) نے ان کے جواب میں فرمایا: وہ انھیں تمام باتوں کی حقدار تھیں کیونکہ انھوں نے میرے بچپنے میں اپنے بچوں کو سیر نہیں کیا مجھے سیر کیا، اپنے بچوں کو پہنانے کے بجائے مجھے پہنایا اپنے بچوں سے زیادہ میرا خیال رکھا، عمار پوچھتے ہیں کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ میں چالیس تکبیریں کیوں کہیں؟ آپ (ص) نے فرمایا: کیونکہ ملائکہ کی چالیس صفیں نماز میں حاضر ہوئیں تھیں لہٰذا ہر صف کے لئے ایک تکبیر کہی اور اپنے عمامہ و پیراہن سے جو ان کو کفن دلوایا وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ قیامت کے دن لوگوں کے برہنہ اُٹھائے جانے کے بارے میں پریشان رہا کرتی تھیں لہٰذا میں نے ایسا کیا تاکہ روز محشر کا یہ خوف ان کا ختم ہو جائے اور میں جو ان کی قبر میں لیٹ کر نکلا ہوں تو خدا نے ان کی قبر میں بہشت کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جیسے ہی میں ان کی قبر سے نکلا تو خدا کی طرف سے دو چراغ ان کے سرہانے اور دو چراغ ان کی پائتی روشن کرا دیئے گئے ہیں اور دو فرشتوں کو ان کی قبر پر نگہبان قرار دیدیا ہے جو قیامت تک ان کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

گے اور ان کے درجات بڑھتے رہیں گے۔(امالی شیخ صدوق ص۱۶۹،بحارالانوار ج۳۵ ص۷۰ مقاتل الطالبین ص۸)

میدان محشر میں نور آل علی (ع) کا چمکنا

امام جعفر صادق (ع) ارشاد فرماتے ہیں ''جب قیامت برپا ہوگی اور تمام لوگ میدان محشر میں حاضر ہوں گے تو اس وقت وہاں شدید تاریکی چھائی ہوگی اس قدر کہ لوگ اس تاریکی سے تنگ آکر آہ وبکا کی فریادیں کرنے لگیں گے اور گریہ و زاری کے ذریعے خدا سے دعاکریں گے کہ ان سے اس تاریکی کو دور کیا جائے ،اسی دوران لوگ دیکھیں گے کہ میدان محشر میں لوگوں کی ایک جماعت ایسی آرہی ہے جن کے نور سے پورا میدان محشر روشن ہو رہا ہے،لوگ اپنے آپ میں کہیں گے کہ یقینا یہ لوگ اللہ کے رسول ہیں ندائے الٰہی آئے گی کہ ایسا نہیں ہے ،

وہ لوگ کہیں گے کہ یقینا وہ فرشتے ہیں آواز آئے گی کہ ایسا نہیں ہے،وہ لوگ کہیں گے کہ یقینا شہداء کا گروہ ہے،آواز آئے گی کہ وہ شہداء کا گروہ بھی نہیں ہے،تولوگ گھبرا کر پوچھیں گے کہ پھر وہ کون لوگ ہیں؟آواز آئے گی خود ان سے پوچھو ،جب وہ لوگ آگے بڑھ کر ان سے پوچھیں گے کہ تم لوگ کون ہو؟تو وہ نورانی گروہ کہے گا کہ''ہم ذُرّیت پیغمبر(ص)اورآل علی ہیں اور یہ وہ خاص مقام و منزلت ہے جو آج خدا نے ہمیں عطا کیا ہے پھر خدا کی طرف سے ان لوگوں کو نداء دی جائے گی کہ آج تم لوگ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اپنے دوستوں اور پیروکاروں کی شفاعت کر سکتے ہو۔''اس طرح وہ لوگ اپنے شیعوں کی بارگاہ پروردگار میں شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی ۔(بحارالانوار ۸ص۱۰۰،امالی صدوق ص۱۷۰.)

میدان محشر میں لوگوں کااپنےاپنےامام کے پیچھے حرکت کرنا

قرآن میں ارشاد ہوا:يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ)(سورۂ اسراء آیت۷۰)

ترجمہ :''قیامت کے دن ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ حرکت کرے گا ،یعنی جو جس کا امام و رہبر ہوگا تو آخرت میں بھی اس کا وہی امام و رہبر ہوگا،لہٰذا اگر دنیا میں نیک امام و رہبر کا انتخاب کیا ہوگا جیسے انبیاء الٰہی اورآئمہ اطہار اور ان کے نائبین تو آخرت میں بھی یہی افراد اس کے امام و رہبر ہوں گے اور اگر دنیا میں بُرے رہبر کے پیچھے چلتے رہے توآخرت میں بھی اسی تاریکی میں اس کے پیچھے چلنا ہوگا۔

ایک دن امام جعفر صادق(ع)نے اپنے شیعوں سے ارشاد فرمایا: ''کیاتم لوگ اس بات پر خدا کاشکر ادا نہیں کرتے ہو کہ قیامت کے دن جب ہر گروہ اپنے اپنے رہنما کے پیچھے چل رہاہوگا تو تم لوگ پیغمبر اکرم (ص)اورہم آئمہ کے ہمراہ ہوگے خدائے کعبہ کی قسم ہم لوگ تم لوگوں کو بہشت کی طرف لے جائیں گے۔''(تفسیر مجمع البیان ج٦ ص۴۳۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

شیخ صدوق اپنی کتاب خصال میں اصبغ بن نباتہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے جنگ نہروان یا جنگ صفّین کے موقع پر ہم لوگوں کو حکم دیا کہ کوفہ سے مدائن کی طرف حرکت کریں ،جب ہم لوگ جمع ہو کر نکلے تو منافقین کے سات افراد کا گروہ راستے میں ہم سے جدا ہو گیا جن میں عمر وبن حریث بھی تھا،ایک دن عمر وبن حریث اپنے انھیں سات نفری گروپ کے ہمراہ کھانا کھانے میں مصروف تھا کہ ان کے قریب سے لال بیگ گزرا عمر و بن حریث نے اس لال بیگ کو پکڑ کر اپنے ساتھیوں کو دکھلاتے ہوئے حضرت علیؑ کی شان میں اہانت کرتے ہوئے بولا یہ امیر المؤمنین ہے تم لوگ اس کی بیعت کرو اس کے بے وقوف ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیتے ہوئے کہا ہم نے اس لال بیگ کی بیعت کی ،جمعہ کے دن جب مدائن میں یہ لوگ حضرت علی (ع) کے پاس آئے تو کیونکہ حضرت ان لوگوں کے حالات سے باخبر تھے لہٰذا ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:اے لوگو!رسول اللہ (ص)نے مجھے ہزار احادیث کی تعلیم دی جن میں سے ہر حدیث کے ہزار ہزار باب ہیں اور ہر باب کی ہزار ہزار چابیاں ہیں جن کی محرمانہ طورپر آنحضرت (ص)نے مجھے تعلیم دی ہے خدا وندعالم نے ارشاد فرمایا:(يَوْمَ نَدْعُوكُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ) اور تمہارے سامنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بیشک وہ آٹھ افراد جنھوں نے لال بیگ کی بیعت کی ہے قیامت کے دن وہ اسی کے ہمراہ ہوںگے اگر تم لوگ چاہو تو تمہارے سامنے ان کے نام بھی بتا سکتا ہوں ،اصبغ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بن نباتہ کہتے ہیں میں نے اسی دوران جب عمرو بن حریث کی طرف دیکھا تو وہ سر نیچے کئے ہوئے شرمندگی کے عالم میں بیٹھا ہواتھا۔(تفسیر نور الثقلین ج۳ص ۱۹۰

حضرت فاطمہ زہرا(س)کامیدان محشر کو یاد کرکے غمگین ہونا

حضرت علی(ع) ارشاد فرماتے ہیں:''ایک دن پیغمبر اسلام (ص) فاطمہ کے پاس آئے ان کو غمگین پاکراس کی وجہ پوچھی تو فاطمہ نے عرض کی باباجان روز محشر سے عریاں اٹھائے جانے کو یاد کرکے غمگین ہوں توآنحضرت (ص) نے فرمایا: بیشک وہ بڑا سخت لمحہ ہوگا مگر جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ خداوند تعالیٰ اسرافیل فرشتہ کے ہاتھوں تمہارے پاس تین نورانی فاخرہ کپڑے بھیجے گااور وہ فرشتہ تم سے کہے گا کہ اٹھواسے پہنواور پھر ستر ہزار حوریں تمہارے پاس آئیں گی تم ان کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ گی اور ان کے ہمراہ قبر سے نکل کر بہشت کی طرف روانہ ہو گی راستے میں حضرت مریم ستر ہزار حوروں کے ہمراہ آکر تمہیں سلام کریں گی اور تمہارے ہمراہ ہو جائیں گی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: "ثُمَّ تَستَقبِلُکَ اُمُّکَ خَدِیجَةُ بِنْتُ خُوَیلِدٍ، اَوَّلُ الْمُؤْمِناتِ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَ مَعَها سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَکٍ بِاَیْدِیْهِمْ اَلْوِیَةُ التَّکْبِیرِ "یعنی پھر تمہاری ماں خدیجہ بنت خویلد تمہارے استقبال کو آئیں گی وہی سب سے پہلی خاتون ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائی اور اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتوں کی جماعت ہو گی جن کے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہاتھوں میں پرچم ہوں گے ،پھر حوا(س) و آسیہ (س) ستر ہزار حوروں کے ہمراہ آکر تم پر سلام کر کے تم سے آملیں گی۔

جب تمہارا یہ کارواں میدان محشر میں پہنچے گا عرش کے نیچے سے ایک منادی ندا دے گا کہ تم لوگ اپنی آنکھوں کو بند کر لواور تعظیم کے لئے جھک جاؤکیونکہ فاطمہ بنت محمد (ص) یہاں سے گزر رہی ہیں تمام لوگ اپنی آنکھوں کو بند کر لیں گے سوائے میرے اور ابراہیم خلیل (ع) کے اور علی (ع) کے کوئی نہیں دیکھے گا پھر تمہارے لئے نور کا منبر بنا یا جائے گا اور جبرئیل تمہارے پاس آکر کہیں گے کہ آج تمہاری جو بھی حاجت ہے خدا سے طلب کرو، توتم یوں دعا کروگی کہ بار الٰہا میرے اور میری اولاد شیعوں کی مدد فرما خطاب ہوگا میں نے ان سب کو بخش دیا جس نے بھی تم سے توسل کیا اور تمہارا ساتھ دیا آج وہ تمہارے ساتھ بہشت میں جائے گا۔(بحارالانوار ج۸ص۵۳)

میدان حشر میں منافقین کی لاحاصل استمداد

سورۂ حدید کی آیت ۱۲ سے آیت ۱۵ تک یوں استفادہ ہوتا ہے ''مؤمن مرد و زن قبروں سے اٹھ کر جلدی جلدی میدان محشر کی طرف جارہے ہوں گے اس حالت میں کہ ان کے آگے آگے اور دائیں جانب نور ہوگا جو انھیں ابدی بہشت کی بشارت دے رہا ہوگا ،لیکن منافق مرد و زن جو تاریکی میں ہوں گے دست خیرات مؤمنین ومؤمنات کی طرف دراز کریں گے اور کہیں گے ''ذرا ہماری طرف بھی تھوڑی سی نظر کرو تاکہ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہمارے شعلوں میں کچھ کمی آجائے ''لیکن مؤمنین ومؤمنات انھیں جواب دیں گے کہ ''واپس دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور وہاں جا کر نیک اعمال کر کے اپنے لئے نور حاصل کر لو''ایسے وقت میں ان دونوں گروہوں کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی لیکن اس دیوار کے ایک طرف مؤمنین پر رحمت خدا کی بارش ہو رہی ہوگی اور دوسری طرف منافقین پر عذاب الٰہی ہورہا ہوگا ،پھر منافقین کے سامنے ان کے نور قیامت سے محروم رہنے کے پانچ اسباب بیان کئے جائیں گے۔

ا۔تم لوگ کفر کی راہ اختیار کرنے کے سبب ہلاک ہوئے ، ۲۔تم لوگ ہمیشہ پیغمبر (ص)اور مؤمنین کی موت کے انتظار میں رہا کرتے تھے ، ۳۔تم لوگ ہمیشہ مسئلہ معاد اور حقانیت پیغمبر (ص) میں شک کیا کرتے تھے ، ۴۔تم لوگ ہمیشہ اپنی لمبی لمبی آرزوں میں غرق رہا کرتے تھے یہاں تک کہ موت کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے ،۵شیطان نے تم لوگوں کو دھوکہ دے کر مغرور بنائے رکھا۔

مؤمنین کی طرف سے منافقین کو آخری جواب یہ ہوگا کہ آج تم سے کوئی رشوت بھی قبول نہیں کی جائے گی اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے،منافقین اس دن جتنا بھی نالہ و فریاد کریں گے کوئی فائدہ نہ دے گی۔(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۲۴۱)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اہل محشر کا مقام شہداء پر رشک کرنا

اہل محشر دیکھیں گے کہ ایک گروہ نورانی شخصیتوں کا قبروں سے نکل کر میدان محشر کی طرف آرہا ہے تو تعجب سے سوال کریں گے کہ خدایا یہ کون لوگ ہیں؟ اتنے میں اہل محشر دیکھیں گے کہ ایک دوسرا نورانی چہروں والا گھوڑوں پر سوار وہاں پہنچے گا اور پہلے نورانی چہرے والے گروہ کے احترام میں اپنے گھوڑوں سے اتر ے گا،اہل محشر سوال کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں ؟ تو انھیں جواب دیا جائے گا کہ یہ گھوڑوں پر آنے والا گروہ انبیاء کا ہے تو اہل محشر اور زیادہ تعجب سے پوچھیں گے کہ پھر پہلے والا گروہ کون ہے جو انبیاء بھی ان کے احترام میں گھوڑوں سے اتر آئے؟ انھیں جواب ملے گا کہ وہ پہلے والا گروہ شہداء کا ہے، اہل محشر حیرت و تعجب سے ان کی طرف دیکھیں گے یہاں تک کہ وہ گروہ بہشت کی طرف روانہ ہو جا ئے گا اور پیغمبر اسلام (ص)اور حضرت ابراہیم کے جوار میں جگہ پائے گا اس وقت اہل محشر شہداء کے مقام پر رشک کریں گے اور کوئی کہے گا کہ میں فلاں شہید کا رشتہ دار ہوں کوئی کہے گا کہ میں فلاں شہید کا ہمسایہ ہوں۔(تفسیر مجمع البیان ج۲ص۵۳۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

دس قسم کے لوگوں کا بدترین حیوانات کی شکل میں محشور ہونا

سورۂ نباء کی آیت میں ہم یوں پڑھتے ہیں (یَوْمَ یُنْفُخُ فِی الصُّورِ فَتَأْتُونَ اَفْواجاً)

ترجمہ :''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ گروہ گروہ ہو کر میدان محشر میں حاضر ہوگے۔''

روایت :ایک دفعہ پیغمبر اسلام (ص) مدینہ میں ابو ایوّب انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے کہ معاذ بن جبل آنحضرت (ص) سے اس آیت کے بارے ہیں سوال کرتے ہیں آنحضرت (ص) فرماتے ہیں: اے معاذ! بڑا اہم سوال تم نے کیا ہے لہٰذا سنو: میری امت سے دس قسم کے مسلمان اپنے گناہوں کے سبب بدترین حیوانات کی شکل میں میدان محشر میں پیش ہوں گے:

۱۔بندروں کی شکل میں ،۲۔سور کی شکل میں ،۳۔سر نیچے اور پیر اوپر اس بد ترین حالت میں ،۴۔اندھے ،۵۔بہرے ،۶۔اپنی زبانوں کو چبانے والے اس طرح سے کہ گندگی ان کے منھ سے نکل رہی ہوگی ان سے اس قدر بدبو پھیلے گی کہ اہل محشر ان کی بدبو سے پریشان ہو جائیں گے،۷۔ہاتھ پیر کٹے ہوئے ،۸۔آتشی درختوں میں لٹکے ہوئے، ۹۔مردار سے بھی زیادہ گندے ،۱۰۔دوزخی لباس پہنے ہوئے اس طرح سے کہ وہ لباس ان کے جسموں سے چپک کر ان کے پورے جسم کو جلا چکے ہوں گے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پھر پیغمبر اسلام (ص) نے اس طرح کے عذاب دیئے جانے والوں کی یوں علت بیان کی

۱۔بندروں کی شکلوں میں حاضر ہونے وا لا گروہ چغل خوروں کا ہوگا۔

۲۔سور کی شکلوں میں حاضر ہونے والا گروہ دنیا کے حرام خوروں کا ہوگا۔

۳۔سر و پیر کے بر عکس طریقے سے حاضر ہونے والا گروہ سود خوروں کاہوگا۔

۴۔اندھے حاضر ہونے والوں کا گروہ قضاوت ییں ظلم کرنے والوں کاہوگا۔

۵۔گونگے بہرے حاضر ہونے والوں کا گروہ ان کا ہوگا جو دنیا میں اپنے اعمال کو بڑا شمار کرتے تھے۔

۶۔زبان کو چباتے ہوئے حاضر ہونے والوں کا گروں ان اہل علم و قاضیوں کا ہوگا جن کے قول و فعل میں فرق پایا جاتا تھا۔

۷۔ہاتھ پیر جدا ہوئے حاضر ہونے والوں کا گروہ ان کا ہوگا جو دنیا میں ہمسایوں کو اذیت دیتے رہے ہوں گے۔

۸۔آتشی درختوں سے لٹکے ہوئے پیش ہونے والے وہ ہوں گے جو دنیا میں ظالم حاکم کا ساتھ دیتے ہوئے لوگوں پر ظلم ہونے کا سبب بنے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۹۔جو گروہ مردار سے زیادہ گندہ و بدبودار ہوگا وہ ان لوگوں کا ہوگا جو دنیا میں انحرافات جنسی میں گرفتار رہے اور لوگوں کی امانتوں میں خیانتیں کیں۔

۱۰۔جو گروہ دوزخی لباس پہنے ہوئے حاضر ہوگا وہ متکبّرین کا ہوگا جو اپنے ہر کام پر فخر و مباہات کرتے تھے۔(مجمع البیان ج۱۰ ص۴۲۳،ثواب الاعمال ص۲۰۵)

روایت : پیغمبر اکرم(ص)سے روایت ہے ''جو شخص دو مسلمان کے درمیان چغل خوری کرتا ہے خدا قیامت کے دن اُسے اس طرح محشور کرے گا کہ ایک سیاہ سانپ اس پر مسلط ہوگا اور وہ سانپ اس کا مسلسل گوشت کاٹ رہا ہوگا،اسی عالم میں اس شخص کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا اور جو کسی فقیر پر ظلم کرے اور اس کو تحقیر کرے تو خدا اسے قیامت کے دن انسانی صورت اور چیونٹی کے بدن کی حالت میں محشور کرے گا اور اسی عالم میں وہ دوزخ میں جائے گا۔(بحارالانوار ج۷ ص۲۱۴)

صاحبان اقتدار وثروت کے لئے اہم نقطہ

پیغمبر اکرم (ص)کاارشاد گرامی ہے جو شخص دس یا اس سے زیادہ افراد کا سرپرست ہے وہ گردن میں بندھے ہاتھوں کے ساتھ میدان محشر میں حاضر ہوگا اگر وہ نیک لوگوں میں سے ہوگاتو اس کے ہاتھ کھول دیئے جائیں گے اور اگر بُرے لوگوں میں سے ہوگا تو اس کے ہاتھوں کو گردنوں میں اور زیادہ جکڑ دیا جائے گا۔(بحارالانوار ج۷ ص۲۱۱)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

میدان محشر میں متّقین کا مقام

امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے کہ ایک دفعہ امیر المؤ منین علی (ع) نے رسول اسلام (ص) سے اس آیت (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمَانِ وَفْدًا)

ترجمہ: ''قیامت کے دن متقین اپنے رحمٰن پروردگار کی بارگاہ میں جمع ہو کر پیش ہوں گے، ان کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرت (ص) نے جواب دیا کہ بیشک اے علی! مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسان کو خلق کیا، جب متقین اپنی قبروں سے باہر آئیں گے اور فرشتے انھیں بہشتی گھوڑوں پر سوار کر کے اس طرح سے بہشت کی طرف لے جائیں گے کہ جس طرح دلہن کو شوہر کے گھر لے جایا جاتا ہے اور انھیں کبھی بھی موت نہیں آئے گی۔

میدان محشر میں چار ممتاز سوار کا آنا

پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: ''میدان محشر میں چار ممتاز سوار حاضر ہوں گے'' کسی نے سوال کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ چار سوار کون ہوں گے؟ تو آنحضرت نے فرمایا: پہلا سوار جو ''براق'' نامی گھوڑے پر سوار ہو گا میں ہوں گا، دوسرا سوار صالح پیغمبر ہوں گے جو اپنی ناقہ ہی پر سوار حاضر ہوں گے، تیسرا سوار میرے چچا حمزہ ہوں گے جو ناقۂ عضباء پر سوار حاضر ہوں گے، چوتھا سوار میرا بھائی علی ہوگا جو بہشتی اونٹ پر سوار حمد پروردگار کا پرچم ہاتھ میں لئے عرش خدا کے آگے کھڑا ہو کر بلند آواز میں کہے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

گا (لَااِلٰہَ اِلاَّاللہُ مُحَمَّد رَسُولُ اللہِ)لوگ جب اسے اس ہیبت کی حالت میں دیکھیں گے تو کہیں گے کہ وہ یقینا یا اللہ کا مقرب فرشتہ ہے یا کوئی پیغمبر ہے،عرش کے فرشتے لوگوں کو جواب دیں گے کہ اے لوگوں یہ شخص نہ فرشتہ ہے نہ پیغمبر بلکہ وہ صدّیق اکبر علی ابن ابی طالب (ع) ہے۔(امالی صدوق ص ۲۲،بحار الانوار ج ۷ ص ۲۳۴)

میدان محشر میں سات درخشاں چہرے

جنگ جمل کی کامیابی کے بعد حضرت علی(ع) نے جو رسول اللہ (ص) کی سواری پر سوار تھے لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:اے لوگو!کیا میں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو خلق خدا میں سب سے بہترین ہیں ؟ابو ایوب انصاری کہتے ہیں "آپ ہمیں خبر دیں "حضرت علی(ع) نے فرمایا:قیامت کے دن سات افراد اپنی قبروں سے درخشاں چہروں کے ساتھ اٹھ کر میدان محشر میں حاضر ہوںگے جو آل عبدالمطلب سے ہیں۔

۱۔محمد مصطفیٰ (ص)جو تمام خلائق میں سے برتر ہیں۔

۲۔ہر امت کے بہترین افراد جو انبیاء کے بعد ان کے اوصیاء ہیں اور میں جو وصی پیغمبر (ص) ہوں اور تمام اوصیاء سے برتر ہوں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔میرے بھائی جعفر طیار جن کے دو پر ہوں گے جن سے وہ بہشت میں پرواز کریں گے جو خدا پیغمبر اکرم (ص) کے احترام میں اُنھیں عطا کرے گا۔

۴۔اوصیاء کے بعد سب سے بڑا درجہ شہداء کا ہے۔

۵۔۶۔حسن (ع) و حسین (ع) جو نواسۂ رسول ہیں۔

۷۔قائم آل محمد (ع) جو برترین خلائق ہیں، پھر حضرت علی (ع) سورۂ نساء کی آیت ۶۹ و ۷۰ کی تلاوت کرتے ہیں: وَمَنْ يُطِعْ اللهَ وَالرَّسُولَ فَاُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُوْلَئِكَ رَفِيقًا* ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنْ اللهِ وَكَفَى بِاللهِ عَلِيمًا)ترجمہ: ''یعنی جو بھی خداو رسول کی اطاعت کرے گا وہ روز قیامت ان لوگوں کا ہم نشین ہوگا جن پر خدا اپنی نعمتیں نازل کرے گا اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کا گروہ ہوگا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا چوتھا مرحلہ: اعراف کی منزل ہے

قیامت کے سخت ترین مراحل میں سے ایک اعراف کی منزل ہے قرآن مجید کی چھ آیات میں میں اس کا ذکر آیا ہے۔

ا۔(وَبَیْنَهمَاحِجَاب وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَال یَعْرِفُونَ کُلَّابِسِیمَاهمْ وَنَادَوْااَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَام عَلَیْکُمْ لَمْ یَدْخُلُوهاوَهمْ یَطْمَعُونَ)(سورۃ اعراف آیت ۴۶)

ترجمہ:''بہشت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار ہوگی جس پر کھڑے کچھ لوگ ہوں گے جو بہشتی اور دوزخی لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے اور بہشتی لوگوں کو دیکھ کر انھیں مبارکباد دیں گے اور یہ خود بہشت کی امید رکھتے ہوئے بھی اس میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔''

۲۔وَاِذَاصُرِفَتْ اَبْصَارُهمْ تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِقَالُوارَبَّنَالاَتَجْعَلْنَامَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِینَ) (سورۃ اعراف آیت ۴۷)ترجمہ:''اور جب ان کی نگاہیں دوزخی لوگوں کی طرف اٹھیں گی تو وہ دعا کریں گے کہ اے پروردگار تو ہمیں ظالم لوگوں میں قرار نہ دینا۔''

۳۔(وَنَادَی اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ رِجَالًایَعْرِفُونَهمْ بِسِیمَاهمْ قَالُوامَااَغْنَی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ وَمَاکُنتُمْ تَسْتَکْبِرُونَ)(سورۃ اعراف آیت ۴۸)ترجمہ:''اہل اعراف دوزخی

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

لوگوں کو پکار کر کہیں گے دیکھا تم نے دنیا میں مال و دولت کا جمع کرنا کسی کام نہ آیا اور تمہارا تکبر بھی تمہارے کسی کام نہ آیا۔''

۴۔(اَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَقْسَمْتُمْ لاَيَنالُهمْ اللهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُواالْجَنَّةَ لاَخَوْف عَلَيْكُمْ وَلاَاَنْتُمْ تَحْزَنُونَ)(سورۂ اعراف آیت۴۹) ترجمہ:''کیا یہ مقام اعراف پر روک دیئے جانے والے وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں تم لوگ قسمیں کھایا کرتے تھے کہ خدا ہر گز ان پر رحمت کا سایہ نہیں کرے گا ؟(پھر خدا ان پر اپنی رحمت کا سایہ کرتے ہوئے انھیں حکم دے گا)کہ داخل ہوجاؤ بہشت میں اور کسی قسم کا خوف و ہراس نہ رکھو۔''

۵۔(فَضُرِبَ بَيْنَهم بِسُورٍلَہُ بَاب بَاطِنُہُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُہُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ)(سورۂ حدید آیت۱۳)ترجمہ:''ایسے وقت میں ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا جس کے اندر رحمت اور باہر عذاب ہوگا۔''

۶۔(يُنَادُونَهُمْ ـلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوابَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ ـنْفُسَكُمْ)(سورۂ حدید آیت۱۴)ترجمہ:''منافقین پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ مؤمنین جواب دیں گے کیوں نہیں لیکن تم لوگوں نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔''
(بعض روایات کے مطابق یہ گفتگو پل صراط پر ہوگی۔(بحار الانوار ج۶۰ ص۲۶۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اعراف کے معنٰی: لفظ اعراف جمع ہے ''عرف'' کی جس کے معنٰی بلند مقام کے ہیں اور ''معرفت ''سے لیتے ہوئے شناخت کے معنٰی بھی کیئے گئے ہیں یعنی اعلٰی شناخت رکھنے والے لوگ جو بہشتی اور دوزخی لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے ،اب یہ بحث کے قرآن میں اعراف سے کیا مراد ہے تو علامہ طباطبائی نے اپنی تفسیر المیزان میں مندرجہ ذیل چھ اقوال نقل کیئے ہیں۔

۱۔ایسا مقام جو بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے۔

۲۔ایسی دیوار جو مرغ کے تاج کی مانند ہے۔

۳۔بہشت و دوزخ کے درمیان کا نقطہ۔

۴۔وہی دیوار جس کا ذکر سورۂ حدید کی آیت میں ہوا۔

۵۔پل صراط جو دوزخ کے اوپر بنایا گیا ہے۔

۶۔لوگوں کے حالات سے آگاہ ہونے کے معنٰی۔(تفسیر المیزان ج۸ ص ۱۲۷)

اب ہم اعراف اور اسکی حقیقت کے بارے میں چند روایات پیش کرتے ہیں۔

۱۔امام محمد باقر(ع) سے روایت ہے "سُور بَیْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ" (تفسیر برہان ج۲ص۱۸)

''یعنی جنت اور جہنم کے درمیان کا فاصلہ۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔پھر دوبارہ جب کسی نے امام محمد باقر(ع) سے اعراف کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:"صِراط بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنّارِ فَمَنْ شَفَعَ لَہُ الاِمٰامُ مِنّامِنَ الْمُؤْمِنینَ الْمُذْنِبِینَ نَجٰا، وَمَنْ لَمْ یَشْفَعْ لَہُ ھوٰیٰ"(تفسیر برہان ج۲ص۱۸)ترجمہ:''یعنی بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک راستہ ہے جس پر کھڑے لوگوں کی اگر ہم ائمہ میں سے کوئی شفاعت کرے گاتو وہ رہائی پائے گاورنہ جہنم میں گر جائے گا۔''

۳۔پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:اعراف کی منزل پر ٹھہرائے جانے والے وہ شہداء ہوں گے جنھوں نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہوئے درجۂ شہادت کو حاصل کیا توان کا شہید ہونا ان کے جہنم میں جانے سے مانع ہوگا مگر ماں باپ کی نافرمانی بھی ان کے بہشت میں جانے سے مانع ہوگی،جب تمام لوگوں کا حساب وکتاب ہو چکے گااور بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو خداوندعالم ان کو بھی اپنے فضل ورحمت کے شامل حال کرکے بہشت کی طرف روانہ کردے گا۔(تفسیر درالمنثور ج۳ص۸۸)

اعراف کا فلسفہ : یہ ہے کہ اعراف کی منزل کو یاد کرکے ہم اپنے اعمال کی اصلاح کریں تاکہ اس مرحلے سے بھی باآسانی گزر سکیں اور اپنے آپ کو اس طرح کا بنائیں کہ شفاعت کرنے والوں سے شفاعت طلب کر سکیں اور وہ بھی ہماری شفاعت کرنے کو قبول کریں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اعراف رجال کے بارے میں علّامہ طباطبائی کا نظریہ

علّامہ طباطبائی نے اپنی تفسیر المیزان میں رجال اعراف کے بارے میں مندرجہ ذیل تین نظریئے پیش کئے ہیں۔

۱۔وہ انبیاء ،ائمہ ،شہدائ،علماء ربانی کا گروہ ہوگا جو شفاعت کرنے کے مقام کو پہنچا ہوگا۔

۲۔وہ لوگ ہوگے جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر ہوں گی۔

۳۔وہ شفاعت کرنے والے فرشتے ہوں گے۔

پھر لکھتے ہیں کہ آیت کے سیاق سباق سے پتہ چلتا ہے کہ پہلا قول بہتر ہے۔(تفسیر المیزان ج۸ص۱۳۰) بیشک وہ لوگ معرفت کے اس عالی مقام پر ہوں گے کہ بہشتی اور دوزخی لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے، اور پہچان لیں گے کہ کون شفاعت کے قابل ہیں اور کون نہیں۔

البتہ یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ اعراف اور قیامت کے بارے میں جزئیات کا علم تو ہمیں حاصل نہیں ہے اسی لئے ہم اس قسم کے مطالب سے صرف اس طرح کی ظاہری توصیف ہی کر سکتے ہیں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

غیر صالح افراد کا مقام اعراف پر کیا بنے گا؟

معاد کی گفتگو میں ہونے والے سوالات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ انسان جو سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے مر گئے ہیں قیامت کے دن وہ بہشت میں جائیں گے یادوزخ میں جائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں مختلف باتیں نقل ہوئی ہیں سورۂ طور کی آیت ۲۱ سے اور روایات کو آپس میں ملاکر جو نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ یہ کہ مؤمنین کے غیر صالح بچے بہشت میں اپنے والدین سے جاملیں گے تاکہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب قرار پائیں اور بہشت ان کے لئے زیادہ بہتر ہے، کفار کے غیر صالح بچوں سے قیامت کے دن امتحان لیا جائے گا اگر انھوں نے خدا کی اطاعت کی ہوگی تو روانۂ بہشت ہوں گے وگرنہ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے اور متعدّد روایات ہیں‌یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم (ع) و سارہ اور حضرت زہرا ( )ایسے بچوں کو اپنے تحت تربیت لیں گے اور ان پر اتمام حجت کریں گے ایسے وقت میں ان کا بہشتی یا دوزخی ہونا واضح ہوگا۔(اس طرح کی روایات بحارالانوار کی ج۵ کے ص۲۸۸ سے ص۲۹۷ تک ذکر کوئی ہیں)

علّامہ مجلسی ایک روایت میں امام جعفر صادق(ع) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ غیر بالغ افراد کو جمع کرے گا اور بحکم پروردگار آگ جلائی جائے گی ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ میں داخل ہوجاؤ جو اس میں داخل ہو

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جائیں گے تو ان کے لئے وہ آگ گلزار بن جائے گی اور وہ صحیح و سالم رہیں گے اور سعادتمند ہوں گے اور جو کہا نہیں مانیں گے وہ رحمت الٰہی سے محروم رہیں گے انھیں حکم دیا جائے گا کہ اب دوزخ ہی میں داخل ہو جاؤ،وہ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ کیا تو ہمیں دوزخ میں بھیج رہا ہے ہم سن تکلیف کو دنیا میں نہیں پہنچے تھے جو عمل کرتے خدا وندعالم فرمائے گا''اب جب کہ میں نے خود تم کو حکم دیا تو تم نے اطاعت نہیں کی تو دنیا میں میرے رسولوں کی کیونکر اطاعت کرتے ؟(بحارالانوار ج۵ص۲۹۱)

مقام اعراف میں شفاعت کے بارے میں تحقیق

روایات معصومین میں جو روایات اعراف کے بارے میں نقل ہوئی ہیں ان میں سے ایک روایت امام جعفر صادق (ع) یہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:"اَلاَعْراٰفُ کُثْباٰن بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنّاٰرِ،فَیَقِفُ عَلَیْها کُلُّ نَبِیٍّ وَکُلُّ خَلِیفَةِ نَبِیٍّ مَعَ الْمُذنِبِینَ مِنْ اَہْلِ الزَّماٰنِ کَماٰ یَقِفُ صاٰحِبُ الْجَیْشِ مِنْ جُنْدِہِ"(تفسیر المجمع البیان ج۴ص۴۲۳)

ترجمہ:''اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل ہے جس پر ہر نبی اور ہر وصی نبی اپنے اپنے زمانے کے گناہ گار انسانوں کے ہمراہ کھڑے ہوں گے جس طرح فوجی افسر اپنے لشکر کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے،ایسے وقت میں جب خالص بندۂ مؤمن جنت میں چلے جائیں گے تو انبیاء و ائمہ اپنے اپنے گناہگار پیروکاروں سے کہیں گے دیکھا وہ لوگ کس طرح بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے گئے، جیسا کہ سورۂ اعراف کی آیت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔ (وَنَادَوْااَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهاوَهمْ يَطْمَعُونَ)ترجمہ: ''اہل بہشت اعراف والے سلام کر کے مبارک باد دیں گے جب کہ ابھی تک وہ خود داخل نہیں ہوئے ہوں گے اس کی آرزو میں ہوں گے۔''

پھر اعراف پر رکنے والے عذاب دوزخ میں جلتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہمیں ظالمین میں سے قرار نہ دے ،یہ وہی مفہوم ہے جو سورۂ اعراف کی آیت ۴۷ میں ملتا ہے (وَذَاصُرِفَتْ اَبْصَارُهمْ تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِقَالُوارَبَّنَالاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِين)پھر ائمہ اطہار دوزخی لوگوں سے کہیں گے کہ ذرا دیکھو کہ یہ وہی ہمارے گناہگار شیعہ ہیں جن کے بارے میں تم لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ رحمت پروردگار میں داخل نہیں ہو سکیں گے پھر ائمہ اطہار اپنے شیعوں سے کہیں گے کہ اب بغیر کسی خوف و ہراس کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔(تفسیر نور الثقلین ج۲ص۳۴)

دوسری روایت میں ہے کہ ابن کوا(جو کہ ایک نمبر کا منافق شخص تھا)نے ایک دفعہ حضرت علی (ع) سے سورۂ اعراف کی آیت ۴۶ کے بارے میں پوچھا کہ اعراف سے کیا مراد ہے تو حضرت نے جواب دیا:"وَ یحک یَابْنَ الْکَوّا! نَحْنُ نَقِفُ یَوْمَ الْقِیامَةِ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَمَنْ یَنْصُرُنَا عَرَفْنَاهُ بِسِیمٰاهُ فَاُدْخِلْنَاهُ الْجَنَّةَ ،وَمَنْ اَبْغَضَنَا عَرَفْنَاهُ بِسِیمٰاهُ فَاُدْخِلْنَاهُ النَّارَ'' (تفسیر مجمع البیان ج۴ص۴۲۳)ترجمہ:''افسوس ہے ابن الکواء تجھ پر ! ہم قیامت کے دن بہشت اور دوزخ کے درمیان اعراف نامی مقام پر کھڑے ہوں گے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اور جس نے دنیا میں ہماری مدد کی ہوگی اس کے چہرے سے اسے پہچان لیں گے اور اسے بہشت میں روانہ کریں گے اور جس نے دنیا میں ہم سے دشمنی رکھی ہوگی اس کو بھی چہرے سے پہچان کر اسے جہنم میں روانہ کریں گے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ ہم زیارت قائم آل محمد (عج) میں یوں پڑھتے ہیں "وَنَعْتَرِفُ بِاَنَّهِمْ شُفَعٰاءُ الْخَلاٰئِقِ اِذٰانُصِبَتِ الْمَوازِينَ فِي يَوْمِ الْاَعْرافِ'(بحارالانوار ج۱۰۲ص۱۱۶.)
ترجمہ:''یعنی ہم اعتراف کررہے ہیں کہ محمد آل محمد علیہم السلام اس وقت جب اعراف والے دن میزان اعمال نصب کیا جائے گا تو ہمارے شفیع ہوں گے۔'

شفاعت قرآن اور روایات کی روشنی میں

مسئلہ شفاعت اسلام کے مسلمہ امور میں سے ہے یعنی شفاعت گناہوں پر رغبت دلانے کا نام نہیں ہے بلکہ رحمت خدا سے ناامید ہونے والوں کو توبہ اور پشیمانی اور شفاعت کی امیدلانے کے ذریعے سے رحمت خدا کے بارے میں امید دلانے کا نام ہے تاکہ شفاعت کے ذریعے سے نجات پانے کی شرائط پوری ہوسکیں،قرآن مجید میں بھی مختلف مقامات پر اذنِ خدا کے ساتھ شفاعت کاحق خدا کے نیک بندوں کو حاصل ہونے کا ذکر موجود ہے اور شفاعت کے بھی کئ مقام ہیں دنیا ہیں،موت کے وقت ،موت کے بعد مگر قیامت سے پہلے ،قیامت میں مختلف مقامات پر،محشور ہوتے وقت ،مقام اعراف پر،پل صراط سے گزرتے ہوئے ،حوض کوثر کے کنارے ،بہشت یا دوزخ کے دروازے پر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وغیرہ البتہ یہ شفاعت امت کے گناہ گار لوگوں کے لئے ہے وگرنہ خالص کافر و مشرک لوگ اس شفاعت کو نہ پاسکیں گے البتہ خالص مؤمنین بغیر حساب و کتاب کے بہشت میں داخل ہوں گے ہاں انھیں بھی اپنے درجات میں اضافہ کرانے کے لئے شفاعت کی ضرورت پیش آئے گی۔

امام محمد باقر (ع) کا ارشاد ہے۔"نَحْنُ الْاَعْرافُ ،نَحْنُ صاحِبُ الْاَعْرافِ "یعنی ہم اعراف اور صاحب اعراف ہیں۔

امام علی (ع) کا ارشاد ہے۔"وَنَحْنُ اَصْحابُ الْاَعْرافِ اَنَا وَ عَمِّی وَ اَخِی وَابْنُ عَمِّی "یعنی ہم مقام اعراف کے حاکم ہیں اور میرے چچا اور میرے بھائی و چچازاد بھائی ،پھر حضرت فرماتے ہیں :"اَنَا قَسِیمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ وَ اَنَاصاحِبُ الْاَعْرافِ "یعنی میں ہی جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والااور صاحب امر ہوں۔(یہ سب روایات تفسیر نور الثقلین کی ج۲ ص۳۲سے ۳۴ میں ذکر ہیں)

کیاخوف کرناآتش دوزخ کامیدان حشر میں

جب جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والا سوائے علی کے کوئی نہیں میں نے سنا کہ مستانہ عاشق کہہ رہا تھا: قیامت کے دن سوائے علی کے کوئی نہ ہوگا

ایک سوال : یہ کہ قرآن میں بعض آیات ایسی ہیںجو شفاعت کا انکار کرتی ہیں مثلاً:

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۔(يَوْمَ لاَيَنْفَعُ مَال وَلاَبَنُونَ *اِلاَّمَنْ اَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ)(سورۃ شعراء آیت ۸۸۔۸۹)

ترجمہ:''قیامت کے دن مال و اولاد کچھ بھی کام نہ آئے گا مگر جو پاک قلب کے ساتھ پروردگار کی طرف آئے۔''

۲۔(فَاِذَانُفِخَ فِي الصُّورِفَلاَاَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلاَيَتَسَائَلُونَ)(سورۃ مؤمنون آیت ۱۰۱)

ترجمہ:''جب صور پھونکا جائے گا تو اس وقت ساری رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی اور آپس میں ایک دوسرے سے مدد کا سوال نہیں کریں گے۔''

۳۔(يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْئُ مِنْ اَخِيهِ *وَاُمِّهِ وَ اَبِيهِ *وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ)(سورۃ عبس آیت ۳۴تا ۳۶)

ترجمہ:''جس دن انسان اپنے بھائی سے اور ماں باپ اور بیوی بچوں سے فراری اختیار کرے گا۔''

جواب: یہ ہے کہ ان آیات سے جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ انسان کو مال و دولت اور اولاد و دیگر رشتہ دار اسے نجات نہیں دلا سکیں گے مگر یہ کہ وہ قلب پاک رکھتا ہو، تو جو لوگ قلب پاک رکھتے ہیں وہ تو بغیر شفاعت کے جنّت میں جائیں گے لیکن وہ مؤمنین جن کے قلب بالکل پاک نہیں ہوں گے وہ لوگ ہیں جو شفاعت سے ہمکنار ہو کر بہشت میں داخل ہوں گے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

مقام اعراف پر محمد وآل محمد علیہم السلام کا اپنے پیروکاروں کی شفاعت کرنا

امام جعفر صادق (ع) سے جب اعراف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"قائِم عَلَیْہِ مُحَمَّدوعَلِیّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَفاطِمَہَ وَخَدِیجَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلامُ ،فَیُنادُونَ اَیْنَ مُحِبُّونا ؟فَیُقْبِلُونَ اِلَیْھِمْ، فَیَعْرِفُونَھم بِاَسْمائِیھِمْ وَاَسْماءِ آبائِھِمْ ..."(کنزل الفوائد ص۸۹) ترجمہ:''مقام اعراف پر محمد و علی و حسن و حسین و فاطمہ و خدیجہ علیہم السلام کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ کہاں ہیں ہمارے محبّین،تو محبین ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے وہ اپنے پیروکاروں کو ان کے اور ان کے والد کے ناموں سے پہچان جائیں گے ،اور پھر اپنے شیعوں کو پل صراط سے گزار کر بہشت کی طرف روانہ کریں گے۔''

امام جعفر صادق (ع) سے اس طرح کا کلام سن کر سفیان بن مصعب نے یہ اشعار کہے:وَاَنْتُمْ وُلاۃُ الْحَشْرِ وَ النَّشْر والْجَزْاء---وَ اَنْتُمْ لِیَوْمِ المُفْزِعِ الْھوْلِ مَفْزَعُ

ترجمہ:''آپ لوگ حشر ونشر اور جزاء والے دن کے حاکم ہیں۔آپ لوگ اس وحشت ناک دن میں لوگوں کی پناہ گاہ ہیں۔''

وَاَنْتُمْ عَلَی الْاَعْرافِ وَھِیَ کَتائِب --مِنَ الْمُشْکِ رَیّاھا بِکُمْ یَتَضَوَّعُ ترجمہ:''آپ لوگ مقام اعراف پر کھڑے ہوں گے جس سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی۔اورآپ لوگوں کے ذریعے سے وہ خوشبو اطراف میں پھیل رہی ہوگی۔''(بحار الانوار ج۳۹ ص۲۲۵)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا پانچواں مرحلہ: مقام صراط و مرصاد کا ہے

قیامت کے سخت اور کٹھن ترین مراحل میں سے ایک مرحلہ پل صراط سے گزرنا ہے ،صراط یعنی وہ پل جو دوزخ کے اوپر نصب کیا گیا ہے جس سے سب کو گزرنا ہوگا اور اس میں بھی ایک مخصوص قسم کی گذرگاہ ہوگی جس کو مرصاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔

صراط کے لغوی معنی راستہ کے ہیں اور ہماری اصطلاح میں اس راستے کو کہتے ہیں جو دوزخ کے اوپر سے گذر کر بہشت کی طرف جانے کے لئے بنایا گیا ہے۔

پیغمبر اکرم (ص)کا ارشاد گرامی ہے :"اِنَّ عَلٰی جَهنَّمَ جِسْراً اَدَقَّ مِنَ الشَّعْرِ واَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ "(کنزل العمال ص۳۹۰۳۶)ترجمہ:''بیشک جہنم کے اوپر ایسا پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔''

امام جعفرصادق(ع)سے بھی روایت ہے"اَلْصِّراطُ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ"(بحار الانوار ج۸ ص۶۵)

ترجمہ:''صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔'

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

صراط کے بارے میں شیخ مفید کا نظریہ

ہمارے بڑے عالم دین شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ھ)صراط کے بارے میں یوں تحریر فرماتے ہیں ''صراط کے لغوی معنٰی راستے کے ہیں اسی لئے اسماء دین میں سے ایک نام صراط ہے کیونکہ یہ راستہ انعامات پروردگار اور ولایت علی و اولاد علی کی طرف لے جاتاہے جیسا کہ حضرت علی(ع) کا ارشاد ہے :"اَنَا صِرَاطُ اللہِ الْمُسْتَقِیْمِ وَ عُرْوَتُہُ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھا-"ترجمہ:''میں اللہ کی طرف لے جانے والا مستقیم راستہ ہوں اور میں اس کی محکم رسی ہوں جس سے جدا نہیں ہو جا سکتا ہے ،روایات میں ہے کہ پل صراط کے دائیں جانب رسول خدا (ص)اور بائیں جانب حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوں گے خدا کی طرف سے ان کو ندا آئے گی۔(اَلْقِیَاِفِی جَھنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیدٍ) (سورۂ ق آیت ۲۴)''ہر کافر و متکبر کو جہنم میں گرادو۔

کیونکہ روایات میں ہے کہ پل صراط سے صرف وہ گذر سکے گا جس کے پاس حضرت علی(ع) کی تحریر ہوگی اور پل صراط کے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہونے سے مراد یہ ہے کہ کفار کے پیر پل صراط پر ٹک نہیں پائیں گے کیونکہ قیامت کی وحشت ان پر اتنی زیادہ ہوگی کہ شدت خوف و ہراس کی وجہ سے اس پل سے عبور ہونے کے بجائے دوزخ میں گر جائیں گے۔(بحارالانوار ج۸ص۷۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

البتہ اس بات کی طرف بھی ہم لوگوں کو متوّجہ رہنا ہوگا کہ ''صراط''کا مسئلہ اسلام کے مہم ترین اعتقادات میں سے ہے اور مسئلہ معاد کا ایک جزہے یہاں تک کہ معصومین نے میت کے اوپر پڑھی جانے والی تلقین میں "وَالصِّرٰاطُ حَقّ "یعنی صراط برحق ہے۔کا جملہ پڑھے جانے کی تاکید فرمائی ہے اور ارشاد ہے "اِذٰا کٰانَ المَمَرُّ عَلَی الصِّراطِ فَالْعُجْبُ لِمٰاذا ''(بحار الانوار ج۶۹ص۱۰)ترجمہ:''جب پل صراط سے گزرنا برحق ہے تو غرور و تکبر کیسا ؟

صراط قرآن کی نگاہ میں

قرآن مجید میں کلمہٗ صراط ۴۰ مرتبہ سے زیادہ استعمال ہوا ہے اورا کثرلفظ مستقیم کے ساتھ استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۂ حمد میں روزانہ پنجگانہ نماز میں پڑھتے ہیں (اہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ)''یعنی ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ؛ صراط مستقیم سے مراد قرآن میں وہی دین اسلام ہے جو ولایت علی و دیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ہمراہ ہو کیونکہ صراط بھی دو قسم کے ہیں ایک صراط مستقیم (جس کا ذکر گزرا)دوسرا صراط غیر مسقتیم (یعنی گمراہ لوگوں کا راستہ ، شیطانی راستہ)

امام جعفرصادق(ع)ارشاد فرماتے ہیں :''صراط دو طرح کا ہے ایک صراط دنیا اور دوسرا صراط آخرت ،صراط دنیا سے مراد امامت ہے جن کی اطاعت واجب ہے جو اپنے وقت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کے امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کرے گا تو وہ آخرت کے پل سے بھی گذر جائے گا ورنہ لرز کر دوزخ میں گر جائے گا۔''(معانی الاخبار شیخ صدوق ص ۱۳ ،بحار الانوار ج۸ س ٦٦)

قرآن مجید اس سلسلے ہیں ارشاد فرماتا ہے :وَاِنْ مِنْکُمْ اِلاَّوَارِدُھاکَانَ عَلَی رَبِّکَ حَتْمًا مَقْضِیًّا*ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِینَ اتَّقَوْاوَنَذَرُالظَّالِمِینَ فِیھاجِثِیًّا)(سورۂ مریم آیت ۷۱۔۷۲)

ترجمہ:''تم سب کے سب اپنے پروردگار کے حتمی فیصلے کے تحت جہنم میں داخل ہوگے پھر صاحبان تقویٰ کو نجات دی جائے گی اور ظالمین کو زانوکے بل ذلّت کے ساتھ بیٹھا چھوڑدیا جائے گا ،البتہ یہاں جہنم میں داخل ہونا مراد نہیں ہے بلکہ جہنم کے اوپر سے گزاراجانا ہے پل صراط کے ذریعے جو جہنم پر نصب ہوگا جس سے گذر کر لوگ بہشت کی طرف جائیں گے جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص)سے روایت ہے "اَلْوُرُودُ الْمَمَرُّ عَلَی الصِّراطِ"یعنی ورود سے مراد صراط سے گزاراجانا ہے، بعض مفسرین نے خود جہنم میں تمام لوگوں کو داخل کئے جانے کے معنٰی کئے ہیں مگر اس تفسیر کے ساتھ کہ جہنم کی آگ مؤمنین کے لئے گلزار (جس طرح ابراہیم کے لئے ہوئی) اور کفار کے لئے عذاب ہوگی۔(تفسیر ابوالفتوح ، تفسیر فخر رازی ،نور الثقلین .مزید معلومات کے لئے رجوع کریں : سورۂ یٰس آیت ٦٦، سورۂ صافات ،آیت ۲۳۔۲۴)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

مرصاد کیا ہے؟

لفظ مرصاد ''رصد''سے ہے جس کے معنیٰ ''کمین''کے ہیں یعنی وہ آخری راستہ جس سے گزرے بغیر کوئی چارہ نہ ہو گویا ''مرصاد ''وہی ٹھکانہ ہے جہاں مجرم پھنس جائے گا باالفاظ دیگر پل صراط کا دوسرا نام مرصاد ہے سورۂ نباء کی آیت ۲۱ و ۲۲میں یوں ارشاد ہوا:(اِنَّ جَهنَّمَ کَانَتْ مِرْصَاداً *لِلطَّاغِینَ مَآباً)ترجمہ:''جہنم وہ آخری ٹھکانہ ہے جو سرکش لوگوں کی جگہ ہے۔''

مرصاد روایات کی روشنی میں

۱۔پیغمبر اکرم (ص)کاارشاد گرامی ہے ''روح الامین جبرئیل (ع) نے مجھے خبردی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تمام گزشتہ و آئندہ کے انسانوں کو جمع کرے گا اور جہنم کو حاضر کر کے اس پر تین قسم کے پل قرار دے گا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوں گے پہلا پل امانت داری ،رحمت، محبت کا ہوگا دوسرا پل نماز کا اور تیسرا پل عدالت ِپروردگار کا، لوگوں کو ان تینوں پلوں سے گزر نے کا حکم ہوگا، جن لوگوں نے امانت داری اور رشتہ داروں کے حقوق میں کوتاہی کی ہوگی وہ پہلے پل سے ہی گزر نہیں سکیں گے اور اگر اس سے گزر گئے تو اگر نماز میں کوتاہی کی ہوگی تو دوسرے پل سے نہیں گزر سکیں گے اور اس سے بھی گذر گئے توآخری پل عدالت الٰہی سے گزرنا ہوگا یہی معنیٰ ہیں(اِنَّ رَبَّکَ لَبِا لْمِرصَاد) (سورۂ فجر آیت ۱۴،الروضۃ الکافی ص ۳۱۲)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔حضرت علی(ع) نے فرمایا:"وَلَئِنْ اَمْهلَ اللهُ الظّالِمَ فَلَنْ يَفُوتَ اَخْذُهُ، وَهوَ لَهُ بِالْمِرْصٰادِ عَلٰى مَجٰازِ طَرِيقِهِ"(نہج البلاغہ ۹۶۰)ترجمہ:''اگر خدا نے ظالمین کو مہلت دی ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ وہ اس کی قدرت و عدالت سے خارج ہیں بلکہ وہ جہاں بھی جائیں اسی کے دائرہ ٔ قدرت ہیں میں ،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرصاد سخت ترین گزرگاہ ہے جس سے گزر نا بہت ہی مشکل ہوگا۔''

۳۔امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:"اَلْمِرْصٰادُ قَنْطَرَة عَلَى الصِّراطِ لايَجُوزُ ها عَبْدٍ بِمَظْلَمَةِ عَبْدٍ"(تفسیر مجمع البیان ج۱۰ ص۴۸۷)

ترجمہ:''مرصاد دوزخ کے اوپر سے گزرنے والا پل ہے جس سے وہ لوگ جن کی گردن پر کسی بھی شخص کا حق ہوگا وہ اس سے نہیں گزر سکیں گے۔''

۴۔ابن عباس سے آیت (اِنَّ رَبَّک لَبِاالْمِرْصٰادِ)کی تفسیر نقل ہے ''دوزخ کے اوپر سے گزرنے والے پل پر سات چیک پوسٹیں ہوں گی پہلی پر وحدانیت ِپروردگار کے بارے میں سوال ہوگا اگر اس کا جواب صحیح دیا تو آگے جانے کی اجازت ہوگی اسی طرح دوسری پر نماز کا سوال ، تیسری پر زکوۃ کا سوال،چوتھی پر نماز کا سوال ،پانچویں پر حج کا سوال چھٹی پر حج کے عمرہ کا سوال ،اور ساتویں پر حقوق الناس کا سوال ہوگا اگر انسان نے ان تمام سوالوں کے صحیح جواب دیدیئے تو بہشت کی طرف بھیج دیا جائے گا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۵۔رسول خدا (ص) نے فرمایا: ''جبرئیل (ع) نے مجھے آکر خبر دی کہ سب سے پہلے اے محمد (ص) ! آپ نور خدا کے تحت پل صراط سے گزر جائیں گے اور پھر تمہارے نور کے سائے میں علی اور نور علی کے سائے میں تمہاری امت پل صراط سے گزر جائے گی اس کے علاوہ اس دن کوئی نور نہیں ہوگا جو اس سے گزر سکے ۔(بحار الانوار ج۸ص۶۹،ج۳۹ص۲۰۲)

۶۔رسول خدا (ص)نے فرمایا:"اِذٰامَرَّ المُؤْمِنُ عَلَی الصِّراطِ طُفِئَتْ لَھبُ النِّیرانِ وَیَقُولُ:جُزْیٰا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُورَکَ قَدْ اَطْفَأَ لَھبِی"(بحار الانوار ج۹۲ص۲۵۸،وج۸ص۲۴۹، تفسیر نور الثقلین ج۳ص۳۵۴)

ترجمہ: ''جب مؤمن پل صراط سے گزرے گا تو جہنم کی آگ بجھنے لگے گیاور اس باایمان انسان سے جہنم کہے گی جلدی سے مجھ پر سے گزر جاؤ کہ تمہارا نور میرے شعلوں کو بجھائے دے رہا ہے اور کفّار جب اس پل سے نہیں گزر سکیں گے تو اپنے اپنے زمانے کے نبیوں کو پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم لوگ آپ کے دور میں زندگی نہیں گزارا کرتے تھے تو وہ نبی اس طرح سے ان کا جواب دیں گے:قَالُوا بَلَی وَلَکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّی جَاءَ اَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُورُ...) ہاں کیوں نہیں تم لوگ ہمارے ساتھ زندگی گزارا کرتے تھے مگر تم لوگوں نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور اپنے زمانے کے نبی کی موت کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہر چیز میں شک کیا کرتے تھے تمہاری لمبی لمبی آرزوں نے تمہیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ حکم خدا آ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پہنچا اور شیطان نے تمھیں مغرور بنا کر دھوکہ دیا اب تمہارا ٹھکانہ یہی جہنم ہے ،صرف مؤمنین ہوں گے جو اس دن نجات پا سکیں گے۔(سورۃ حدید آیت ۱۴ بحار الانوار ج۶۰ص۲۶۰)

۷۔شیخ طوسیاپنی کتاب امالی میں انس بن مالک سے سورۂ صافات کی آیت ۲۳۔۲۴ کی تفسیر میں پیغمبر اکرم (ص) کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:"اِذٰا کٰانَ یَوْمُ الْقِیٰامَةِ وَ نُصِبَ الصِّراطُ عَلٰی جهنَّمَ لَمْ یجُزْعَلَیْهِ اِلَّامَنْ مَعَهُ جواز فِیْهِ وِلایَةُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیطالِبٍ،وَ ذٰلک قَوْلُهُ تَعٰالٰی: (وَقِفُوهمْ اِنَّهمْ مَسْؤلُونَ)یعنی عَنْ وِلایَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیطالِبٍ "(بحار الانوار ج۳۹ص۱۹۶، تفسیر نور الثقلین ج۴ص۴۰۱)ترجمہ:''جب قیامت برپا ہوگی اور دوزخ پر پل صراط نصب کیا جائے گا تو اس پل سے کوئی بھی گزر نہیں‌سکے گا مگر یہ کہ جس کے پاس ولایت علی کا پروانہ ہوگا یہی معنٰی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ''انھیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا ''یعنی ولایت علی ابن ابی طالب کے بارے میں۔

۸۔عبد اللہ بن عباس (یَوْمَ نَدْعُو کُلَّ ٔنَاسٍ بِمَامِہِمْ)(سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۱)کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ جب قیامت برپا ہوگی تو خدا چراغ ہدایت ائمہ اطہار جیسے امیر المؤمنین علی وحسن وحسین علیہم السلام کو بلائے گا اور کہے گا "جوّزُوا الصِّراطَ اَنْتُمْ وَ شِیْعَتُکُمْ وَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسابٍ "یعنی تم اور تمہارے شیعہ بغیر حساب وکتاب کے پل صراط سے عبور کر جاؤ پھر گمراہ کرنے والے رہنماؤں کو طلب کرے گا اور کہے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

گا کہ تم لوگ بھی اپنے پیروکاروں کو لے کر بغیر حساب وکتاب کے دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔(معجم طبرانی نے بحار کی ج ۸ ص ۱۵۴ سے نقل کیا ہے)

چند سوالات کے جوابات

سوال ۱:پل صراط سے کس طرح لوگوں کا گزر ہوگا؟

جواب :لوگوں کاپل صراط سے گذر ان کے ایمان و عمل کے لحاظ سے ہوگا

اس سلسلے میں ہم آپ کے لئے چند روایات پیش کرتے ہیں۔

۱۔ابن مسعود نے رسول خدا (ص) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: "یَرِدُ النَّاسُ النَّارَثُمَّ یَصْدُّونَ بِاَعْمٰالِھِمْ فَاَوَّلُھم کَلَمْعِ الْبَرْقِ ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیحِ، ثُمَّ کَحَضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ کَالرَّاکِبِ،ثُمَّ کَشَدِّ الرَّجُلِ،ثُمَّ کَمَشْیِہِ۔"(تفسیر مجمع البیان ج۶ص۵۲۵)

ترجمہ:''تمام لوگوں کو دوزخ کے اوپر سے گزارا جائے گا پھر لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے اس سے گزریں گے ،بعض بجلی کی مانند گزر جائیں گے، بعض اس سے ہلکی مقدار میں گزریں گے تیز ہوا کی مانند ،بعض بھاگنے کے انداز میں بعض لوگ گھوڑے پر سوار اور بعض لوگ پیدل اس پل سے گزریں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔امام جعفر صادق(ع) سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا:"مِنھم مَنْ یَمُرُّ مِثْلَ عَدْوِالْفَرَسِ وَمِنْھم مَنْ یَمُرُّ حَبْواً ،وَمِنْھم مَنْ یَمُرُّ مَشْیاً،وَمِنْھم مَن یَمُرُّمُتَعَلِّقاً قَدْ تَأْخُذُ النَّارُ مِنْہُ شَیْئاً وَ تَتْرُکُ شَیْئاً۔"(امالی صدوق مجلس ۳۳،کنزل العمال ح۳۰۹۳۶)

ترجمہ:''پل صراط سے بعض لوگ بجلی کی مانند گزرجائیں گے ،بعض بھاگ کر گزریں گے ،بعض دوزانو ہو کر گزریں گے ،بعض سینے کے بل ہو کر گزریں گے، بعض اسی پر آویزاں ہو جائیں گے ،بعض دوزخ میں گر جائیں گے۔''

۳۔ابن عباس سورۂ تحریم کی آیت ۸ کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ خداوند عالم پل صراط کو مؤمنین کے لئے وسیع اور منافقین و کافرین کے لئے تنگ کردے گا اور حضرت علی(ع) و فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا دونوں اپنی اپنی مخصوص سواریوں پر ستر ہزار حوروںکے سائے میں بجلی کی مانند پل صراط سے گزر جائیں گے۔(بحار الانوار ج۸ ص۶۷)

۴۔پیغمبر اکرم (ص) سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: فَنَاجٍ مُسَلَّمٍ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَطْرُوحٌ فِیھا۔''(کنزل العمال ح۳۹۰۳۴)ترجمہ:''پل صراط سے گزرنے والے تین قسم کے گروہ ہوں گے ایک گروہ نجات یافتہ ہوگا جو جلدی سے گزر جائے گا،دوسرا گروہ گناہ گاروں کا ہوگا جو پل صراط پر رہ جائیں گے اور تیسرا گروہ ایسا ہوگا جو دوزخ میں گرجائے گا،بیشک ایسے وقت کو یاد کر کے پیغمبر اکرم (ص) کی یہ مشہور و معروف دعا یاد آتی ہے "اَللّٰھمَّ لَا تَکِلْنا اِلٰی اَنْفُسِنا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

طَرْفَةُ عَيْنٍ اَبَداً لَاَفِي الدُّنْيا وَلَا فِي الْآخِرَةِ "یعنی اے ہمارے پروردگار ہمیں ہمارے حال پر ایک لمحہ کے لئے بھی دنیا و آخرت میں تنہا نہ چھوڑنا۔

سوال ۲:پل صراط کی مقدار و مسافت کتنی ہوگی ؟

جواب :جو بات روایات سے مسلّمہ طور پر ثابت ہے وہ یہ کہ پل صراط جہنم کے اوپر نصب کیاجائے گا اور کیونکہ جہنم کی مسافت کو معین نہیں کیا جاسکتا ہے اسی طرح پل صراط کی مسافت کو بھی معین نہیں کیا جاسکتا ہے ہاں سورۂ بلد کی آیت ۱۱ (فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ) کی تفسیر میں جو حدیث پیغمبر اکرم (ص) سے نقل ہوئی ہے وہ یہ کہ صراط سے گزرنا نہایت دشوار ہوگا بعض کے لئے ہزار سال کی مسافت کے برابر اور بعض کے لئے تین ہزار سال کی مسافت کے اور بعض کے لئے ممکن ہے تیس ہزار سال کی مسافت کے برابر ہو۔(بحارالانوار ج۸ ص۲۶،ج۶۰ص۲۶۰)

سوال ۳:پل صراط کے باریک اور تیز ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب :اس سوال کا جواب کئی طرح سے دیا گیا ہے۔

۱۔اس سے مراد دشواری سے گزرنا ہے۔(شیخ مفید)

۲۔یعنی وہ پل ہرگز خطا نہیں کرے گا لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے حرکت دے گا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔وہ کفار و منافقین کے لئے تیز اور باریک ہوگا،مؤمنین کے لئے وسیع ہوگا کیونکہ پہلے گروہ کے لئے دوزخ کا راستہ اور دوسرے گروہ کے لئے بہشت کا راستہ ہوگا لہٰذا جو دنیا میں دین کے مسئلے میں جتنا زیادہ محتاط ہوگا اتنی جلدی سے وہ پل صراط سے گزر جائے گا۔

۴۔اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سیدھا ہوگا اس میں کسی قسم کا انحراف نہیں ہو گا۔

سوال ۴:پل صراط سے لوگوں کا گزرنا مختلف طریقوں سے کیوں ہوگا؟

جواب: جیسا کہ یہ بات گزر چکی کہ پل صراط معاد کا ایک حصہ ہے اسی طرح نیک و بُرے اعمال کا گویا نتیجہ ہے جیسا کہ امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے:صراط دوقسم کے ہیں ایک صراط دنیا دوسرا صراط آخرت ،صراط دنیا سے مراد امامِ وقت ہے جس کی اطاعت واجب ہے جس نے اس امام کی معرفت حاصل کی اور اس کی راہ پر چلا وہی پل صراط سے باآسانی گزرجائے گا۔(معانی الاخبار (شیخ صدوق)ص۲۸)

امام حسن عسکری (ع) سے نقل ہے ''صراط دو طرح کے ہیں ایک صراط دنیا دوسرا صراط آخرت صراط دنیا سے مراد افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راستہ ہے جیسا کہ معصوم کا فرمان بھی ہے''خَيْرُ الْاُ مُورِ اَوْسطها''یعنی بہترین امر درمیانی رویّہ ہے ،اور صراط آخرت سے مراد وہی صراط مستقیم ہے جس پر چلتے ہوئے مؤمنین بہشت میں جائیں گے ۔(بحار الانوار ج۲۴ص۹،ج۸ص۶۹) بیشک صراط آخرت دنیا کے ہی اعمال وافکار کا نتیجہ ہے مثلاً اگر ہم اس دنیا میں اپنے اعمال و افکار کو علی و اولاد علی کی سیرت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کے تحت مکمل طور پر اپناتے ہوئے صحیح انجام دیتے تو پل صراط سے جلدی سے گزر جائیں گے وگرنہ اس سے گزرنے میں مشکل پیش آئے گی۔

سوال ۵:پل صراط پر کتنا عرصہ روکاجاىء گا ؟

جواب :روایات کے مطابق پل صراط پر پانچ مقامات پر روکا جائے گا اور ہر مقام پر روکا جانا ایک سال کی مدت کے برابر ہوگا بلکہ امام جعفرصادق (ع) نے فرمایا:"اِنَّ فِي الْقيامَةِ خَمْسينَ مَوْقِفاً كُلُّ مَوْقِفٍ مِثْلُ اَلْفَ سَنَةٍ ممّا تَعُدّونَ "یعنی قیامت کے دن پچاس چیک پوسٹیں ہوں گی اور ہر چیک پوسٹ پر رکنا ہزار سال کی مقدار کے برابر ہوگا وہ سال جن کو تم لوگ شمار کرتے ہو پھر امام نے سورۂ سجدہ کی آیت ۵ کے اس جملے کی تلاوت کی (...فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُہُ ـلْفَ سَنَةٍ...)''یعنی ایسے دن میں جس کی مقدار ہزار سال کے برابر ہوگی۔(تفسیر نور الثقلین ج۴ص۲۲۲)

صراط کے مسئلے میں حضرت علی (ع) کے دوافتخار

رسول خدا (ص)حضرت علی (ع) کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: "وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَجوزُ الصِّراطَ مَعِي و اِنَّ رَبّي عَزَّوَجَلَّ اَقْسَمَ بِعِزَّتِہِ اَنَّہُ لايَجوزُ عَقَبَةَ الصِّراطِ اِلاَّ مَنْ مَعَہ بَرائَة بِوِلايَتِک وَوِلايَةِ الْا ئِمّةِ مِنْ وُلْدِک-"(عیون اخبار الرضاج۱ص۳۰۴)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ترجمہ:'' اے علی !تم پہلے شخص ہو جو میرے ساتھ پل صراط سے گزروگے میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھا کر مجھ سے فرمایاہے کہ وہ کسی کو بھی پل صراط سے گزرنے نہیں دے گا جب تک اس کے پاس ولایت علی واولاد علی کا پروانہ نہوگا۔

اس حدیث میں حضرت علی (ع) کے پل صراط کے بارے میں جو دو امتیاز ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔وہ سب سے پہلے شخص ہیں جو پیغمبر اکرم (ص)کے ہمراہ پل صراط سے گزریں گے۔

۲۔خدا نے ان کی اور ان کی اولاد کے بارے میں قسم کھائی ہے کہ جب تک کسی کے پاس ان کی محبت اور اطاعت کا پروانہ نہیں ہوگا وہ پل صراط سے گزر نہیں سکتا ہے۔

حضرت علی(ع) کا صراط کے بارے میں لوگوں کو ہوشیار کرنا

۱۔حضرت علی (ع) اپنے خطبہ میں لوگوں کو یوں ہوشیار کرتے ہیں: "وَاعْلَمُوا اَنَّ مَجازَكُمْ عَلَى الصِّراطِ مَزالِقُ دَحْضِهِ ،وَاَهاوِيلُ زَلَلِهِ وَ تاراتُ اَهوالِهِ -"(نہج البلاغہ خ۸۳)ترجمہ:''جان لو کہ پل صراط سے گزرنا بڑا سخت اور لرزہ برا ندام ہوگا طرح طرح کی وحشت اور گزرنے میں خطرات زیادہ ہوں گے۔''

۲۔ایک دفعہ حضرت علی (ع) مسجد سہلہ کے کنارے کوفہ کے بیابان میں کھڑے یوں ارشادفرماتے ہیں:"فَيا سَوْاَتاهُ غداً مِنَ الْوُقوفِ بَيْنَ يَدَيْکَ اِذا قيل لِلْمُخِفّينَ جُوزوُا وَلِلْمُثْقِينَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حُطُّوا ،فَمَعَ الْمُخِفِّينَ اَجُوزُاَمْ مَعَ الْمُثْقِلِينَ اَحُطُّ"(بحارالانوار ج۱۰۰ص۴۴۴) ترجمہ:''ہائے افسوس قیامت کے دن تیرے سامنے کھڑے ہونے پر جب ہلکے گناہ والوں سے کہا جائے گا کہ پُل صراط سے گزرو پھر سنگین گناہ والوں سے کہا جائے گا کہ جہنم میں گر جاؤ،کیا میں ہلکے گناہ والوں میں سے ہوں کہ پُل صراط سے گزر سکوں یا سنگین گناہ والوں میں سے کہ جہنم میں گر جاؤں۔''

امام جعفر صادق(ع) کا ارشاد گرامی ہے "اَلافَحاسِبُوا اَنْفُسِكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحاسَبُوا فَاِنَّ فِى الْقِيامَةِ خَمْسِينَ مَوْقِفاً"ترجمہ:''آگاہ ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم سے حساب و کتاب لیا جائے اپنا محاسبہ کر لو،بیشک قیامت میں پچاس چیک پوسٹیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک ہزار سال کے برابر ہے۔''

سوال ۶: بہشتی لوگوں کو کیوں جہنم پر سے گزاراجائے گا ؟

جواب :دراصل بہشتی لوگو ں کو دوزخ پر سے گزارے جانے کا ایک فلسفہ ان کو جہنم اور اس کے عذاب کا مشاہدہ کرانا ہے تاکہ وہ لوگ بہشتی نعمتوں کا دوزخی عذاب سے مقابلہ کرکے زیادہ سے زیادہ لذت حاصل کریں جیسا کہ کہا جاتا ہے ''تُعْرَفُ الْاَشْيائُ بِاَضْدادِ ھا ''ہر چیز کو اس کی متضاد کے ذریعے سے بہتر پہچانا جاتا ہے،اور بہشتی لوگ اتنی جلدی سے پل صراط سے گزر جائیں گے کہ دوزخ کی آگ انھیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

دوسرا فلسفہ ان کو گزارنے کا یہ ہے کہ دوزخی لوگ ان کو حسرت سے دیکھیں گے اور کہیں گے کہ کاش ہم نے بھی دنیا میں ان جیسے عمل کئے ہوتے تو ان کی طرح خوش وخرم بہشت میں جارہے ہوتے لہٰذا ان کا یوں حسرت کرنا سب سے بڑی روحانی تکلیف ہوگی۔

علامہ طبرسیلکھتے ہیں کہ بعض روایات کے مطابق کسی کو بہشت میں نہیں لے جایا جائے گا مگر یہ کہ اسے دوزخ پر سے گزاراجائے گا تاکہ وہ خدا کی نعمتوں اور فضل کی قدرو قیمت جانے اور خوش ہو اسی طرح کسی کو بھی دوزخ میں نہیں لے جایا جائے گا مگر یہ کہ بہشتی نعمتوں کا اسے مشاہدہ کرایا جائے گا تاکہ اسے زیادہ حسرت ہو اور تکلیف پہنچے۔(تفسیر مجمع البیان ج٦ ص٥٢٦)

سوال ۷:پل صراط سے جلدی گزرجانے کی کیا وجہ ہے ؟

جواب: واضح سی بات ہے کہ جب انسان پر گناہوں کا بوجھ نہیں ہوگا تو ہلکا ہونے کی صورت میں پل صراط سے جلدی گزرجائے گا ،اورجیسا کہ متعدد روایات سے جو مطلب سامنے آتا ہے وہ یہ کہ پل صراط سے باآسانی گزر جانے کے اسباب میں سب سے پہلا سبب محبت علی(ع) و اولاد علی ہے ،دوسرا سبب نماز ہے ، تیسرا سبب امانتداری ہے، چوتھا سبب ماہ رمضان کے روزے ،پانچواں سبب اچھا اخلاق ،اس کے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بعد تمام محرمات سے اجتناب اور تمام واجبات کی ادائیگی ہے لہٰذا اس مطلب کی وضاحت کے لئے ہم مندرجہ ذیل روایات پیش کرتے ہیں۔

پہلا سبب :پل صراط سے جلدی گزرجانے کا (ولایت علی ابن ابی طالب ں)

ا۔پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا:''لِکُلِّ شَیٔ ٍ جَواز وَجَوازُ الصِّراطِ حُبُّ عَلِیّ بْنِ اَبی طالِبٍ عَلَیْہِ السَّلاٰمُ ''یعنی ہر جگہ سے گزرنے کا ایک اجازت نامہ ہوتاہے اور پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ دوستیٔ علی ابن ابی طالب ہے۔(بحار الانوار ج۳۹ص۲۰۲)

۲۔پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"لایَجُوزُ اَحَد الصِّراطِ اِلاّٰ وَلَہُ بَرائَة بِولایَتِہِ وَوِلایَةِ اھلِ بَیْتِہِ یُشرِفُ عَلَی الْجَنَّةِ ویُدْخِلُ مُحِبّیہِ الْجَنَّةَ وَ مُبْغِضِیہِ النّارَ۔ "(بحار الانوار ج۳۹ ص۲۰۳)ترجمہ:''کوئی بھی پل صراط سے گزر نہیں‌سکے گا جب تک دوستیٔ علی و آل علی علیہم السلام نہ رکھتا ہوگا بیشک علی ابن ابی طالب بہشت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے اپنے محبین کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں روانہ کریں گے۔''

۳۔پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا:"اَلاٰوَمَنْ اَحبَّ عَلیّاًمَرَّعَلَی الصِّراطِ کَالْبَرْقِ الْخاطِفِ۔''ترجمہ:''آگاہ ہوجاؤ کہ جو بھی علی ابن ابی طالب سے دوستی رکھتا ہے وہ پل صراط سے بجلی کے جھٹکے کی مانند گزرجائے گا۔

(بحار الانوار ج۶۸ص۱۲۵،وج۷۲ص۱۱۵،وج۷ص۲۲۲)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"اَثْبتُکُمْ قَدَماً عَلَی الصِّراطِ اَشَدُّکُمْ حُبّاًلِاَھلِ بَیْتِي۔''ترجمہ:''تم میں سے اس شخص کے قدم پل صراط پر ثابت رہیں گے جو سب سے زیادہ میرے اہل بیت سے محبت رکھتا ہوگا۔''

دوسرا سبب: (نماز ہے)

ا۔پیغمبر اکرم(ص)نے ارشاد فرمایا:"فَاِذاکٰانَ یَوْمُ الْقیامۃِ کانَتِ الصَّلاۃُ ...جَوازاً عَلَی الصِّراطِ وَمِفْتاحاً لِلْجَنَّۃِ"(بحار الانوار ج۸۲ ص۲۳۲)ترجمہ:''جب قیامت برپا ہوگی تو نماز پل صراط سے جلدی گزرجانے کا سبب ہوگی اور نماز بہشت کی کنجی ہے۔''

۲۔پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا:''جو شخص بھی شب جمعہ نماز مغرب و عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز دودورکعت کر کے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ توحید (قُل ھوَاللّٰہُ اَحَد)پڑھے تو قیامت کے دن پل صراط پر میں اس سے مصافحہ کروں گا اور جس سے اس دن ہیں مصافحہ کروں گا اس کو پل صراط سے باآسانی گزارنے کے علاوہ اس کے حساب و کتاب کے آسان ہونے میں بھی اس کی مدد کروں گا۔(بحارالانوار۸۹ ص۳۲۵)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"مَنْ حافَظَ عَلَى الْجَماعَةِ حَيْثُ ماكانَ مَرَّ عَلَى الصِّراطِ كَالْبَرْقِ اللاّمِعِ فِي اَوَّلِ زُمْرَةٍ مَعَ السّابِقينَ وَوَجْههُ اَضْوءُ مِنَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔"ترجمہ:''جو شخص نماز جماعت کا پابند ہوتو پل صراط سے بجلی کی مانند گزرجائے گا سب سے پہلے گروہ کے ساتھ اس حالت میں کے اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔(بحار الانوار ج۸۸ ص۳)

تیسرا سبب :(روزہ ہے)

پیغمبر اکرم (ص)نے ماہ رمضان کے روزوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:جب بھی تم میں سے کوئی ماہ رمضان کے پورے روزے رکھ چکتا ہے تو "كَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَكُمْ بَراءَةً مِنَ النّارِ وَ جَوازاً عَلَى الصِّراطِ۔"ترجمہ:''یعنی اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ سے نجات اور پل صراط سے گزرناجانا لکھ دیتا ہے۔''(بحارالانوار ج۹۶ ص ۳۵۵)

شیخ عباس قمی اپنی کتاب منازل الآخرہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''جو کوئی ماہ رجب میں چھ روزے رکھتا ہے وہ قیامت کی سختیوں سے محفوظ رہے گااور پل صراط سے باآسانی گذر جائے گا۔'' (منازل الاخرہ ص ۱۱۳)

امام جعفر صادق (ع) نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا:''جو کوئی رجب کے آخری مہینے میں دو روزے رکھتا ہے وہ پل صراط سے باآسانی گذر جائے گا۔'' (بحارالانوار ج۹۷ ص ۳۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

چوتھا سبب: (امانتداری و صلۂ رحم)

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"حافتَا الصّراطِ یَوْمَ الْقیامَةِ اَلْاَمانَةُ وَالرّحِمُ ..."

ترجمہ:''قیامت کے دن پل صراط سے گزرنے سے بچانے والے دو سبب ہیں، ایک امانتداری دوسرا صلۂ رحمی ہے۔''(بحارالانوار ج۷۴ص۱۰۵)

پانچواں سبب: (نیک اخلاق)

پیغمبر اکرم (ص) نے ماہ رمضان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں ماہ رمضان کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا:"یا اَیُّهاالنّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْکُمْ فِی هذا الشَّهْرِ خُلْقُهُ کانَ لَهُ جَوازاً عَلَی الصِّراطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیهِ الْاَقْدامُ۔"(عیون اخبار الرضا ج۱ص۲۹۶)

ترجمہ:''اے لوگوں! تم میں سے جس نے بھی اس مہینے میں اپنا اچھا اخلاق رکھا تو اس کا انعام اس وقت پل صراط سے باآسانی گزر جانا ہوگا جب لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔''

چھٹا سبب: (زیارت امام رضا(ع))

امام رضا (ع) کا ارشاد گرامی ہے ''جو بھی اپنی دوری کے باوجود میری زیارت کو آئے گا تو میں تین مواقع پر اس سے ملنے آؤں گا اور اس کی مدد کروں گا، ا۔جب اس کے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

نامۂ اعمال کو اسے دیا جائے گا ،۲۔پل صراط پر،۳۔میزان کے وقت۔ (عیون اخبار الرضا ج۲ص۲۵۵)

ساتواں سبب : (۲۳ویں کی شب بیداری)

امام محمد باقر اپنے ایک کلام میں ماہ رمضان کی ۲۳ ویں کی شب بیدار رہنے کی فضیلت کو یوں بیان کرتے ہیں"وَیَکْتُبُ لَهُ بَرائَة مِنَ النّارِوَجَوازعَلَی الصِّراطِ."

''یعنی اس کے نامۂ اعمال میں آتش جہنم سے نجات اور پل صرا ط سے باآسانی گزرجانا لکھ دیا جاتا ہے۔'' (بحارالانوار ج۹۷ص۱۶۸)

آٹھواں سبب : (نمازوں کا بلند آواز سے پڑھنا)

امام حسن مجتبیٰ (ع) نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ یہودیوں نے پیغمبر اسلام (ص)کی خدمت میں آکر سوال کیا کہ آپ صبح ،مغرب ،عشاء کی نماز بلند آواز سے کیوں پڑھتے ہیں توآپ نے فرمایا:''کیونکہ ان نمازوں کی جتنی آواز بلند ہوتی ہے اتنا ہی خداوندعالم ان لوگوں کو جہنم کی آگ سے دور ،پل صراط سے باآسانی گزرنے اور بہشت میں داخلے کی خوشخبری دیتا ہے۔'' (بحار الانوار ج۸۵ص۷۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

نواں سبب : (پیغمبر اکرم (ص) پر درود بھیجنا)

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "اَکْثِرُوا الصَّلاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلاۃَ عَلَیَّ نُورٌ فِی الْقَبرِ،وَنُور عَلَی الصِّراطِ،وَنُورٌ فِی الْجَنَّۃِ۔" (بحار الانوار ج۹۴ ص۷۰)

ترجمہ: ''مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا نورانیت قبر اور پل صراط پر نورانیت اسی طرح جنت میں لے جانے کی نورانیت کا سبب بنتا ہے۔''

دسواں سبب : (ضرورتمندلوگوں کی ضرورت کو صاحبان اختیار افراد سے بیان کرنا)

امام محمد باقر (ع) اپنے اجداد سے نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَبْلَغَ سُلْطاناً حاجَۃَ مَنْ لایَسْتَطیعُ اِبلاغَھا ثَبَّتَ اللّٰہُ قَدَمَیْہِ عَلَی الصِّراطِ یَوْمَ الْقِیامَۃِ۔" ترجمہ: ''جو کوئی کسی ضرورتمند کی ضرورت کو جو وہ خود بیان کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اس ضرورت کے پورے کرنے والے صاحبانِ اختیار افرادکے پاس جاکر بیان کرے تو خداوند عالم قیامت کے دن پل صراط پر اسے ثابت قدم رکھے گا۔'' (بحار الانوار ج۷۵ ص۳۸۴)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

گیاروان سبب : (پیروں پر مسح کر کے وضو کو پورا کرنا)

ایک مرتبہ یہودیوں نے پیغمبر اکرم (ص) سے ارکان وضو کے بارے میں پوچھا توآنحضرت (ص) نے پیر پر کامل مسح کے بارے میں ارشاد فرمایا:"وَاِذا مَسَحَ قَدَمَیْہِ اَجازَہُ اللّٰہُ عَلَی الصِّراطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیہِ الْاَقْدامُ ۔''(امالی شیخ صدوق ص۱۱۵،بحا رلانوار ج۸۰ص۲۲۹)ترجمہ؛''جب بندۂ مؤمن وضو کرتے ہوئے پیروں کا مسح کرتا ہے تو خداوند عالم اسے قیامت کے دن پل صراط سے باآسانی گزارے گا جس وقت لوگوں کے قدم ڈگمگارہے ہوں گے۔''

باروان سبب (نیک اعمال ہیں)

حضرت علی (ع) قیصر روم کے خط کے ضمن میں یوں تحریر فرماتے ہیں: "مَنْ عَمِلَ فِي الدُّنیا عَمَلاً صالِحاً فَاِنَّہُ یَسْلُکُہ عَلَی الصِّراطِ اِلَی الْجَنَّةِ-"(بحارالانوارج۱۰ ص۶۱)

ترجمہ:''جو بھی اس دنیا میں نیک اعمال انجا م دیتا ہے وہ بروز قیامت آسانی سے پل صراط سے گزرتا ہوا وارد بہشت ہوگا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پل صراط کے متعلق کچھ داستانیں

۱۔حضرت علی(ع) کا اپنے محبین کو پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزارنے کا وعدہ

حارث اعور ہمدانی جو حضرت علی(ع) کے خالص شیعوں میں سے تھے ایک دفعہ شدید بیماری کے باوجود حضرت کی زیارت کو پہنچے تو حضرت(ص) نے اس بیماری کے باوجود آنے کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا صرف آپ کی محبت میں آیا ہوں اس وقت حضرت نے حارث اعور ہمدانی سے جو کچھ کہا اس کو حمیری نامی شاعر نے یوں شعر میں ڈھالا کہ:

یاحارُ ہَمْدانِ مَنْ یَمُتْ یَرَنِی -مِنْ مُؤْمِنٍ اَوْ مُنافقٍ قُبُلاً

یَعْرِفُنی طَرْفُہُ وَ اَعْرِفُہُ-بِنَعْتِہِ وَ اسْمِہِ وَما فَعَلاً

وَاَنْتَ عِنْدَ الصراطِ تَعْرِفُنی -فَلا تَخَفْ عَثْرَۃً وَلا زَلَلاً

اَسْقیکَ مِنْ بارِدٍ عَلٰی ظَمَاءٍ-تَخالُہُ فِی الْحَلاوَۃِ الْعَسَلاً

ترجمہ:''اے حارث ہمدانی جو بھی مرتا ہے خواہ مؤمن ہو یا منافق ،وہ مجھے دیکھتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور میں بھی اسے اس کے نام و کام و صفات کے ساتھ پہچانتا ہوں ،تم بھی پل صراط پر مجھے دیکھ کر پہچان لوگے لہٰذا اس وقت سے ہر گز خوف نہ کھانا،قیامت کی تشنگی کے وقت تمہیں حوض کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا وہ پانی اتنا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

میٹھا ہوگا کہ تمھیں اس پر شہد کا گمان ہو گا ،جب حارث ہمدانی نے مولا امیرالمؤمنین (ع) سے یہ بات سنی تو کہنے لگے "ما اُبالِي وَ رَبّي -بَعْدَ هذامَتىٰ لَقَيْتُ الْمَوْتَ اَوْ لَقِيَنِي ۔'' (بحارالانوار ج۹ ۳ ص۲۳۹)یعنی رب کی قسم اب مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے کہ کس وقت موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں۔''

حق الناس کا پل صراط سے گزرنے میں مانع ہونا

مرحوم محدث نوری سید ہاشم بحرانی سے اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نجف کا رہنے والا جو حرم حضرت امیر (ع) کے اطراف میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا تھا ایک دن اس نے اپنا واقعہ نقل کیا کہ تنگی کے زمانے میں میں نے ایک یہودی سے دس درہم قرض لئے اس شرط پر کہ دس دن کے اندر قرض لوٹا دوں گا ہر روز ایک ایک درہم کرکے پانچ دن تک تو میں نے متواتر اس کا قرض ادا کیا اس کے بعد کچھ دن تک میں نے اس یہودی کو نجف میں نہ پایا پتہ چلا کہ وہ بغداد چلا گیا ہے میں نے اسے ڈھونڈنے اور اس کی امانت پہنچانے میں تھوڑی سستی کی کچھ عرصہ اسی طرح گزر گیا ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے،اور میں فضل الٰہی سے اپنے حساب و کتاب سے فارغ ہو کر پل صراط سے گزر کر بہشت کی طرف جارہا ہوں وسط پل پر ایک خوف ناک آواز سنی مڑ کر جو دیکھا تو نیچے دوزخ کی آگ سے وہ یہودی باہر آکر مجھے آواز دے رہا ہے کہ میرے پانچ درہم تو دو پھر یہاں سے گزرنا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

،میں نے کہا یہاں میرے پاس پیسے کہاں جو تمہیں دوں اس نے کہا مجھے اجازت دو کہ اپنی انگلی تمہارے بدن سے لگاؤں، میں نے قبول کیا،اس نے میرے سینے پر اپنی انگلی لگادی ،میں اس کی تکلیف سے بے تاب ہو کر خواب سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ اب بھی میرے سینے پر اس کی انگلی کا نشان ہے اور وہ زخم کبھی بھی ٹھیک ہونے کا نام نہیں لیتا ہے ،پھر اس شخص نے اپنا سینہ کھول کر لوگوں کو بھی اس زخم کو دکھایا تولوگوں نے بھی اس کی بات پر اطمینان کیا اور سب گریہ کر نے لگے۔(دارالسلام حاجی نوری ج۱ص ۲۴۷)

حضرت فاطمہ زہرا علیہاالسلام کے وسیلے سے پل صراط کی آسانی

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کے دن خداوند عالم تمام خلائق کو جمع کرکے پل صراط سے گزرنے کا حکم دے گا تو عرش کے نیچے سے آواز آئے گی۔''اے لوگوں اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرلو کیونکہ فاطمہ بنت محمد (ص) پل صراط سے گزرنے والی ہیں، یہ سن کر سب لوگ آنکھیں بند کرلیں گے سوائے پیغمبر (ص) و علی و حسن و حسین علیہم السلام اور ان کی اولادوں کو جو حضرت زہرا علیہاالسلام کے محرم ہوں گے جب حضرت زہرا علیہاالسلام حوران بہشتی کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزریں گی تو پروردگار کی طرف سے نداء آئے گی کہ آج جو بھی پل صراط کی سختی سے نجات چاہتا ہے وہ فاطمہ علیہاالسلام سے توسل کرے تو جو دنیا میں ان سے توسل کو جائز سمجھ کر توسل کرتے رہیں ہوں گے وہ وہاں بھی ان سے توسل کرکے پل صراط کی سختی سے نجات پائیں گے۔'' (بحارالانوار ج۸ ص ۶۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا چھٹا مرحلہ: حوض کوثر کا ہے

اسلامی مسلّمہ عقائد میں سے ایک عقیدہ بہشتی حوض کوثر کا ہے جو قیامت میں آشکار ہو گی اور یہ حوض کوثر پیغمبر (ص) کے لئے مخصوص ہے وہ جس کو چاہیں گے اس کا ساقی بنا دیں گے۔

پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد گرامی ہے "مَنْ لَمْ یُؤمِنْ بِحَوْضِی فَلا اُورِدُہُ اللہ حَوضِی۔" (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۹) ترجمہ: ''یعنی جو بھی میرے حوض کوثر کے بارے میں اعتقاد نہیں رکھتا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس حوض کوثر سے محروم رکھے گا۔''

جیسا کہ امام حسین (ع) کی زیارت میں پڑھتے ہیں "وَأَسْئَلُ اللہَ اَنْ یُرَنِیکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَفی الْجِنانِ ،مَعَ الْاَنْبیاءِ وَالْمُرْسَلینَ وَ الشُّھداءِ وَالصّالحینَ ۔" (بحار الانوار ج ۱۰۱ ص ۱۸۹) ترجمہ: ''یعنی میں اللہ سے یہ چاہتا ہوں کہ حوض کوثر کے کنارے مجھے آپ کی زیارت کرائے اسی طرح بہشت میں مجھے آپ کی زیارت کرائے، پیغمبروں ،رسولوں، شہیدوں و صالحین کے ہمراہ مجھے قرار دے۔''

دعائے اسماء الحسنٰی میں یوں پڑھتے ہیں "اللّھمَّ ارْزُقْنِی شَفاعَۃَ مُحَمَّدٍ وَ آلِہِ عِنْدَ الْحَوْضِ الْمَوْرُودِ ،وَاَجْمَعِ اللّھمَّ بَیْنِی وَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ (ص) فِی الْمَقامِ الْمَحْمُودِ وَالْحَوْضِ الْمَشْھودِ۔" (بحا رالانوار ج ۹۳ ص ۲۷۰) ترجمہ: ''اے اللہ حوض کوثر کے پاس محمد و آل

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

محمد کی شفاعت میرے نصیب فرما،اور مجھے محمد و آل محمد کے پسندیدہ مقام حوض کوثر پر سب کے سامنے اکٹھا کرنا۔''

شیخ صدوق متوفیٰ ۳۸۱ ھ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اس بات پر ہمارا عقیدہ ہے کہ حوض کوثر کا وجود برحق ہے اور اس کی مسافت ایلہ و صنعاء (یعنی شام و یمن) کے برابر ہے جو پیغمبر اسلام (ص) کے لئے مخصوص ہے آسمانی ستاروں کے برابر اس میں پانی پلانے کے برتن ہوں گے ،قیامت کے دن حضرت علی علیہ السلام اس کوثر کے سرپرست اور ساقی (یعنی پانی پلانے والے) ہوں گے جو اپنے محبین کو اس سے پانی پلائیں گے اور اپنے دشمنوں کو اس سے دور کریں گے جو کوئی بھی اس پانی سے پیئے گا تو وہ ہر گز تشنہ نہ ہوگا۔''(العقائد شیخ صدوق ص۲۳۰ ،بحار الانوار ج۸ ص۲۷)

پیغمبر اکرم (ص) کا شب معراج حوض کوثر کا دیدار کرنا

شیخ صدوق نے بھی اپنی کتاب اکمال الدین میں اس روایت کو نقل کیا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: جب شب معراج مجھے ہر جگہ کا نظارہ کرایا گیا تو حوض کوثر کا بھی نظارہ کرایا گیا اور خدا نے فرمایا: اے محمد ! (ص) کیا تم نے انسانوں میں سے کسی کو اپنا وزیر، برادر، وصی مقرر کیا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کس کو بناؤں تو خداوند عالم نے مجھے وحی کی کہ میں نے علی کو تمہارا خلیفہ معین کیا ہے، میں نے کہا میرے چچازاد بھائی کو؟ وحی ہوئی ہاں اسی علی کو

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جو دنیا میں تمہارے علم کا وارث اور قیامت میں لوائے حمد کا پرچم دار ہوگا"وَصاحِبُ حَوْضِک یُسْقِی مَنْ وَرَدَ عَلَیْہِ مِنْ مُؤْمِنی اُمَّتِک۔"(بحارالانوار ج۵۱ص۶۸)

ترجمہ:''یعنی جو قیامت کے دن تمہارے حوض کوثر کا سرپرست ہوگا اور تمہاری امت کے مؤمنین کو جو اس حوض کوثر پر حاضر ہوں گے پانی پلائے گا۔''

حوض کوثر کی تعریف پیغمبر (ص) کی زبانی

غدیر خم کے میدان میں ایک لاکھ کے مجمع میں پیغمبر اسلام (ص) نے یوں خطبہ دیا:"اَلاوَاَنّی فَرَطُکُمْ وَاَنْتُمْ وارِدون عَلَیَّ الْحَوْضَ، حَوْضِی غَدَاً وَھوحَوض عَرْضُہُ مابَیْنَ بُصْریٰ وَصَنْعاءٍ فِیہِ اَقْداح مِنْ فِضَّۃٍ عَدَدَ نُجوم السَّماءِ اَلاوَاَنّی سائلُکُمْ غداًماذا صَنَعْتُمْ فیمااَشْھدْتُ اللّٰہ بِہِ عَلَیْکُمْ فِی یَوْمِکُمْ ھذاوَرَدْتُم عَلَیَّ حَوْضِی؟وَماذا صَنَعْتُمْ بِالثَّقَلَینِ مِنْ بَعدِی،فَانظُرُواکَیْفَ تَکُونُونَ خَلَّفْتُمُونِی فِیھمَاحِیْنَ تَلْقُونِی "۔

ترجمہ:"یعنی آگاہ ہو جاؤ میں عنقریب تم لوگوں کے درمیان سے چلا جاؤں گا ،تم کچھ ہی عرصہ بعد حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کروگے جس حوض کوثر کی وسعت مقام بُصریٰ(جوشام میں واقع ہے)سے لے کر مقام صنعا (جو یمن میں واقع ہے) تک ہے اس حوض میں ستاروں کی تعداد کے مطابق چاندی کے ظروف ہوں گے،یاد رکھو کل قیامت کے دن میں تم لوگوں سے سوال کروں گا جس بات کا آج میں نے تم لوگوں کو گواہ قرار دیا ہے کہ تم نے میرے بعد علی اور میری عترت کے ساتھ کیا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

سلوک کیا ؟اب میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ میرے بعد قرآن و عترت کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔''(الخصال (شیخ صدوق ص۶۵،موسوعہ الامام علی ابن ابی طالب ع تالیف محمدی ری شہری ج۲ ص ۳۰۴)

مذکورہ روایت سے چند باتیں سمجھ میں آتی ہیں،۱۔حوض کوثر قیامت کے دن بہشت میں داخل ہونے سے پہلے ہے ،۲پیغمبر (ص)وہاں موجود ہوں گے امت سے ملاقات کے لئے ، ۳۔پیغمبر (ص)امت سے قرآن و عترت کے بارے میں سوال کریں گے، ۴۔صرف اچھے ہی لوگ پیش نہیں ہوں گے بلکہ تمام مسلمان پیش ہوں گے تاکہ پیغمبر (ص) کو سوالوں کے جواب دے سکیں جنھوں نے قرآن و عترت کا خیال رکھا ہوگا ان کے تحت عمل کرتے رہے ہوں گے وہ حوض کوثر سے سیراب کئے جائیں گے اور جنھوں نے قرآن و عترت کو فراموش کردیا ہوگا وہ حوض کوثر سے پانی پینے سے محروم رہیں گے ،۵۔حوض کوثر پر پانی پلائے جانے کے برتن کافی سارے ہوں گے اور بہشتی برتن چاندی کے ہوں گے ، ۶۔اس کی وسعت یمن و شام کی درمیانی مسافت یا بعض روایات کے تحت مشرق و مغرب تک کی ہوگی ،

۷۔گویا حوض کوثر کے کنارے سخت امتحان ہوگا،بعض اس امتحان میں آسانی سے کامیاب ہو جائیں گے ، بعض پیغمبر (ص) و علی ودیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام کی شفاعت سے امتحان میں کامیاب ہو جائیں گے اور بعض سختی سے اس جگہ سے دھتکار دیئے جائیں گے ،اس

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وقت انھیں دنیا میں قرآن و اہل بیت سے دوری اختیار کرنے پر انتہائی افسوس ہوگا مگر اس وقت ان کا وہ افسوس ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔

ہزار غلام ہزار جام کوثر کے ساتھ

روایت میں ہے کہ جب پیغمبر اکرم (ص) کاآخری وقت تھا اور آپ شدید بیمار تھے تو حضرت فاطمہ زہرا (س) نے روتے ہوئے عرض کیا بابا جان اس دنیا میں ایک گھنٹے کو آپ سے جدائی برداشت نہیں کر سکتی ہوں تو قیامت کے دن آپ کی جدائی مجھ سے کس طرح برداشت ہوگی. آنخضرت (ص) نے جواب دیا بیٹی گھبراؤ نہیں تم میرے خاندان میں سب سے پہلے آکر مجھ سے ملوگی، فاطمہ زہرا (س) نے پوچھا بابا جان کہاں ؟آنخضرت (ص) نے فرمایا: پل صراط پر جب امت کی شفاعت کے لئے وہاں آؤں گا، فاطمہ زہرا (س) نے پھر پوچھا باباجان اگر آپ وہاں نہ ملے تو؟ آنخضرت (ص) نے فرمایا: حوض کوثر کے کنارے جہاں ہزار غلام ہزار جام لئے کھڑے ہوں گے جو ہمارے محبین کو ہماری اجازت سے پانی پلا رہے ہوں گے جو بھی اس پانی کو پیئے گا تو وہ کبھی بھی پیاسہ نہ ہوگا۔ (بحارلانوار ج۲۲ ص۵۳۵، کشف الغمہ)

علی (ع) ساقی کوثر

روایت میں ہے پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: جب قیامت برپا ہوگی اللہ کی طرف سے منادی نداء دے گا جس نداء کو سب سنیں گے کہ علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ جب علی

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

میدان محشر میں آئیں گے تو خدا کی طرف سے انھیں دو سبز بہشتی لباس پہنائے جائیں گے ان کے ہاتھ میں درخت طوبیٰ کا عصاء ہوگا اور خدا کی طرف سے ان کو حکم ہوگا :"قِفْ عَلَی الْحَوْضِ فَاسْقِ مَنْ شِئْتَ وَامْنَعْ مَنْ شِئْتَ-"(بحار الانوار ج٨ص٢٥) ترجمہ:''یعنی حوض کوثر پر بیٹھو اور جس کو چاہو اس سے پانی پلاؤ اور جس کو چاہو منع کرو۔''

پیغمبر اکرم (ص)نے حضرت علی (ع) کے بارے میں مندرجہ ذیل ارشادات فرمائے :١۔"اِنَّکَ غَدَاً عَلَی الْحَوْضِ خَلِیفَتِی وَاِنَّکَ اَوَّلُ مَنْ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضُ-"(مناقب ابن مغازلی شافعی ص٢٣٨)ترجمہ:''تم قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے جانشین ہو گے اور تم سب سے پہلے وہ شخص ہو جو حوض کوثر پر مجھ سے آکر ملاقات کروگے۔''

٢۔"وَالَّذی نَفْسی بِیَدِہِ اَنَّکَ لَذوّاد عَن حَوْضِی یَوْمَ الْقِیامَةِ تَذُودُ کَمَا یُزادُ الْبَعیرُالضّالَّ عَنِ المَاءِ بِعَصاً مَعَکَ مِنْ عَوْسِجٍ-"(تاریخ دمشق ج٤٢ ص١٤٠، مناقب خوارزمی ص١٠٩) ترجمہ:''مجھے اپنی جان کی قسم کہ قیامت کے دن تم میرے حوض کوثر پر آنے والے لوگوں میں سے ''کفار و مشرکین'' کو عصا کے ذریعے اسی طرح علیحدہ کروگے جس طرح گم شدہ اونٹ کو عصا کے ذریعے واپس اس کے ریوڑ کی طرف پلٹا یا جاتا ہے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔"وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَرِدُ حَوْضِی ،تَسْقِی مِنْہُ اَولیائَک،وَ تَذودُ عَنْہُ اَعدائَک۔ "(عیون اخبار الرضا ج۱ص۳۰۴)ترجمہ''تم سب سے پہلے حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کروگے اور اس حوض کوثر سے اپنے دوستوں کو پانی پلاؤگے اور اپنے دشمنوں کو دور کروگے۔''

۴۔"وَاَنْتَ غداً عَلٰی حَوْضِی طُوبیٰ لِمَنْ اَحبَّک وَوَیْل لِمَنْ اَبْغَضَک۔"(مناقب ابن شہر آشوب ج۲ص۱۶۲)ترجمہ:''تم قیامت کے دن میرے حوض کوثر کے سر پرست ہوگے ،خوش قسمت ہے وہ انسان جس نے تمہیں دوست رکھا ،اور لعنت ہو اس پر جس نے تم سے دشمنی کی۔''

حضرت علی(ع) اپنی خلافت کے زمانے میں ایک خطبہ کے دوران فرماتے ہیں :

"اَنَا قَسِیمُ النّارِ وَ خازِنُ الْجَنان ،وَصاحِبُ الْحَوْضِ وَ صاحِبُ الْاَعْرافِ۔"(بحا رالانوار ج۱۰۰ص۳۰۲)ترجمہ:''یعنی میں ہی جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والاہوں اور حوض کوثر اور اعراف کا سرپرست ہوں۔''

جیسا کہ اس زیارتنامہ میں جوائمہ سے حضرت علی (ع) کے بارے میں ہے ہم یہ جملات پڑھتے ہیں "السّلامُ عَلٰی صاحِبِ الْحَوْضِ" سلام ہو آپ پر اے حوض کوثر کے سرپرست "السّلام عَلَیْک یا ذائداً عَنِ الْحَوْضِ اَعْدائنا"سلام ہو آپ پر جو ہمارے دشمنوں کو حوض کوثر سے دور کریں گے :"السّلام علٰی ساقِی اَوْلیائہِ مِنْ حَوْضِ النَّبِّی

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

الْمُخْتارِ ''سلام ہو آپ پر اے حوض کوثر سے پیغمبرِ مختار کے دوستوں کو پانی پلانے والے۔'' (بحارالانوار ج۱۰۲ص۲٦٦)

زیارت حضرت معصومہ (س) میں بھی جو امام رضا(ع) سے نقل ہے پڑھتے ہیں :

"وَحَشَرَ نَا فِي زُمْرَتِكُمْ ،وَ اَوْرَدَنا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ ،وَ سَقانا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِّى بْنِ اَبِي طالِبٍ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْكُمْ-"ترجمہ:"خدا ہمیں آپ لوگوں کے گروہ میں محشور کرے،اور ہمیں آپ کے نبی کے حوض کوثر پر پہنچائے اور آپ کے جد کے ذریعے سے علی ابن ابی طالب کے ہاتھوں سے سیراب کرے آپ سب پر درود ہو۔''

قیامت کے دن لوگوں کا مقام علی(ع) کو دیکھ کر حسرت کرنا

قرآن کے سورۂ ملک کی آیت ۲۷ میں ہم پڑھتے ہیں(فَلَمَّارَاَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُواوَقِيلَ هذَاالَّذِى كُنتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ)ترجمہ:''جب (قیامت کے دن کفار و منافقین)وعدۂ الٰہی کو پورا ہوتا ہوا دیکھیں گے تو ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی چیز ہے جس کو تم لوگ چاہتے تھے۔

اس آیت کے ذیل میں روایت ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی توکفار و منافقین مقام علی (ع) کو حسرت سے دیکھیں گے شدت حسد و کینہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے ۔(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۳۸۵)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اسی طرح اس وقت جب کافر و منافق لوگ حضرت کے سامنے عاجزی سے کہیں گے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں اور ہمیں بھی ذرا سا حوض کوثر سے پانی پلادیں اور نجات دیدیں تو حضرت ان کو جواب دیں گے آج تمہارے پینے کے لئے جہنم کا ماء الحمیم ہے جاؤپیو اور آج تمہاری کسی قسم کی کوئی بھی سفارش قابل قبول نہیں ہے ۔(کامل الزیارات ص۳۳۲)

چودہ معصومین علیہم السلام حوض کوثر کے کنارے

پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا"اِنّی تارِک فِیکُمْ خَلِیفَتَیْنِ، کِتابُ اللهِ حَبْل مَمْدوُدٌ مابَیْنَ السّما ئِ وَالْاَرْضِ،وَعِتْرَتِی اَہْلَ بَیْتِی،وَاِنَّھما لَنْ یَفْتَرِقا حَتَّی یَرِدٰا عَلَیَّ الحَوْضَ-

''ترجمہ:''میں تمہارے درمیان اپنے دوجانشین چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا جو زمین و آسمان کے درمیان مضبوط رسی کی مانند ہے دوسرے میرے اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں۔(مسند احمد بن حنبل ج۵ ص۱۸۲چاپ دارالصادق بیروت)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں حوض کوثر کا ذکر

اگر چہ آیات قرآنی میں حوض کوثر کا تصریحاً تو ذکر نہیں ہوا ہے مگر روایات معصومین سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی آیات حوض کوثر کی تفسیر کر رہی ہیں :

(الف) سورۂ کوثر : یہ قرآن کا ۱۰۸ نمبر کا سورہ ہے جس میں تین آیات ہیں اس کی سب سے پہلی آیت میں ارشاد ہوا (اِنَّا اَعْطَیْنٰاکَ الْکَوْثَرَ) ''یعنی ہم نے آپ کو کوثر عطا کی۔ ''اب اس آیت میں یہ بحث ہے کہ اس ''کوثر'' سے کیا مراد ہے ؟ مفسرین نے اس کی کئی تعبیرات ذکر کیں ہیں مثلاً : بعثت پیغمبر (ص)، قرآن، حکمت، شفاعت، وجود مبارک حضرت فاطمہ زہرا (س) حوض کوثر البتہ ان سب میں جو قول سب سے زیادہ مشہور ہے وہ حوض کوثر والا ہے اس سلسلے میں ہم چند روایات کو پیش کرتے ہیں

۱۔ انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پیغمبر اکرم (ص) ہمارے درمیان خوش خوش آئے تو ہم نے ان سے خوشی کا سبب پوچھا تو آپ (ص) نے ارشاد فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر سورۂ کوثر نازل ہوا ہے، پھر آپ (ص) نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کوثر کیا ہے ؟ ہم سب نے عرض کیا اللہ کا رسول بہتر جانے، تو آپ نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جس کے ذریعے سے خدا نے مجھے خیر کثیر عطا کیا ہے اور یہ نہر وہی ہے جس کے کنارے قیامت کے دن سب آئیں گے اور اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر پانی پینے کے برتن ہوں گے ، میری امت کا ایک گروہ ایسا آئے گا کہ جب میں بارگاہ الٰہی میں عرض کروں گا کہ یہ میری امت سے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہے لہٰذا ان کو حوض کوثر سے پینے دے تو خدا وند عالم فرمائے گا تمہیں نہیں معلوم انھوں نے تمہارے بعد تمہارے خاندان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔''؟(تفسیر مجمع البیان ج۱۰ص۵۴۹)

۲۔روایت میں ہے کہ جب آیہ (اِنَّا اَعْطَیْنٰاکَ الْکَوْثَرَ) نازل ہوئی تو حضرت علی (ع) نے پیغمبر اکرم (ص) سے اس کوثر کے اوصاف کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرت (ص) نے فرمایا: ہاں وہ ایک نہر ہے جو عرش پروردگار کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ،شہد سے زیادہ شیرین ہے اس کے اندر یاقوت و مرجان کے پتھر ہوں گے اس کے اطراف کا سبزہ زعفران کا ہوگا پھر پیغمبر (ص) نے گریہ کرتے ہوئے علی کا پکڑ کر فرمایا: "یاعَلِیُّ وَاللهِ ماهوَ لِی وَحْدِی ،وَاِنَّماهوْ لِی وَلَک وَلِمُحِبّیک مِنْ بَعْدِی۔'' ترجمہ:''اے علی ! خدا کی قسم یہ حوض کوثر تنہا میرے لئے نہیں ہوگی بلکہ ہم دونوں کے لئے ہے اور میرے بعد تمہارے دوستوں کے لئے ہے۔''(تفسیر فرات کوفی ج۲ص۲۲۰)

۳۔امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ اس آیت میں کوثر سے مراد بہشت کی نہر ہے جو خداوند عالم نے پیغمبر اسلام (ص) کو ان کے فوت شدہ بیٹوں کے عوض میں عطا کی ہے، کیونکہ پیغمبر اسلام (ص) کے تین بیٹے تھے جن کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا تھا قاسم و عبداللہ ان دونوں کا مکہ میں اور ابراہیم کا مدینہ میں ، پیغمبر اسلام (ص) کیونکہ ان کے غم میں محزون رہا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کرتے تھے لہٰذا خدا نے آنحضرت کے صبر و تحمل اور خوشی کے لئے انعام کے طورپر یہ نہر عطا کی ہے۔(تفسیر مجمع البیان ج۱۰ ص ۵۴۹)

(ب)قرآن میں آبِ کوثر کا ساقی کی طرف سے پلایا جانا :

سورۂ دہر کی آیت ۲۱ میں ارشاد ہوا:وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًاطَهُورًا)''یعنی ان کا رب انھیں پلائے گا پاک و شفاف شراب روایات میں ہے کہ پلانے والے علی اور پینے والے ان کے شیعہ ہوں گے۔(مناقب ابن شہر آشوب ج۲ ص۱۶۲)

(ج)آبِ کوثر کے پینے سے چہروں کا سفید ونورانی ہوجانا:

قرآن میں ہم پڑھتے ہیں (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوه وَتَسْوَدُّ وُجُوه)''یعنی قیامت کے دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔''(سورۂ آل عمران آیت ۱۰۶)

پیغمبر اکرم (ص)سے جب اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:''جب میری امت قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے میرے پاس آئی گی تو میں اس سے سوال کروں گا کہ تم لوگوں نے میرے بعد ثقل اصغر ،اہل بیت کے ساتھ کیسا سلوک کیا تو جو جواب دیں گے کہ ہم نے ان دونوں کی پیروی کی اور ان کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دیں ؛تو اس گروہ سے کہوں گا:"رُوُّوا رَواءً مَرْوِيّينَ مُبْيَضَّةً

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وُجُوهكُمْ الحَوْضَ ۔"ترجمہ:''یعنی تم لوگ حوض کوثر سے سیراب ہو کر کے پیوتا کہ تمہارے چہرے سفید و نورانی ہو جائیں۔''(تفسیر نورالثقلین ج۱ص۳۱۸،بحارالانوارج۸ص۲۴)

تمام شیعیان علی (ع) کا حوض کوثر پر حاضر ہونا

پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا:"وَلَنْ یُغِیبَ عَنِ الحَوْضِ مُحِبّ لک غَداًحَتّی یَرِدوُاوَالحَوْضَ مَعَک۔"''یعنی اے علی قیامت کے دن تمہارے تمام شیعہ حوض کوثر پر تمہارے ہمراہ حاضر ہوں گے اس دن کوئی بھی غائب نہیں ہوگا۔"''لَولاک یا عَلِیُّ لَمْ یُعْرَفِ الْمُؤمِنُونَ بَعْدِیْ۔"''اے علی ! گر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مؤمنین پہچانے نہ جاتے۔''(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۱۹)

شاعر اہل بیت سید حمیری شعر کہتا ہے :"وَالْحَوْضَ حَوْضَ مُحَمّدٍ وَوصیّہ

یُسْقی مُحِبِّیہِ وَ یَمْنَعُہُ الْعِدیٰ"

ترجمہ:''یعنی حوض کوثر محمد(ص)اور ان کے وصی کی ہے جو اپنے دوستوں کو اس سے سیراب کریں گے اور دشمنوں کو دور کریں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حوض کوثر سے سیراب ہونے کی شرائط

۱۔ابو ایوب انصاری روایت کرتے ہیں ایک دن میں خدمت پیغمبر (ص) میں حاضر تھا کہ کسی شخص نے آنحضرت سے حوض کوثر کے بارے میں سوال کیا تو آنحضرت (ص) نے اس کو یوں جواب دیا''خداوندعالم نے انبیاء کے درمیان (حوض کوثر) کاامتیاز صرف مجھے ہی عطا کیا ہے اس سے سیراب ہونے کی چند شرائط ہیں، ۱۔صاحب ایمان اور عمل صالح انجام دیتا ہو، ۲۔نیت خالص رکھتا ہو، ۳۔ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہو، ۴۔مقروض پر زیادہ زور نہ ڈالے، ۵۔میرے وصی علی کی محبت رکھتا ہو اور اس کی پیروی کرتا ہو۔(بحار الانوار ج۸ص۲۸)

۲۔ایک دن پیغمبر اسلام (ص) نے حضرت علی (ع) سے فرمایا:"یاعَلِیُّ اَنْتَ وشِیعَتُک عَلَی الْحَوْضِ تُسْقُوْنَ مَنْ اَحْبَبْتُمْ وَ تَمْنَعُوْنَ مَنْ کَرِھتُمْ۔"(کامل الزیارات ص۱۳۲)

ترجمہ:''یعنی اے علی ! تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے ،تم جس کو چاہوگے حوض کوثر سے سیراب کروگے اور جس کو چاہوگے منع کردوگے۔''

۳۔امام محمد باقر(ع) روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے بستر بیماری پر امت کے بارے میں جو حدیث ارشاد فرمائی وہ یہ تھی "لَیْسَ مِنِّی مَنْ اِسْتَخَفَّ بِصَلاتِہِ،لایَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ،لاوَاللهِ لَیْسَ مِنِّی مَنْ شَرِبَ مُسْکِراً ،لایَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ لاوَاللهِ''(علل الشرایع ج۲ص۵۴،بحار الانوار ۸۳ص۹)ترجمہ:''یعنی میری امت سے نہیں ہے وہ شخص

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جس نے نماز کو اہمیت نہ دی،خدا کی قسم ایسا شخص ہرگز قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات نہ کرسکے گا ،اور وہ شخص بھی میری امت سے نہیں ہے جو شراب پیئے (مست کرنے والی)خدا کی قسم ایسا شخص بھی حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات نہیں کرسکے گا۔''

۴۔حضرت امام جعفر صادق (ع) نے اس شخص سے جو حضرت علی(ع) سے دشمنی رکھتا تھا ارشاد فرمایا:"اَما وَاللّٰہِ لَئِنْ اَبْغَضْتَہُ ثُمَّ وَرَدْتَ عَلَی الْحَوْضِ لَتَموتُنَّ عَطَشاً۔"''یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ اگر تم علی سے دشمنی رکھوگے تو اگر حوض کوثر پر پہنچ بھی گئے تو پیاسے لوٹا دیئے جاؤگے۔''(بحارالانوار ج۳۹ص۲۷۳)

۵۔پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا:"مَنْ اَشْبَعَ صائماً سَقاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِی ۔''(بحار الانوار ج۹۶ص۳۴۲)یعنی جو کسی روزہ دار کو سیراب کرے گا تو اللہ اسے میرے حوض کوثر سے سیراب کرے گا۔''

حضرت علی(ع) کا آبِ کوثر سے غسل کرنا

ایک دن حضرت علی(ع) پیغمبر اکرم (ص)کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی یارسول اللہ(ص)مجھ پر غسل واجب ہے مگر گھر میں غسل کرنے کو پانی موجود نہیں آنحضرت (ص)نے قریب رکھی ہوئی بالٹی کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے پانی سے جاؤ غسل کرلو،حضرت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

علی(ع) نے جاکر دیکھا تو بالٹی میں پانی بھرا ہوا ہے اور اس کے پاس تولیہ بھی رکھا ہوا ہے حضرت نے اس بالٹی کے پانی سے غسل کیا اور تولیئے سے جسم کو خشک کرکے پیغمبر(ص) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیغمبر(ص) نے فرمایا:"بَخٍّ بَخٍّ یَابْنَ ابی طالِبٍ !اَصْبَحْتَ وَ خٰادِمُکَ جِبْرَئِیل؛اَمَّا الْمٰاءُ فَمِنَ الْکَوثَرِ وَ اَمَّا السَّطْلُ وَالْمِنْدِیْلُ فَمِنَ الْجَنَّةِ-"(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۶۸۲) ترجمہ:''یعنی مبارک ہو مبارک ہو اے ابو طالب کے فرزند ! آج تم نے اس حالت میں صبح کی کہ جبرئیل تمہارے خادم تھے وہ بالٹی کا پانی آبِ کوثر تھا اور وہ بالٹی و تولیہ جنت سے تمہارے لئے بھیجے گئے تھے

حضرت علی اکبر(ع) کا آبِ کوثر سے سیراب ہو کر بابا کو پکارنا

جیسا کہ مقتل کی کتابوں میں ہے کہ روز عاشورا شہزادہ علی اکبر کو جب لڑتے لڑتے تشنگی نے زیادہ پریشان کیا تو بابا کے پاس آئے تاکہ چند قطرے پانی کے مل جائیں مگر امام حسین (ع) نے اپنی انگوٹھی کو ان کی زبان پر رکھتے ہوئے کہا کہ بیٹا صبر کرو عنقریب تمہارے جد رسول اللہ تمہیں آب کوثر سے سیراب کریں گے لہٰذا آخری لمحات زندگی میں شہزادۂ علی اکبر نے بابا کو پکار کر کہا:"یااَبَتاهُ !هذا جَدّی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِه قَدْ سَقٰانِی بِکَأسِهِ الْاَوْفٰی ،شَرْبَةً لااَظْمَأ بَعْدَها اَبَداًوَهوَیَقُولُ :اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ،فَاِنَّ لَکَ کَأْساً مَذْخُوراً تَشْرِبَها السّاعَةَ -"(بحارالانوار ج۴۵ ص۴۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ترجمہ: ''یعنی اے بابا! یہ ہیں میرے جد رسول اللہ (ص) جنھوں نے مجھے آب کوثر سے سیراب کیا ہے جس کے بعد تشنگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے اور جد رسول اللہ (ص) آپ کے لئے بھی فرمارہے ہیں اے میرے حسین جلدی آ جاؤ کہ یہ حوض کوثر کے پانی کا جام تمہارے لئے میں نے رکھا ہوا ہے۔''

امام حسین (ع) کا میدان کربلا میں یوں رجز پڑھنا:

وَنَحْنُ وُلاۃُ الْحَوْضِ نُسْقِي وُلاتَنا---بِكَأْسِ رَسُولِ اللهِ مٰالَيْسَ يُنْكَرُ

وَ شِيعَتُنٰافِي النّاسِ اَكرَمُ شِيعَةٍ---وَ مُبْغِضُنا يَوْمَ الْقِيامَةِ يَخْسِرُ

ترجمہ: ''ہم حوض کوثر کے سرپرست ہیں بلا شک ہم اپنے دوستوں کو حوض کوثر کے جام پلائیں گے رسول اللہ (ص) کے عطا کردہ برتنوں سے اور اس بات کا کوئی بھی انکا ر نہیں کر سکتا ہے۔''

''اور ہمارے شیعہ لوگوں میں بڑی منزلت والے ہیں اور ہمارے دشمن قیامت کے دن خسارہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔'' (بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۹)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام حسین (ع) پر گریہ کے ثواب کے منکر کی آبِ کوثر سے محرومیت

علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ دوست مل کر امام علی رضا (ع) کی زیارت کو گئے عاشور کا دن تھا ایک ذاکر نے امام محمد باقر (ع) سے یہ روایت نقل کی :

"مَنْ ذَرَفَتْ عَیْناهُ عَلٰی مُصابِ الْحُسَیْنِ ،وَلَوْ مِثْلُ جَناحِ الْبَعُوضَةِ غَفَرَاللهُ لَهُ ذُنُوبَه ..."ترجمہ:"یعنی جو بھی آنکھ مصائب امام حسین (ع) پر گریہ کرتی ہے اگر چہ اس کا آنسو مچھر کے پر کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو خدا وندعالم اس کے گناہوں کو بخش دیتاہے

ایک اہل علم ذاکر اہل بیت کی اس حدیث کا انکار کرنے لگا کہ یہ حدیث عقل و منطق کے ساتھ سازگار نہیں ہے ہم لوگوں نے اسے بہت قائل کرنے کی کوشش کی مگر اس کی سمجھ میں نہ آیا ،اسی شب اس نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے محشر کا منظر ہے سب اپنے اپنے نامۂ اعمال لئے حکم پروردگار کے منتظر ہیں میدان محشر میں سخت گرمی سے شدید پیاس لگی اِدھر اُدھر دوڑا دیکھا ایک بہت بڑی صاف و شفاف نہر ہے جس کے دھانے پر دو مرد و ایک عورت سیاہ لباس پہنے کھڑے ہیں پتہ کیا تو معلوم ہوا وہ رسول اللہ (ص)اور علی مرتضٰی اور فاطمہ زہرا (س) ہیں میں نے پوچھا کہ یہ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہیں تو جواب ملا آج عاشور کا دن ہے لہٰذا یہ سب غم حسین میں سیاہ لباس پہنے ہیں اب جو میں نے بی بی سے پانی طلب کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ میرے حسین پر رونے کے گریہ کے ثواب کا انکار کر کے حوض کوثر کا پانی پینے آئے ہو

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہر گز نہیں ملے گا اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اپنے کئے پر توبہ کی اور دوستوں سے معافی مانگی۔ (بحارالانوار ج ۴۴ ص ۲۹۳)

آل رسول کی ضرورت کو پورا نہ کرنے والا آبِ کوثر سے محروم ہوا

علامہ حلی اپنی کتاب منہاج الیقین میں نقل کرتے ہیں کہ ایک زمانے میں جب علوی اور مخالفین کے درمیان قم میں جنگ جاری تھی تو اکثر قم کے رہنے والے ہجرتیں کر کرکے اطراف کے شہروں اور ملکوں میں منتقل ہونے لگے انھیں میں ایک سیدہ علوی خاتون تھی جس کی چار بیٹیاں تھیں شوہر شہید ہو چکا تھا یہ خاتون پناہ لیتی لیتی شہر بلخ (جو افغانستان کے شہر کا نام ہے) میں جاکر پناہ لیتی ہے سردی کا موسم برف باری شدید کسی نے کہا کہ فلاں سرمایہ دار کے پاس جاؤ تو وہ غریبوں کی مدد کرتا ہے۔

جب یہ سیدہ علوی اس کے گھر پہنچی اور داستان بیان کی تو اس نے اس سے اس کی سید ہونے پر گواہی طلب کی سیدہ علوی پریشان پریشان اس کے گھر سے باہر نکل آئی کہ میں گواہ کہاں سے لاؤں اُدھر سے گذرتے ہوئے ایک بازار ی نے دیکھا تو اس کوان کے حال پر رحم آیا اور اس نے کہا کہ چلو میں ایسی جگہ دکھا تا ہوں جہاں پردیسی لوگ قیام کرتے ہیں اس سیدہ علوی نے اس کی بات مان کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی اتنے میں اس سرمایہ دار کے ایک مجوسی نوکر نے جو سیدہ علوی کو اپنے مالک کے گھر آتا اور پھر واپس جاتا دیکھا تھا اس کا دل دکھا اور اس نے مالک کے گھر سے نکل کر اسے ڈھونڈنا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

شروع کیا جب اس سیدہ علوی خاتون کے پاس پہنچا تو اس سے کہا آپ میرے ساتھ چلیں میرا گھر آپ لوگوں کے لئے زیادہ امن کی جگہ ہے۔

سیدہ علوی خاتون نے اس کے اصرار کرنے پر اس کی بات مان لی اور اس کے گھر آ گئی اس مجوسی نے گھر پہنچ کر اپنی بیوی بچوں سے کہا کہ ان کا خاص خیال رکھنا اور ان کے لئے علحدہ کمرے کا بندوبست کیا، نماز کے وقت جب سیدہ علوی خاتون نے اس مجوسی مرد کی زوجہ کو نماز کے لئے آمادہ ہوتے ہوئے نہ پایا تو کہا کیا تم نماز نہیں پڑھوگی تو اس نے بتایا کہ ہم لوگ مجوسی دین پر ہیں مگر کیونکہ میرے شوہر نے اپنے مسلمان آقا کو دیکھا کہ اس نے آپ لوگوں پر مسلمان ہونے کے باوجود رحم نہ کھایا تو اس کے دل میں آپ سادات اولاد رسول کی محبت بیٹھ گئی اس لئے وہ آپ لوگوں کو اپنے گھر میں لے آیا اب جو سیدہ علوی خاتون نے یہ سنا تو اس رات عبادت کرتے ہوئے دعا کی کہ خدایا ''اس مجوسی کو نورا سلام سے روشناس فرما۔''

اتفاق سے اسی شب مجوسی نے خواب میں دیکھاکہ میدان محشر ہے سخت پیاس لگی ہے حوض کوثر پر رسول اسلام (ص)اور علی کا پہرہ ہے اس نے حضرت علی (ع) سے آبِ کوثر طلب کیا تو انھوں نے یہ کہہ کر اسے منع کر دیا کہ تم ہمارے دین پر نہیں ہو مگر رسول اللہ (ص) نے حضرت علی (ع) سے کہاکہ ''اے علی تم !اسے پانی پلادو کیونکہ اس نے تمہاری اولاد فلاں سیدہ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

علوی کو اور اس کے بچوں کو اپنے گھر میں جگہ دی ہے یہ سن کر حضرت علی (ع) نے مجھے ایک جام کوثر جو پلایا تو اس جیسا صاف و شفاف، میٹھا اور ٹھنڈا پانی کبھی بھی میں نے نہیں پیا تھا۔

اسی دوران وہ مجوسی خواب سے بیدار ہو ا اور اپنے بیوی بچوں کو پورا خواب کہہ سنایا انھوں نے بھی اس کے ہونٹوں پر ٹھندے پانی کی نمی محسوس کی ،اب تو وہ مجوسی اور بھی زیادہ اس سیدہ علوی خاتون کا معتقد ہو گیا اور اس سے اسلامی احکام پوچھ کر مسلمان ہو گیا اس کے اسلام لانے سے اس کے بیوی بچے اور تمام غلام و کنیز سب کے سب اسلام لے آئے۔ دوسری طرف اس سرمایہ دار نے بھی اس مجوسی کا سا خواب دیکھا کہ میدان محشر بپا ہے تشنگی کا عالم ہے حوض کوثر پر جا کر پیغمبر (ص) سے کہتا ہے کہ یا رسول اللہ (ص) مجھے بھی آبِ کوثر سے سیراب کیجئے میں آپ کے دین پر ہوں یعنی مسلمان ہوں ،

توآنحضرت (ص) نے اس سے کہا کہ تیرے مسلمان ہونے کی کیا دلیل ہے تو وہ کہنے لگا یا رسول اللہ (ص) اتنے سارے لوگوں میں سے آپ نے کسی سے بھی اس کے مسلمان ہونے پر شاہد و گواہ وغیرہ طلب کئے ہیں جو مجھ سے طلب کر رہے ہیں؟ توآنحضرت (ص) نے کہا کہ پھر تم نے اتنے سارے لوگوں میں سے صرف اس سیدہ علوی سے کیوں گواہ طلب کیا تھا؟

یہ سن کر وہ سرمایہ دار خواب سے بیدار ہوتا ہے اور صبح ہوتے ہی اس سیدہ علوی کی تلاش میں نکل جاتا ہے اور کیونکہ اس نے مجوسی کے مسلمان ہونے کا قصہ سنا تھا لہٰذا اس کے گھر پہنچ کر اپنا خواب بیان کیا اور اس سیدہ علوی خاتون کو اپنے گھر کی دعوت د

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ی مگر نہ اس سیدہ علوی خاتون ہی نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور نہ اب تازہ مسلمان مجوسی ہی اس بات پر راضی تھا کہ وہ اس کے گھر سے جائیں بلکہ اس تازہ مسلمان نے اس سیدہ علوی خاتون کے گھر کو جس میں اس نے ان کو ٹھہرایا ہوا تھا ان کو ہی ہبہ کردیا خود اور اس کے بیوی بچوں نے اس خاتون کی غلامی کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھ کر اس کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔(بحارالانوار ج۹۴ص۲۲۵)

محبت اہل بیت حوض کوثر پر پہنچنے کا وسیلہ ہے

امام محمد باقر (ع) نے ارشاد فرمایا:"وَلا یَبْقیٰ اَحَد یَوْمَئِذٍ یَتولّٰن اوَیُحِبُّنٰا وَ یَتَبَرَّئُ مِنْ عَدُوِّنا وَ یُبْغِضُھمْ ،اِلاَّ کانوافِی حِزْبِنا وَ مَعَنٰا،یَرِدوُا حَوْضِناٰ-"(تفسیر نور الثقلین ج۳ص۳۹۳)

ترجمہ:''جو بھی ہماری محبت دل میں رکھتا ہو گا ،ہمارے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوگا اور ان سے دشمنی رکھے گا تو وہ ہمارے گروہ میں قرار پائے گا اور ہمارے ساتھ رہے گا اور ہمارے حوض کوثر پر حاضر ہو کر اس سے سیراب ہوگا۔''

امام حسین (ع) کا روز عاشور حوض کوثر کے ذکر سے استدلال کرنا

حضرت امام حسین (ع) نے صبح عاشور میدان کربلا میں ایک مفصل خطبہ دیا جس کے آخر میں آپ نے یوں فرمایا:"فَبِمَ تَسْتَحِلّوُنَ دَمِی ؟وَ اَبِی صَلَواتُ اللهِ عَلَیْہِ الذّائدُ عَنِ الحَوْضِ،یَذُودُ عَنْہُ رِجالاً کَمایُذادُ الْبَعیرُ الصّادِرُعَنِ الْماءِ وَ لِواءِ الْحَمْدِ فِی یَدِ اَبِی یَوْمَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

الْقیامَةِ۔"(لہوف سید ابن طاؤس ص۸۷.)ترجمہ:''کیوں تم لوگ میرے خون کو حلال جانتے ہو ،جب کہ قیامت کے دن حوض کوثر سے سیراب کرنا اور دور کرنا میرے بابا علی(ع)کے ہاتھ میں ہوگا اس دن لواءِ حمد میرے بابا علی مرتضٰی کے ہاتھ میں ہوگا۔

مگر افسوس کے دشمنوں نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی نواسۂ رسول، فرزند بتول کو تین دن کا بھوکا پیاسہ رکھ کر کربلا کی تپتی زمین پر شہید کر ڈالا۔

محبان علی(ع) کا حوض کوثر سے سیراب ہونا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں امیر المؤمنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے ارشادفرمایا:"اِنَّ وَلیّنا وَلِیُّ اللهِ ،فَاذا ماتَ کانَ فِی الرَّفیقِ الْاَعْلیٰ وَ سَقاهُ اللهُ مِنْ نَهرٍ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَ اَحْلیٰ مِنَ الشَّهدِ۔"ترجمہ:'' ہمیں چاہنے والا خدا کا چاہنے والا ہے،جب بھی وہ مرتا ہے تو اسے اعلیٰ مقام ملتا ہے اور اللہ اسے حوض کوثر سے سیراب کرتا ہے جس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے،میں نے عرض کیا :اے امیر المؤمنین میری جان آپ پر فدا ہو،چاہے گناہگار شیعہ ہی ہو؟تو حضرت نے فرمایا:ہاں ،کیا تم نے یہ آیۂ قرآنی نہیں پڑھی (فَاُوْلَئِک یُبَدِّلُ اللهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِیمًا) (سورۂ فرقان آیت ٧٠)

ترجمہ:''یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ مغفرت کر نے والا مہربان ہے۔''(بحار الانوار ج٦٨ص٦٠)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام زمانہ(عج)کا تعلیم دیاہوا عمل مہم حاجت طلب کرنے کے لئے:

سید بن طاؤ و س علی بن طاؤوس سے اور وہ حسن طبرسی سے نقل کرتے ہیں کہ امامِ زمانہ (عج)نے مہم حاجت کے طلب کرنے کے لئے اس عمل کی تا کید کی ہے وہ یہ کہ شبِ جمعہ آدھی رات کے بعد غسل کرکے وضوکرے اور دو رکعت نمازپڑھے جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے (ایّا ک نعبد و ایّا ک نستعین) کو ۱۰۰ مرتبہ تکرار کرکے پڑھے اور اسی طرح دوسری رکعت میں بھی پڑھے اور ذکرِ رکوع وسجود کو سات سات مرتبہ پڑھے نماز ختم کرکے اس دُعاء کو پڑھے توسوائے قطع رحمی کی دُعاکے ہر دُعا انشاء...بارگاہِ پروردگار میں قبول ہو گی اوروہ دُعا یہ ہے :

"اللّھمّ عظم البلاء وبرح الخفاء و انکشف الغطاء و ضاقت الارض بماوسعت السماء والیک یا ربّ المشتکیٰ وعلیک المعوّل فی الشّدّة والرّخاءِ، اللّھمّ صلّ علیٰ محمّد وآلِ محمّد الّذین امر تنا بطاعتھم وعجّل اللّھم فرجھم بقائمھم ، واظھر اعزازہ یا محمّد یا علی ، یا علی ، یا علی یا محمّد اکفیا نی فا نّکما کا فیایَ یا محمّد یا علی ، یا علی ،یا محمّد اُنصرا نی فا نّکما نا صرایَ ، یا محمّد یا علی ، یا علی ،یا محمّد اِحفظا نی فا نّکما حافظا یَ یا مو لا یَ یا صاحب الزّمان ،یا مو لا یَ یا صاحب الزّمان یا مو لا ی یا صا حب الزّمان الغوث الغوث الغوث ، ادرکنی ادرکنی ، الامان الامان الامان "

اور پھر سجدے میں جاکر تضرّع و زاری کے ساتھ خدا سے دُعا کرے ، بیشک یہ فضلِ پرور دگار ہے ہم پر اور باقی لوگوں پر ،(بحار ج ۹۱ ص ۱۹۱ ، جمال الاسبوع ص ۱۸۱)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کاساتواں مرحلہ: عدالت الٰہی کے محکمہ کا ہے

مراحل قیامت میں سے اہم ترین اور دقیق ترین مرحلہ عدالت الٰہی کے محکمہ کا ہے جہاں بڑے سے بڑے گناہ اور نیکی سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے گناہ ونیکی کو پوشیدہ نہیں رکھا جائے گا ،اور انسان کے سامنے اس کے تمام مراحل کو کھول کر رکھ دیا جائے گا ،یہ محکمہ عمومی ہوگا کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوگا ،انسانوں کے تمام چھوٹے بڑے نیک اور بُرے سب کے بارے میں سوالات ہوں گے اور کوئی بھی چیز ان سب باتوں میں مانع نہیں ہوگی،اگر چہ حقیقی طور پر عدالت ِالٰہی کی کیفیت کو بیان کرنا ایسا ہے کہ بچہ شکم مادر میں باہر کی دنیا کی منظر کشی کرے لہٰذا خلاصہ کے طور پر ہم جو مطالب اس بارے میں پیش کر سکتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔میزان یعنی اعمال کا ترازو،۲۔اعمال کا مجسم ہونا،۳۔مختلف گواہوں کی گواہی، ۴۔قیامت کا شکوہ کرنے والے ،۵۔نامہ اعمال کا پیش ہونا،۶دقیق حساب وکتاب کا ہونا

میزان اعمال

عقائد اسلامیہ میں سے ایک میزان اعمال کا عقیدہ ہے یعنی قیامت کے دن میزان اعمال درست کیا جائے گا جس کے تحت لوگوں کے اعمال کو تولا جائے گا ،روایت ہے کہ ایک دفعہ مأمون عباسی نے امام رضا (ع) سے درخواست کی کہ آپ مجھے وہ اسلامی عقائد لکھ کر بھیجیں جو تمام ائمہ طاہرین کے نزدیک پسندیدہ ہوں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام علی رضا (ع) نے مختصر طورپر تما م عقائد اسلام کو یوں لکھا :"ویُؤمِنُ بِعَذابِ الْقَبْرِ،وَمَنْكِرٍ وَ نَكِيرٍ،وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْمِيزانِ وَ الصِّراطِ-"''یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عذاب قبر اور منکر و نکیر کے سوال کرنے اور قیامت کے دن دوبارہ اٹھا ئے جانے اور میزان اعمال کے بارے میں اور پل صراط و غیرہ کے بارے میں عقیدہ رکھتا ہو۔''(عیون اخبارالرضاج۲ص۱۲۵)

میزان کس طرح کا ہوگا

ہر وزن کرنے والی چیز اور ہر پیمانہ اور ہر وہ چیز جس سے کھوٹے کو کھرے کے ذریعے سے آزمایا جا سکے اسے میزان کہتے ہیں جیسا کہ زیارت مطلقہ امام علی(ع) میں ہم پڑھتے ہیں "السلام علیک یا میزان الاعمال -"(مفاتیح الجنان)

امام جعفر صادق (ع) سے کسی نے میزان کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:''المیزانُ العَدلُ ''یعنی میزان وہی عدالت ہے جس میں ذرہ برابر بھی اونچ نیچ نہ ہو،جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا :(وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ)(سورۂ اعراف آیت ۸)''یعنی قیامت کے دن اعمال کی عادلانہ پیشی ہوگی۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

معنیٰ میزان کی وسعت

معنیٰ میزا ن کی وسعت کے بارے میں اس طرح سے اندازہ ہوتا ہے کہ کسی شخص نے جب امام جعفر صادق (ع) سے اس آیہء(وَ نَضَعُ الموازِیْنَ..)(سورۃ نساء آیت ۴۷) کے بارے میں سوال کیا کہ ان میزانوں سے کیا مراد ہے ؟تو آپ نے جواب دیا:''هُمُ الْاَنْبِیَائُ وَ الْاَوْصِیَائُ ''یعنی ان میزانوں س مراد انبیاء اور ان کے اوصیاء ہیں ۔(اصول کافی ج۱ص۴۱۹)ایک اور روایت میں ہے کہ "اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤ مِنِیْنَ ،وَالْاَئِمَّۃَ مِنْ ذُرِیّتِہِ همُ الْمَوَازِیْنُ ۔''(بحار الانوار ۷ص۲۵۲)یعنی امیر المؤمنین علی (ع) اورا ن کی ذرّیت سے جو ائمہ ہیں وہی میزان ہیں یہی مطلب سورۃ شوریٰ کی آیت ۱۷ کے ذیل میں بھی ہے ،اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیت ۴۸ کے ذیل میں ۔

امام زین العابدین (ع)نے ارشاد فرمایا:''کفار ومشرکین کے لئے اعمال کا ترازو نصب نہیں کیا جائے گا ان کے قبر سے نکلتے ہی بغیر حساب وکتاب کے دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے گا ،پھر فرمایا:"وَاِنَّمَا نُصِبَ الْمَوَازِیْنُ وَ نُشِرَ الدَّوَاوِیْنُ لِاَهلِ الْاِسْلاَمِ ،فَاتَّقُوااللهَ عِبَادَاللهِ ۔''(تفسیر نو رالثقلین ج۳ص۴۳۰ ۔)ترجمہ:'' میزان اعمال مسلمانوں اور مؤمنین کے لئے لگایا جائے گا، ان کے نامہٴ اعمال کو کھولا جائے گا لٰہذا اے بندگان خدا !خدا سے ڈرو اور پر ہیزگاری اختیار کرو۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

میزان اعمال کے بارے میں علماء کے نظریات

۱۔شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ھ) میزان اعمال کے بارے میں لکھتے ہیں ''جو تعبیرات اخباریین نے پیش کیں ہیں میزان اعمال کے بارے میں کہ وہ ترازو کے دو پلڑے ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ میزان اعمال سے مراد نیک اور بُرے اعمال کے درمیان عادلانہ فیصلہ ہے جیسا کہ روایات میں حضرت علی (ع) اور دیگر ائمہ طاہرین کو بھی میزان اعمال کہا گیا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ میزان اعمال سے مراد ترازو کے دو پلڑے نہیں ہیں۔(بحار الانوار ج ۷ ص ۲۵۲)

۲۔علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ)لکھتے ہیں کہ ''ہم بطور اجمال میزان اعمال کا عقیدہ رکھتے ہیں مگر اس کی جزئیات کا ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے جس کا علم صرف حاملان قرآن (یعنی پیغمبراکرم (ص)وائمہ) کو ہے۔(بحار الانوار ج ۷ ص ۲۵۳)

سقراط فلسفی کہتا ہے :جب ہیں قیامت کی جزئیات کے علم تک پہنچا تو جانا کہ کچھ نہیں جانتا بو علی سینا کہتے ہیں :اگر چہ دل اس وادی میں بہت دوڑا بال کو شگافتہ کرنے کے باوجود بھی ایک بال کا علم حاصل نہ ہوسکا، میرے دل میں ہزاروں سورج روشن ہوتے ہیں مگر پھر بھی اس وادی میں ذرّہ برابر بھی کمال حاصل نہ کر سکا۔

۳۔علامہ طباطبائی لکھتے ہیں :''خود نیکی اور بدی میزان ہیں ، نیکیوں کو میزان سنگین اور گناہوں کو میزان سبک سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ نیکیاں کیونکہ مطابق حق

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہوتی ہیں سنگین کہا گیا ،گناہوں کے مطابق باطل ہونے کی وجہ سے ہلکا و سبک کہا گیا،کیونکہ خدا وندعالم قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کو حق کے ساتھ مقابلہ کرے گا لہٰذا نیک اعمال بھی حق کی طرح وزنی ہوں گے جتنا وہ حق سے دور ہوں گے اسی مقدار میں ان کا وزن ہوگا لہٰذا انسان کامل اسی طرح سے آزمائے جائیں گے۔(تفسیر المیزان ج۸ ص۱۰)

لہٰذا معلوم ہوا کہ قیامت کے دن جس کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے وہ خوش و خرم ہوگا اور جس کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے وہ شرمندہ اور محزون ہوگا جیسا کہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) نے اس مطلب کی یوں وضاحت کی "فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوازینُہُ،وَخَفَّتْ مَوازینُہُ فَھوَ قِلَّةُ الحَسَناتِ وَ کَثْرَتُہُ-"(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص۶۵۸)

''یعنی جس کا میزان اعمال وزنی ہویا ہلکا ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی نیکیوں میں زیادتی یا کمی ہے۔''

جیسا کہ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا :''خود اعمال وزن نہیں ہوتے بلکہ صفات اور آثار اعمال ہیں جو وزن کئے جاتے ہیں یعنی نیکیاں اور بُرائیاں دیکھی جاتی ہیں۔(تفسیر المیزان ج۸ ص۱۷)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔مُلّا صدراشیرازی متوفی ۱۰۵۰ھ کتاب اسفار کے مؤلف چند آیات کو ذکر کرنے کے بعد خلاصہ ٔ مطلب کو یوں پیش کرتے ہیں :''میزان کی جمع موازین آئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ میزان کی کئ قسمیں ہیں ،۱۔میزان علوم ،۲۔میزان اعمال ،میزان علوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس میں عقل ،فکر اور حافظہ کو خلق کیا اور فرشتوں اور پیغمبروں کے ذریعے سے اسے علم و دانش عطا کی ،حق و باطل کو اس کے لئے بیان کیا اور واضح کیا لہٰذا اس طرح سے بشر نے حق و باطل کے درمیان تمیز دینا شروع کی اور نور کو ظلمت سے ،بہشت کو دوزخ سے ،واضح کرنا شروع کیا۔

پھر اس روایت کو نقل کرتے ہیں کہ کسی نے امام جعفر صادق (ع) سے اس آیت (وَنَضَعُ الْمَوازِینَ الْقِسْطَ)(سورۂ انبیاء آیت ۴۷)

یعنی ہم نے قیامت کے دن کے لئے اپنی عدالت کے ترازو نصب کئے ہوئے ہیں، کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ ان موازین سے مراد انبیاء و اصیاء ہیں ،اس کے بعد ملّا صدرا لکھتے ہیں ''یاد رکھو میزان آخرت ایسے وسیلہ کا نام ہے جس کے ذریعے سے اشیاء کی حقیقت کو پہچانا جاتاہے ،جس طرح دنیا کی اشیاء کی حقیقت کو علم کے ذریعے سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ دنیا اپنی طبیع صورت میں ہے اس کی باطنی صورت آخرت میں ظاہر ہوگی لہٰذا جو اس دنیا میں اپنا میزان و معیار قرآن ،انبیاء و ائمہ کو قرار دیتا ہے تو اس کی روح نورانی ہوتی ہے اور آخرت میں ایسے نور کی روشنی میں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وہ چلے گا اسی نور کے تحت آخرت میں نجات پائے گا،اور جو شخص میزان الٰہی کے برخلاف ضلالت و گمراہی کی راہ پر گامزن ہے اس کی روح و باطن تاریک ہے آخرت میں وہ اسی تاریکی میں رہے گا،نتیجۃً نورانیت اور ظلمت دونوں میزان آخرت کی دو علامتیں ہیں ،جیسا کہ قرآن ارشاد فرماتا ہے (یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوه وَتَسْوَدُّ وُجُوه)(سورۂ آل عمران آیت ۱۰۶)''یعنی قیامت کے دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے ''لہٰذا معلوم ہوا کہ نور و ظلمت کی شدت و ضعف کا تعلق نیک و بُرے اعمال کی شدت و ضعف کی بناء پر ہے اور یہ تمام نور وظلمت اس دنیا میں گویا پس پردہ ہیں لیکن آخرت میں آشکار ہوں گے۔(اسفار ج۹ ص۲۹۸)

نکتہ:اس دنیا میں اشیاء کو پہچاننے کے دو طریقے ہیں ایک: چیز کے وزن کے ذریعے سے اور دوسرا: چیز کی اہمیت کے ذریعے سے اسی لئے ممکن ہے ایک چیز وزن کے لحاظ سے سنگین ہومگر قیمت کے لحاظ سے سستی ہو کیونکہ اس کی اہمیت نہیں ہے جب کہ اس کے بر خلاف ایک چیز وزن و حجم کے لحاظ سے بہت کم ہو مگر اس کی قیمت بہت زیادہ ہو کیونکہ اس کی اہمیت ہے لہٰذا قیامت کے دن بھی اعمال کی جزا کمیت(یعنی مقدار)کے لحاظ سے نہیں ہو گی بلکہ کیفیت (یعنی اہمیت)کے لحاظ سے ہوگی،جس کی جتنی زیادہ نیکیاں ہوں گی اس کا میزان عمل اتنا ہی زیادہ سنگین ہوگا اسی لئے کفار مشرکین کے اعمال کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی اور ارشاد ہوا(فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهمْ فَلاَنُقِيمُ لَهمْ يَوْمَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

الْقِيَامَةِ وَزْنًا)(سورۂ کہف آیت ۱۰۵)''یعنی کفار کے اعمال ضائع ہوجائیں گے لہٰذا ان کے لئے قیامت کے دن میزان اعمال ہی نہیں لگایا جائے گا۔''

پیغمبر اکرم (ص)نے ارشاد فرمایا:"لَيَأتِي الرَّجُلُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيامَةِ لايَزِنُ جَناحَ بَعُوضَةٍ۔''''یعنی قیامت کے دن بلند جسامت رکھنے والے موٹے شخص کو لایا جائے گا تو اس کا وزن حتیٰ مکھی کے بال کے برابر بھی نہیں ہوگا، گویا اس کے ظاہری وزن کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کی معنوی حالت کو دیکھا جائے گا۔(تفسیر مجمع البیان ج٦ ص٤٩٧)

میزان قرآن کی نگاہ میں

لفظ میزان قرآن میں ۲۳بار استعمال ہوا ہے مختلف تعبیرات کے ذریعے جن میں سے اکثر میں مراد میزان قیامت ہے، قرآن میں سات مرتبہ لفظ ''موازین '' جمع کا صیغہ استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ میزان کئی قسم کے ہیں جن میں سے ہم بعض کی طرف اشارے کرتے ہیں۔

۱۔(وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُوْلٰئِكَ هُمْ الْمُفْلِحُونَ *وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُوْلٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُواأَنفُسَهُمْ بِمَاكَانُوابِآيَاتِنَايَظْلِمُونَ)ترجمہ:''روز قیامت اعمال کا وزن کرنا (آزمایاجانا)برحق ہے لہٰذا جن کے نامۂ اعمال سنگین ہوں گے وہ کامیاب ہیں اور جن کے نامۂ اعمال ہلکے ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

نفسوں کو گھاٹا پہنچایا ہماری نشانیوں کے ساتھ ظلم و ستم کرنے کے سبب۔'' (سورۂ اعراف آیت ۸۔۹)اسی طرح کا مطلب سورۂ مؤمنون کی آیت ۱۰۲۔۱۰۳میں بھی ذکر ہوا ہے).

۲۔(وَنَضعُ الْمَوازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْس شَيئاً وَاِنْ كانَ مِثْقالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنا بِها وَكَفَىٰ بِنا حٰسِبِيْنَ)(سورۂ انبیاء آیت ۴۷) ترجمہ:''ہم قیامت کے دن عدالت کے ترازو قائم کریں گے لہٰذا کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا،اگر کسی نے کوئی نیک یا بُرا عمل ایک دانہ کے برابر بھی کیا ہوگا تو ہم اسے بھی حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔''

۳۔(فَاَمّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوٰزِيْنُہٗ *فَهوَ فِي عِيشَةٍ راضِيَةٍ*وَاَمّا مَنْ خَفَّتْ مَوٰزِيْنُہٗ *فَاُمُّہٗ هاوِيَة *وَما اَدْرٰکَ ماهِيَة* نارحامِيَة)(سورۂ قارعہ آیت ٦۔۹)ترجمہ:''اور اس دن جس کے نامۂ اعمال سنگین ہوں گے تو وہ خوشحال زندگی گزارے گا اور جس کے نیک اعمال ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ ھاویہ (جہنم) ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ ھاویہ کیا ہے ؟جلادینے والی آگ ہے۔

مختصر وضاحت :مذکورہ آیات سے چند باتیں معلوم ہوئیں :

ا۔قیامت کے دن حق کی حاکمیت ہوگی اور حق کے تحت فیصلے ہوں گے،۲۔صرف ایک میزان نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے لئے کئی میزان ہیں یعنی انسانوں کے اعمال کو صحیح معیار

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کے مطابق جانچا جائے گا۔ ۳۔بغیر عمل کے کامیابی کی توقع رکھنا بیجا ہے ، ۴۔عمل صالح کا کم ہونا ناکافی اور خسارے کا سبب ہے ، ۵۔آیا ت الٰہی کا انکار کرنا یا ان پر ظلم کرنا میزان عمل کو سبک و ہلکا کرتا ہے ،٦۔دنیا بازار کی مانند ہے جس کا نتیجہ آخرت میں معلوم ہوگا کہ انسان فائدے میں رہا یا گھاٹے میں۔

امام جعفر صادق(ع) نے اس طرح کی آیات کی تفسیر میں فرمایا: "اَلْمَوازِینُ الْاَنْبیاءُ وَ الْاَوْصِیاءُ "یعنی وہ مختلف میزان اعمال انبیاء اور ان کے جانشین ہیں۔(تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۴۳۰)

۷۔لفظ ''ام''کے معنی مغزکے ہیں لہٰذا کہا جاتا ہے ''ام الراس''اس سے معلوم ہوتا ہے دوزخ میں لوگوں کو سر کے بل ڈالا جائے گا۔

میزان عمل کو سنگین کرنے والے اعمال

قیامت کے دن بطور کلی ہر نیک عمل میزان عمل کے سنگین ہونے اور ہر بُرا عمل میزان عمل کے ہلکے ہونے کا سبب بنے گا جیسا کہ یہ مطلب حضرت علی(ع) سے نقل ہوا ہے۔(تفسیر نور الثقلین ج۵ ص٦۵۹)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ا۔ صلوات پڑھنا :امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:"مافِي الْمِيزانِ شَيْئٌ اَثْقَلُ مِنَ الصَّلاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ..."(اصول کافی ج۲ص ۴۹۴)یعنی میزان عمل میں صلوات بر محمد وآل محمد علیہم السلام سے بڑھ کر کوئی سنگین چیز نہیں ہے۔''

پیغمبر اسلام (ص)کاارشاد گرامی ہے :''میں قیامت کے دن میزان عمل کے نزدیک ہوں گا اگر کسی کے گناہ نیکیوں پر حاوی ہوں گے"جِئْتُ بِالصَّلاةِ عَلَيَّ حَتّٰى اُثْقِلُ بِها حَسَناتَهُ''تو اس نے جو میرے اوپر دورد بھیجے ہوں گے ان کو جب میں پیش کروں گا تو اس کی نیکیوں کا حصہ سنگین ہو جائے گا۔(بحار الانوار ج۹۴ص۵۶)

پیغمبر اسلام (ص)شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں ''جو کوئی ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا قیامت کے دن اس کا میزان عمل سنگین رہے گا۔''(عیون اخبار الرضا ج۱ص۲۹۶)

۲۔شہادتین : حضرت علی(ع) ارشاد فرماتے ہیں :"شَهادَتَيْنِ تُصْعِدانِ الْقَوْلَ وَ تُرْفَعانِ الْعَمَلَ ،لايَخِفُّ مِيزان توُضَعانِ فِيهِ ،وَلا يَثْقُلُ مِيزان تُرفَعان عَنْهُ"یعنی شہادتین (لااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّد عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ) گفتگو کو اہمیت عطا کردیتی ہے اور عمل کو بارگاہ خداوندی میں قبول کروادیتی ہے، میزان عمل میں سنگینی کا باعث ہوتی ہے اور اگر اس کو ہٹا لیا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جائے تو میزان عمل کے سبک ہونے کا سبب ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ خ ۱۱۴،یہی مطلب پیغمبر اکرم (ص) سے بھی نقل ہوا ہے تفسیر نورالثقلین ج۵ص ۶۵۹.)

۳۔حسن خلق : پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:"مٰامِنْ شَيْئٍ یُوضَعُ فِي المیزانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلْقِ..."یعنی میزان عمل میں حسن خلق سے بڑھ کر سنگین کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔'' (سنن ترمذی ج۴ص ۳۶۳)

۴۔محمد وا ل محمد علیہم السلام کی محبت : پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"حُبّي وَحُبُّ اَہْلِ بَیْتِي نافِع فِي سَبْعَةِ مَواطِنٍ اَھوالُھنَّ عَظِیمَة..."(بحار الانوار ج۷ ص۲۴۸)یعنی میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات سخت مقامات پر نافع ہے ،۱۔موت کے وقت،۲۔قبر میں ،۳۔قبر سے خارج ہوتے وقت،۴۔نامۂ اعمال میں ،۵۔قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت،۶۔میزان عمل میں ،۷۔پل صراط پر۔

۵۔امام رضا (ع) کی قبر کی زیارت کرنا:خود امام رضا (ع) کا ارشاد ہے ''جو بھی میری غریب الوطنی میں میری زیارت کرے گا میں تین مواقع پر اس کی مدد کو آؤں گا ،۱۔پل صراط پر، ۲۔میز ان کے وقت، ۳۔جب اس کے نامۂ اعمال کو اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔(بحار الانوار ج۹۷ص ۳۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

٦۔ بچپن میں فوت ہونے والے بچے : پیغمبر اسلام (ص) نے ایک دفعہ دوران گفتگو ارشاد فرمایا: "وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ أُمّتِي قَدْ خَفَّتْ مَوازِينُهُ ،فَجاءَهُ اَفْراطُهُ فَثَقَّلُوا مَوازِينَهُ-"(بحار الانوار ج٧ ص٢٩١) یعنی میں نے گذشتہ رات (یا خواب میں یا معراج پر مراد ہے) اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے نیک اعمال کا حصہ ہلکا تھا، جیسے ہی اس کے سامنے اس کی زندگی میں فوت ہونے والی اولاد کو لایا گیا جن کی وفات پر اس نے صبر کیا تھا تو اس صبر کرنے کے عوض اس کے نامۂ اعمال کو سنگین کر دیا گیا۔

وہ اعمال جو میزان عمل کے ہلکے ہونے کا سبب بنتے ہیں

بطور کلی کفر و شرک و گمراہی یہ تین اہم عمل ہیں جو میزان عمل کے ہلکے ہونے کا سبب بنتے ہیں جن کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد ہوا (فَحبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلانُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا) ترجمہ: ''یعنی کفار و مشرکین اور گمراہ لوگوں کے اعمال بالکل کھوکھلے اور بے حیثیت ہوتے ہیں اس لئے ہم ان کے لئے میزان عمل کو ہی قائم نہیں کریں گے۔'' (سورۂ کہف آیت ١٠٥)

امام محمد باقر (ع) نے ارشاد فرمایا: "مَنْ كانَ ظاهِرُه اَرْجَحُ مِنْ باطِنِه خَفَّ مِيزانُهُ" یعنی جس کا ظاہر باطن سے برتر ہو (جو کہ ظاہر میں نفاق اور ریا کاری کی علامت ہے) تو اس کا یہ عمل قیامت کے دن اعمال کے سبک ہونے کا سبب بنے گا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پیغمبر اکرم (ص) نے ریاکار شخص کے عمل کے بارے میں ارشاد فرمایا: "هِيَ الْاَعْمالُ حَسَبُوها حَسَناتٍ فَوَجَدُوها فِي كَفَّةِ السّيئاتِ"(تفسیر روح البیان ج٨ ص١٢١)

یعنی یہ وہ اعمال ہیں جن کو وہ اپنی نیکیاں سمجھ رہا ہے جب کہ قیامت کے دن انھیں وہ بُرے اعمال کے حصے میں پائے گا۔

حضرت علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں :"عِبادَ اللهِ !زِنُوا اَنْفُسَكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُوزَنُوا وَحاسِبُوها مِنْ قَبْلِ اَنْ تُحاسَبُوا"(نہج البلاغہ خ٩٠)یعنی بندگان خدا اپنے نفسوں کو آزما لو قبل اس کے کہ تمھیں آزمایاجائے اور اپنا محاسبہ کر لو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

اعمال کا مجسم ہو کر پیش ہونا

قرآن اور روایات کے پیش نظر یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسانوں کے دنیاوی اعمال آخرت میں ان کے سامنے مجسم ہو کر آئیں گے اچھے اعمال اچھی شکلوں میں اور بُرے اعمال بُری شکلوں میں، آج اس بات کو قبول کرنا اور آسان ہو گیا ہے اس لئے کہ آج کی تحقیق نے یہ ثابت کر دکھایا کہ آج سے ٢٠ سال پہلے مرنے والے مردے کی آواز کو سن کر پیش کیا جاسکتا ہے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قرآن میں تجسّم اعمال کا ذکر

قرآن میں تجسّم اعمال کے بارے میں کئی آیات ہیں جن میں سے ہم چند آیات کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔

ا۔(يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا) (سورۂ آل عمران آیت ٣٠) ترجمہ:: ''یعنی قیامت کے دن نفس نے جو بھی نیک اعمال کئے ہوں گے انھیں حاضر پائے گا اور جو بھی اس نے بُرے اعمال کئے ہوں گے چاہے گا کہ اس کے اور اس کے بُرے اعمال کے درمیان کافی فاصلہ ہو جائے۔

٢۔(وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ)(سورۂ زمر آیت ٤٨)
ترجمہ: انھوں نے جو بُرے اعمال کئے ہوں گے ان کے سامنے ظاہر ہوجائیں گے اور انھوں نے جو مسخرہ کیا تھا اللہ اس کے سبب ان کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے گا

٣۔(يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ *فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ* وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (سورۂ زلزال آیت ٦۔٧)

ترجمہ: ''یعنی قیامت کے دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں قبروں سے نکلیں گے تاکہ انھیں ان کے اعمال دکھائے جائیں لہٰذا جس نے جو بھی ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے بھی وہ دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی اسے بھی وہ دیکھے گا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔(وَوَجَدُوامَاعَمِلُواحَاضِرًا وَلَایَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا)(سورۂ کہف آیت ۴۹)

ترجمہ:''یعنی قیامت کے دن تمام لوگ اپنے اعمال کو حاضر پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔''

۵-یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوہ وَتَسْوَدُّ وُجُوہ فَاَمَّاالَّذِینَ اسْوَدَّتْ وُجُوہُہُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیمَانِکُمْ فَذُوقُواالْعَذَابَ بِمَاکُنْتُمْ تَکْفُرُونَ *وَاَمَّاالَّذِینَ ابْیَضَّتْ وُجُوھھمْ فَفِی رَحْمَةِ اللّٰهِ ھمْ فِیھاخَالِدُونَ)(سورۂ آل عمران آیت۱۰۶۔۱۰۷)ترجمہ:''قیامت کے دن کچھ چہرے سفید اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے پھر جن کے چہرے سیاہ ہوں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے؟لہٰذا اب اپنے کفر کے سبب عذاب کا مزہ چکھو، اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت میں رہیں گے ہمیشہ کے لئے۔

نکتہ:مذکورہ تمام آیات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ قیامت کے دن خود انسانوں کے اعمال مجسم ہو کر انسانوں کے سامنے آجائیں گے اور انسان اپنی آنکھوں سے اپنے گناہوں کا مشاہدہ کریں گے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

روایات میں تجسم اعمال کا ذکر

روایات کے مطابق جب انسان کو موت آجائے گی اور عالم برزخ میں پہنچ جائے گا پھر میدان قیامت میں اس کے اعمال اچھے ہوں یا بُرے مختلف شکلوں میں ا س کے سامنے آئیں گے اگر نیک اعمال ہوں گے تو اچھی صورتوں میں آئیں گے اور اپنے صاحب کی خوشی و سرور کا باعث ہوں گے اور اگر بُرے اعمال ہوں گے تو بُری شکلوں میں ظاہر ہو کر اپنے صاحب کی اذیت وآزار کا موجب بنیں گے۔

اس سلسلے میں روایات اسلامی اس قدر زیادہ ہیں کہ شیخ بہائی (متوفی ۱۰۳۰ ھ) لکھتے ہیں: "تَجَسُّمُ الْاَعْمالِ فِي النَّشْأةِ الْاُخْرَوِيَّةِ قَدْوَرَدَفِي اَحاديثٍ مُتَكَثِّرَةٍ مِنْ طُرُقِ الْمُخالِفِ وَ الْمُؤالِفِ"یعنی دوسری دنیا میں تجسم اعمال کا مسئلہ کثرت کے ساتھ اہل سنت اور شیعہ دونوں سے نقل ہوا ہے۔(بحار الانوار ج۷ص۲۲۸)

مطلب کو واضح کرنے کے لئے ، روایات کو ذکر کرنے سے پہلے آپ کے سامنے ایسے واقعہ کو پیش کرتا ہوں جو کہ عالم برزخ میں تجسم اعمال کی حکایت کرتا ہے ،بہت بڑے عالم دین آیۃ ... علامہ حاج مرزا علی شیرازی جنھوں نے سالہا سال حوزہ علمیہ اصفہان میں تدریس کی ہے اور استاد مطہری نے درس عرفان و نہج البلاغہ انھیں سے پڑھے ہیں ،ان کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ مرحوم مرزاعلی کا ارتباط پیغمبراکرم (ص)اور اہل بیت سے کافی قوی تھا اور یہ فقیہ حد اجتہاد تک پہنچنے کے علاوہ حکیم و عارف اورطبیب و

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ادیب بھی تھے اور حکیم بو علی سینا کی کتاب قانون کی بھی تدریس کرتے تھے حضرت آیۃ ... بروجردی محرم کے عشرے میں ان کو ہی پڑھنے کے لئے بلواتے تھے، اور ان کی مجلس میں گریہ بہت ہوا کرتا تھا شیخ مطہری نقل کرتے ہیں کہ ایک دن استاد مرزا علی شیرازی درس میں گریہ کرتے ہوئے اپنے اس خواب کو نقل کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا میری موت واقع ہو چکی ہے میں اپنے بدن کو غسل دیتے ہوئے کفن پہناتے ہوئے اور دفن ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ لوگ مجھے دفن کرکے قبر میں واپس چلے گئے اور اچانک ایک سفید رنگ کا کتا میری قبر میں داخل ہوا اسی حالت میں میں نے محسوس کیا کہ یہ میرا غصہ ہے جو مجسم ہو کر اس طرح سے مجھے تکلیف پہنچانے کے لئے آیا ہے مضطرب ہوا اسی اثناء میں سیدالشہداء امام حسین (ع) کو دیکھا کہ انھوں نے کہا گھبراؤ نہیں میں اس کتے کو تم سے دور کردوں گا، انھوں نے اس کتے کو مجھ سے دور کیا تب جا کر مجھے سکون ہوا۔ (کتاب عدل الٰہی ص ۲۱۲)

بیشک بُری صفاتِ انسانی مجسم ہو کر انسان کی اذیت و آزار کو آتی ہیں لیکن اگر اس کا معنوی ارتباط اولیاء خدا سے ہو تو وہ اس کی مدد کو پہنچتے ہیں، لہٰذا اس اعتبار سے ہم دیکھتے ہیں کہ عالم برزخ جو کہ ایک طرح کی قیامت صغریٰ ہے جو ہمارے پانچ یا دس قدم پر واقع ہے اور قیامت کبریٰ کی نشاندہی کر رہی ہے تجسم اعمال کے مسئلے کو ہمارے لئے واضح کر رہی ہے مزید اس مسئلے کو روشن کرنے کے لئے ہم چند روایات کو آپ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں :

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ا۔پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:''مجھے جبرائیل (ع) نے اس طرح سے نصیحت کی :"یامُحَمَّدُ عِشْ ماشِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّت،وَاَحْبِبْ ماشِئتَ فَاِنَّکَ مُفارِقُہُ، وَاْعمَلُ ماشِئْتَ فَاِنَّکَ مُلاقِیہِ۔"(کنزل العمال ج۱۵ص۵۴۶،بحارالانوار ج۷۱ص۱۸۸)ترجمہ:''یعنی اے محمد(ص)!جتنی چاہو زندگی گزارو لیکن آخر کار ایک دن موت آنی ہے اور جتنا بھی کسی چیز کو دوست رکھوگے یاد رکھو کے ایک دن تمہیں اس سے جدا ہونا ہے اور جو عمل بھی انجام دو یاد رکھو ایک دن اسی عمل سے ملاقات کرنی ہے۔''

۲۔امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:"اِنَّ الْعَمَلَ الصّالِحَ یَذْھبُ اِلَی الْجَنَّةِ ،فَیُمَھدُ لِصاحِبِہِ،کَمایَبْعَثُ الرَّجُلُ غُلامَہُ فَیَفْرِشُ لَہُ۔"(بحارالانوار ج۷۱ص۱۸۵)ترجمہ:''یعنی عمل صالح بہشت کی طرف جاکر انسان کے لئے بہشت کو آمادہ کرتا ہے جس طرح ایک شخص اپنے غلام کو کہیں بھیجتا ہے تاکہ اس جگہ کو اپنے آقا کے لئے آمادہ کرے۔''

۳۔حضرت علی(ع) نے ارشاد فرمایا:''ہر انسان کے تین طرح کے دوست ہوتے ہیں ایک دوست کہتا ہے میں فقط تیری موت تک تیرا ساتھ دے سکتا ہوں وہ اس کا مال ہے جو انسان کے مرتے ہی اس سے جدا ہو کر وارثوں کے پاس چلاجاتا ہے ،دوسرا دوست کہتاہے میں قبر تک تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں اس سے زیادہ تمہار ا ساتھ نہیں دے سکتا یہ اس کی اولاد اور رشتہ دار ہیں تیسرا دوست جو اس سے کہتا ہے ''انَا مَعَکَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حَیّاً وَ مَیِّتاً وَھُوَ عَمَلُہٗ''کہ میں تمہارے ساتھ ہوں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی وہ اس کا عمل ہے۔(بحارالانوار ج۷۱ص۱۷۵)

۴۔قیس بن عاصم صحابیٔ پیغمبر (ص) نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کچھ اصحاب جمع ہو کر پیغمبر (ص)کے پاس گئے اور عرض کی یا رسول اللہ (ص) ہمیں کچھ وعظ و نصیحت کریں تو آنحضرت (ص) نے فرمایا:"لاٰبُدَّ لک مِنْ قَرِینٍ یُدْفَنُ مَعَک،وَھوَ حَیّ وَ تُدْفَنُ مَعَہُ وَ اَنْتَ مَیِّت ،فَاِنْ کانَ کریماً اَکْرَمَک،وَ اِنْ کانَ لَیئماً اَسْلَمَک،ثُمَّ لاٰیُحْشَرُ اِلاَّ مَعَک،وَلا تُحْشَرُ اِلاَّمَعَہُ،ولاتُسئَلُ اِلاَّ عَنْہُ،فَلا تَجْعَلْہُ اِلاَّصالِحاً،فَاِنَّہُ اِنْ صَلُحَ آنَسْتَ بِہِ،وَ اِنْ فَسَدَلا تَسْتَوحِشْ اِلاَّ مِنْہُ وَھوَ فِعْلُک۔"(کنزل العمال ج۱۴ ص۳۶۶)

ترجمہ:''یعنی اے قیس!ایسے دوست کے ساتھ قرارپاؤگے جو تمہارے ساتھ دفن ہوگا جب کہ وہ زندہ ہوگا،اور تم اس کے ساتھ دفن ہوگے اس حالت میں کہ تم مردہ ہوگے اگر وہ اچھا ہوگا تو تمہیں بھی اچھا رکھے گا ،اگر وہ بُراہوگا تو تمہیں بھی عذاب و تکلیف میں رکھے گا ،وہ قیامت میں ضرور تمہارے ساتھ محشور ہوگا اور تم اس کے ساتھ محشور ہوگے اور تم سے صرف عمل کے بارے میں سوال ہوگا ،لہٰذا عمل کو اچھا کرو کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا تو تمہیں آرام سے رکھے گا اور اگر وہ بُرا ہوگا توتمہارے لئے وحشت اور عذاب کا سبب بنے گا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

یعنی جب بندۂ مؤمن قیامت کے دن قبر سے باہر آئے گا تو اس کا نیک عمل ایک اچھے شخص کی صورت میں اس کے سامنے آئے گا ،یہ پوچھے گاتم کون ہو،تم تو اچھے معلوم ہوتے ہو،وہ کہے گا میں تمہارا عمل ہوں ،لہٰذا وہ عمل نیک اس کے لئے قیامت کے دن نورانیت اور بہشت میں لے جانے کے سلسلے میں رہنما ثابت ہوگا۔

انسانوں کے اعمال پر گواہ

جیسا کہ آیات اور روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کے علاوہ بھی گواہ ہوں گے کیونکہ قیامت کے بارے میں ارشاد ہوا:(یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبارَھا)(سورۂ زلزال آیت ۴)''یعنی قیامت کے دن زمین اپنی تمام خبریں بیان کرے گی۔''

حضرت علی (ع) کا ارشاد گرامی ہے "مامِنْ یَوْمٍ یَمُرُّ عَلٰی ابْنِ آدَمَ اِلّاقالَ لَہُ ذلِکَ الْیَوْمُ:اَنَا یَوْم جَدید وَاَنَا عَلَیْکَ لَشَھید،اَشْھَدُ لَکَ بِہِ یَوْمَ الْقِیامَۃِ -"(تفسیر نور الثقلین ج۵ص۱۱۲)

یعنی کوئی دن انسان پر ایسا نہیں گزرتا مگر یہ کہ وہ دن اس سے کہتا ہے میں نیا دن ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں (جو بھی کام آج تم انجام دوگے) میں قیامت کے دن اس پر گواہی دوں گا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام محمد باقر (ع) نے ارشاد فرمایا:"وَلَيْسَتْ تَشْهدُ الْجَوارِحُ عَلى مُؤمِنٍ ،اِنَّما تَشْهدُ عَلىٰ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذابِ-"(بحارالانوار ج۷ ص۳۱۸)

ترجمہ:''یعنی مؤمن کے اعضاء و جوارح اس کے خلاف گواہی نہیں دیں گے بلکہ صرف اس کے خلاف گواہی دیں گے جس کے لئے عذاب برحق ہو چکا ہوگا۔''

قرآن میں انسانوں کے اعمال پر گواہوں کا ذکر

۱۔خود خدا کا گواہی دینا جیسا کہ ارشاد ہوا(وَلاَتَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ اِلاَّ كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا) (سورۂ یونس آیت ٦۱)

''یعنی تم لوگوں سے کوئی عمل سرزد نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ہم اس پر گواہ ہیں۔''

۲۔پیغمبر اکرم (ص)اور ائمہ معصومین کا گواہی دینا جیسا کہ ارشاد ہوا (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هؤُلاَءِ شَهِيدًا)(سورۂ نساء آیت ۴۱)''یعنی اس وقت ان کا حال کیا ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہوں کو طلب کریں گے اور آپ کو ان گواہوں پر گواہ بنا کر پیش کریں گے۔''

۳۔ملائکہ کا گواہی دینا جیسا کہ ارشاد ہوا (وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ) (سورۂ انفطار آیت ۱۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

یعنی بیشک ملائکہ تم لوگوں پر محافظ ہیں۔(جو انسانوں کے اعمال لکھ کر قیامت کے دن گواہی دیں گے)

۴۔اعضاء و جوارح کا گواہی دینا جیسا کہ ارشاد ہوا۔(اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلَیٰ اَفْوَاہِہِمْ وَتُکَلِّمُنَا اَیْدِیھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَاکَانُوا یَکْسِبُونَ) (سورۂ یٰس آیت ۶۵)

ترجمہ:''یعنی قیامت کے دن ہم ان کے منھ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ،پیر ہمارے سامنے ان کے اعمال پر گواہی دیں گے۔''

۵۔خود انسانوں کے اعمال کا گواہی دینا جیسا کہ ارشاد ہوا۔(ھذاکِتابُنَایَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنّا کُنّا نَسْتَنْسِخُ ماکُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (سورۂ جاثیہ آیت ۲۹)ترجمہ:''ہماری کتاب جو تم سے حق بات کرتی ہے جو کچھ تم کرتے تھے ہم لکھتے جاتے تھے۔''

ایک سوال اوراس کاجواب

سوال: یہ پوچھا جاتا ہے کہ اگر خدا تمام مخلوقات کے بارے میں خبر رکھتا ہے تو یہ گواہوں کو طلب کرنے کا کیا مطلب ہے؟اسی طرح کاسوال جب کسی نے حضرت علی (ع) سے کیا تو آپ نے اس کو یوں جواب دیا:''خداوند عالم نے فرشتوں کواپنی عبادت پر مأمور کیا ہے اور بندوں پر بھی گواہ قرار دیا ہے تاکہ بندے ان کی مراقبت کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ اطاعت پروردگار میں زندگی بسر کریں اوراس کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کریں ،کیونکہ بعض اوقات ایسا

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہوتا ہے کہ انسان گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور پھر فرشتوں ''رقیب وعتید'' کے خوف سے ان گناہ کو انجام دینے سے باز رہتا ہے۔'' (احتجاج طبرسی ج۱آخر کتاب)

جیسا کہ حضرت کی تعلیم دی ہوئی دعاءِ کمیل کے آخر میں ہم پڑھتے ہیں :"وَكُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْباتِها الْكِرامَ الْكاتِبِينَ .اَلّذِينَ وَكَّلْتَهمْ بِحِفْظِ مايَكُونُ مِنّي وَجَعَلْتَهمْ شُهوداًعَلَيَّ مَعَ جَوارِحي ،وَكُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرائِهمْ وَالشّاهِدَ لِما خَفِيَ عَنْهمْ-" ترجمہ: ''یعنی خداوندا تمام گناہوں کو جن کا تونے اپنے محترم فرشتوں کو لکھنے کا حکم دیا ہے ان سب کو بخش دے، وہ فرشتے جن کو تونے مجھ پر نگہبان بنایا ہے اور میرے اعضاء وجوارح کو بھی مجھ پر نگہبان قرار دیا ہے ان سب کے علاوہ تو خود بھی میرا محافظ اور مجھ پر گواہ ہے اور جو کچھ ان سے پوشیدہ ہے، تو اس سے بھی آگاہ ہے۔''

قیامت کے دن شکوہ کرنے والے

جس طرح ہر عدالت میں کچھ شکوہ کرنے والے ہوتے ہیں تو کچھ مجرم ہوتے ہیں اور شکوہ کرنے والوں کی شکایت سبب بنتی ہے کہ مجرم کو سزا ملے لہٰذا آیات وروایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن عدالت پروردگار میں بھی کچھ شکوہ کرنے والے افراد ہوں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ان کے شکوہ سے کوئی راہ فرار نہ ہوگی لہٰذا ہم یہاں پر چند شکوہ کرنے والوں کے اسماء کو پیش کرتے ہیں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۔ پیغمبر اکرم (ص): ہم قرآن کے سورۂ فرقان کی آیت ۳۰ میں رسول (ص) کی زبان سے نکلے ہوئے جملات کے بارے میں پڑھتے ہیں ''(یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُواھذَا الْقُرْآنَ مَھجُورًا) ''یعنی اے میرے پروردگار! میری امت نے قرآن کو نظر انداز کر دیا ہے (یعنی پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں یا عمل نہیں کیا یا دوسروں تک پہنچایا نہیں) امام محمد باقر (ع) نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: ''میں سب سے پہلے میدان قیامت میں آؤں گا اور اپنی امت سے سوال کروں گا کہ تم نے قرآن اور میری عترت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟'' (اصول کافی ج۲ص ۶۰۰)

۲۔۳۔ قرآن اور مسجد: پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: روز قیامت شکوہ کرنے والوں میں سے ایک قرآن ہوگا جو بارگاہ پروردگار میں عرض کرے گا'' یارَبِّ حَرِّفُونِي،وَمَزِّقُونِي: اے پروردگا لوگوں نے میرے معنی کو الٹ پلٹ کر دیا اور میرے احکام کو پائمال کر دیا۔'' (وسائل الشیعہ ج۳ص ۴۸۴ح۲)

دوسری مسجد ہوگی جو یوں شکوہ کرے گی ،"یارَبِّ عَطَّلُوني وَ ضَيّعونِي" خدایا لوگوں نے مجھے ضایع کردیا اور میرے حق کو پائمال کردیا۔'' (وسائل الشیعہ ج۳ص ۴۸۴)

۴۔ ائمہ طاہرین و عترت پیغمبر اکرم (ص): جو بارگاہ پروردگار میں عرض کریں گے :"یارَبِّ قَتَلُونا،وَطَرَدُونا،وَشَرَّدُونا"اے پروردگار لوگوں نے ہمیں قتل کیا، ہمیں قید کیا، اور ہمیں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

آوارۂ وطن کیا، تو خداوند عالم کہے گا ان مظلوموں کی شکایتوں کی دادرسی آج میں خود کروں گا۔(خصال صدوق ج۱ص ۸۳)

۵۔اہل علم کا نادان لوگوں میں رہنا: امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں قیامت کے دن بارگاہ خداوندی میں شکوہ کریں گی ایک قرآن دوسری مسجد تیسرا وہ عالم جو جاہل و نادان لوگوں کے درمیان ہو اور لوگ اس کے علم سے بہرہ مند نہ ہوں۔(اصول کافی ج۲ص ۶۱۲، بحارالانوار ج۹۲ص ۱۹۵، خصال صدوق ج۱ص ۶۲)

۶۔اولاد کا اپنے والدین کے بارے میں: اگر ماں باپ نے اولاد کے مسئلے میں کسی قسم کی خیانت کی ہو مثلاً زنا یا لقمۂ حرام یا غلط تربیت وغیرہ انجام دیئے ہوں تو طبیعی سی بات ہے کہ اولاد میں بھی اس کے اثرات آئیں گے لہٰذا ان پر سرزنش یا عتاب کی صورت میں قیامت کے دن وہ اولاد اپنے والدین کے بارے میں بارگاہ خداوندی میں شکوہ کرے گی حتی روایات میں ہے کہ چالیس نسلوں تک انسانوں کے اچھے یا بُرے اثرات مرتّب ہو سکتے ہیں اسی لئے ہم ایسے افراد کو اپنا امام و رہنما مانتے ہیں جو نسل در نسل پاکیزہ و معصوم ہوں جیسا کہ ہم امام حسین (ع) کی زیارت وارثہ میں یوں گواہی دیتے ہیں " أَشْهَدُ اَنَّکَ کُنْتَ نُوراً فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَرَةِ"یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا نور ایسا ہے جو اجداد طاہرین کے صلبوں میں رہا اور پاک و پاکیزہ شکموں میں منتقل ہوا۔''(زیارت وارثہ)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

نامۂ اعمال

قرآن اور روایت میں یہ بات تشریحاًذکر ہوئی ہے کہ نامۂ عمل یعنی اچھے بُرے لوگوں کے کارنامہ اور فائل جس میں ان کے اچھے بُرے اعمال تحریر ہوں لہٰذااس نامۂ اعمال کو مختلف نام دیئے گئے ہیں مثلاً: کتاب، صحف، صحیفہ اعمال، زُبُر اور طاہر وغیرہ ان اعمال کو لکھنے والے فرشتوں کے بھی مختلف نام ہیں مثلاً: رقیب، عتید، کرام کاتبین، رسول، متلقیان وغیرہ لہٰذا قیامت کے دن تمام انسانوں کے نامۂ اعمال ان کے سامنے پیش کئے جائیں گے جیسا کہ اس مطلب پر مندرجہ ذیل آیات دلالت کر رہی ہیں۔

۱۔(وَكُلَّ شَيْءٍ احْصَيْنَاهُ) (سورۂ یٰسں آیت ۱۲)

''یعنی ہم نے ہر عمل کو نامۂ عمل میں سمیٹ دیا ہے۔''

۲۔(اِنَّ الْفُجّارَ لَفی سِجّينٍ...اِنَّ الْاَبْرارَ لَفِي عِلِيِّين) (سورۂ مطففین آیت ۸۔۹وآیت ۱۸سے۲۱تک) ''یعنی بیشک بدکارلوگوں کے نامۂ اعمال مقام سجین میں ہوتے ہیں (جو کہ جہنم کا سب سے نچلا حصہ ہے) اور نیک لوگوں کے نامۂ اعمال مقام علّیّن میں ہوتے ہیں (جو کہ جنت کے اعلیٰ مقامات میں سے ہے)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا)(سورۂ اِسراء آیت ۱۳)ترجمہ:''یعنی ہم ہر انسان کے نامۂ اعمال کو اس کی گردن میں لٹکا دیں گے اور قیامت کے دن کتاب کی صورت میں اس کے سامنے کھول کر پیش کریں گے۔''

میت کو قبر میں رکھتے ہی اس کے اعمال نامہ کا بند کر دیا جانا

عبداللہ بن سلام روایت کرتے ہیں ایک دفعہ میں نے پیغمبر اکرم (ص) سے سوال کیا''کیا منکر و نکیر فرشتوں سے پہلے بھی کوئی فرشتہ انسان کی قبر میں آتا ہے'' آنحضرت (ص) نے جواب دیا''ہاں ایک فرشتہ ہے جس کا چہرہ سورج کی مانند چمکتا ہے اور اس کا نام ''رومان'' ہے قبر میں داخل ہو کر میت کے پاس کھڑا ہو کر اس کی روح کو اس کے بدن میں ڈال کر اسے بٹھاتا ہے اور اس سے کہتا ہے لکھو''مردہ کہتا ہے کس سے لکھوں کچھ لکھنے کو نہیں ہے تو وہ کہتا ہے اپنی انگلیوں سے آج تمہاری انگلیاں قلم اور تمہارا لعاب دہن دوات ہے ان سے لکھو، مردہ پوچھتا ہے کس پر لکھوں کوئی کاغذ ہی نہیں ہے، وہ فرشتہ اس کے کفن سے ایک ٹکڑا پھاڑ کر دیتا ہے کہ اس پر لکھو، تو مردہ اپنے گذشتہ تمام نیک و بد اعمال کو اس پر لکھتا ہے،

پھر وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اس پر مہر لگاؤ مردہ کہتا ہے کہ کس سے مہر لگاؤں میرے پاس تو مہر نہیں ہے وہ کہتا ہے اپنے ناخنوں سے پھر وہ فرشتہ اس کے اس نامۂ اعمال کو اس کی گردن میں لٹکا کر چلا جاتا ہے یہ اعمال نامہ قیامت تک اس مردے کی گردن میں یوں ہی لٹکا رہتا ہے جیسا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا: (وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ)(سورۂ اسراء آیت ۵۰)ہر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

انسان کے نامۂ اعمال ہم اس کی گردن میں لٹکا دیں گے اس واقعہ کے بعد منکر و نکیر فرشتے میت کے پاس آتے ہیں۔(بحار الانوار ج۵۹ ص ۲۳۴)

قرآن میں نامۂ اعمال کا ذکر: اس بارے میں کافی آیات قرآن میں موجود ہیں مگر ہم ان میں سے مندرجہ ذیل آیات پر اکتفا کرتے ہیں:

ا۔(وَوُضِعَ الْکِتَابُ فَتَرَی الْمُجْرِمِینَ مُشْفِقِینَ مِمَّافِیهِ وَیَقُولُونَ یَاوَیْلَتَنَامَالِ هذَا الْکِتَابِ لَایُغَادِرُ صَغِیرَةً وَلَاکَبِیرَةً اِلاَّ اَحْصَاهَا)(سورۂ کہف آیت ۴۹)ترجمہ: ''یعنی جب نامۂ اعمال پیش کیا جائے گا تو تم (اے پیغمبر آپ دیکھو گے) کہ گناہ گار لوگ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ کر خوف زدہ ہوں گے اور کہیں گے ہائے افسوس ہم پر کہ اس نامۂ اعمال میں تو کوئی چھوٹا و بڑا عمل ایسا ہو جو لکھا نہ گیا ہو۔''

۲۔(وَتَرَی کُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً کُلُّ اُمَّةٍ تُدْعَی اِلَی کِتَابِها الْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَاکُنتُمْ تَعْمَلُونَ* هذَا کِتَابُنَایَنطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّانَسْتَنسِخُ مَاکُنتُمْ تَعْمَلُونَ)(سورۂ جاثیہ آیت ۲۸۔۲۹)
ترجمہ: ''یعنی تم دیکھو گے ہر امت کو زانوؤں کے بل بیٹھا ہوا ان کے نامۂ اعمال کی طرف انھیں بلایا جائے گا کہ یہ ہے ہماری کتاب جو تم پر حق گوئی سے کام لے گی، تم جو کچھ انجام دیتے تھے ہم اسے لکھ لیا کرتے تھے۔''

۳۔(وَاذا الصُّحُفُ نُشِرَتْ...عَلِمَتْ نَفْس مااَحْضَرَتْ)(سورۂ تکویر آیت ۱۰و ۱۴)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ترجمہ: ''اس وقت ہر نفس جان لے گا کہ کس نے کیا چیز حاضر کی ہے۔''

۴۔(وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ * وَكُلُّ صَغِيرٍوَكَبِيرٍ مُسْتَطَر) (سورۂ قمر آیت ۵۲و۵۳)

ترجمہ: ''یعنی جو کام بھی وہ لوگ انجام دیتے ہیں ان کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے، ہر چھوٹا و بڑا کام لکھ دیا جاتا ہے۔''

۵۔(فَاَمّامَنْ اُوتِيَ كِتابُهُ بِيَمينِهِ *فَسَوْفَ يُحاسَبُ حِساباًيَسيراً *وَيَنْقَلِبُ اِلى اَهلِهِ مَسْرُوراً *وَامَّامَنْ اُوتِيَ كِتابُهُ وَراءَ ظَهرِهِ فَسَوْفَ يَدْعُواثُبُوراً *وَيَصْلىٰ سَعِيراً)(سورۂ انشقاق آیت ۷ سے ۱۲تک. اور ان کے علاوہ بھی آیات ہیں مثلاً: یٰس آیت ۱۲، سورۂ زخرف آیت ۸۰، سورۂ اسراء آیت ۱۳۔۱۴، سورۂ نباء آیت ۲۹، سورۂ حاقہ آیت ۱۹۔۲۵۔۲۶، سورۂ واقعہ آیت ۲۸۔۴۱۔۴۲) یعنی: جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس کا حساب عنقریب آسان ہوگا اور خوش خوش اپنے رشتہ داروں کی طرف لوٹے گا، اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پشت سے اسے دیا جائے گا تو عنقریب فریاد و بکا کرے گا کہ ہائے مجھ پر افسوس کہ میں ہلاک ہو گیا اور اب آگ کے شعلوں میں جلوں گا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتے

آیات قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ دو فرشتے انسانوں کے اعمال وافعال پر معین ہیں رقیب وعتید نام کے جو ان کے اچھے بُرے اعمال کو لکھتے ہیں جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا:(اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیَانِ عَنْ الْیَمِینِ وَعَنْ الشِّمَالِ قَعِید*مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَیْہِ رَقِیب عَتِید) (سورۂ ق آیت ۱۷۔۱۸)ترجمہ:''یعنی یاد کرواس وقت کو جب دو فرشتے دائیں اور بائیں جانب سے تم سے ملاقات کریں گے کوئی لفظ ایسا نہیں ہوگا کہ جس سے فرشتے آگاہ نہ ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا:اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِینَ *کِراماً کاتِبینَ*یَعْلَمُونَ ماتَفْعَلُونَ)(سورۂ انفطار آیت ۱۰۔۱۲)ترجمہ:''یعنی بیشک دو محترم ونگہبان فرشتے تمہارے اعمال کو لکھتے ہیں جو کچھ بھی تم لوگ انجام دیتے ہو اسے وہ جانتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا(اِنَّ رُسُلَنَایَکْتُبُونَ مَاتَمْکُرُونَ) (سورۂ یونس آیت ۲۱)ترجمہ:''یعنی ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لکھتے ہیں ہر اس مکروفریب کو بھی جو تم لوگ انجام دیتے ہو۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

تین طرح سے نامۂ اعمال کا پیش ہونا

علامہ طباطبائی لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن تین طرح سے انسانوں کے نامۂ اعمال کو پیش کیا جائے گا۔ (تفسیر المیزان ج ۱۳ص ۳۴۸)

۱۔تمام گذشتہ و آیندہ لوگوں کے لئے نامۂ اعمال کا پیش ہونا'' جیسے ارشاد ہوا: (وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ) (سورۂ کہف آیت ۴۹) ترجمہ: ''اور جب نامۂ اعمال کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے گا تو آپ مجرمین کو خوفزدہ پائیں گے

۲۔ہر امت کو علیحدہ بلا جانا جیسے ارشاد ہوا:وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةًكُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى اِلَى كِتَابِهَا) (سورۂ جاثیہ آیت ۲۸)

ترجمہ: ''آپ اس دن دیکھیں گے کہ ہر امت کو اس کے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔''

۳۔ہر انسان کے نامۂ اعمال علیحدہ علیحدہ پیش ہونا جیسے ارشاد ہوا: (وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ) (سورۂ اسراء آیت ۱۳) ترجمہ: ''اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ اعمال کو اس کے گلے کا ہار بنادیا ہے (کہ اس کی قسمت اس کے ساتھ رہے)''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

روایات میں نامۂ اعمال کا ذکر

۱۔امام علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں :"وَ نَسْتَغْفِرُهُ مِمّاَاَحاطَ بِهِ عِلْمُهُ، وَاَحْصاهُ كِتابُهُ،عِلْم غَيْرُقاصِرٍ،وَكِتاب غَيْرُ مُغادِرٍ-"(نہج البلاغہ خ۱۱۴)''یعنی میں اس خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کی کتاب ہر چیز کو لکھے ہوئے ہے جس کے علم میں کسی قسم کا نقص و عیب نہیں اور جس میں کوئی چیز بھلائی نہیں گئی ہے۔''

۲۔پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد گرامی ہے :"يُعْرَضُ النّاسُ يَوْمَ الْقيامَةِ ثَلاثُ عَرْضاتٍ؛فَاَمّا عَرْضَتان فَجِدال وَمَعاذِير،فَاَمّا الْعَرْضَةُ،الثّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلک تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِى ،فَآخِذ بِيَمِينِهِ،وَآخِذ بِشِمالِهِ؛"(سنن ترمذی ج۲ص۲۱۷)ترجمہ :''یعنی لوگ قیامت کے دن عدالت پروردگار میں تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے پہلی دفعہ بہانہ اور جھگڑا کرکے اپنے گناہوں کو چھپانے کی کوشش کریں گے دوسری مرتبہ اپنی غلطی پر پشیمان ہو کر عذر خواہی کریں گے تیسری مرتبہ ان کے نامۂ اعمال اڑ کر ان کے دائیں و بائیں ہاتھوں میں آجائیں گے۔''

۳۔پیغمبر اکرم (ص) نے اپنی ایک گفتگو کے دوران فرمایا :"وَرَأَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِي قَدْ هوَتْ صَحِيفَتُهُ قِبَلَ شِمالِهِ،فَجائَهُ خَوْفُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ،فَاَخَذَ صَحيفَتَهُ فَجَعَلَها فِي يَمينِهِ-" ترجمہ :''یعنی میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے نامۂ اعمال کو اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جارہا تھا کہ اس شخص پر اچانک خوف خدا طاری ہوا تو اس کے نامۂ اعمال کو دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔''(بحارالانوار ج۷ ص۲۹۱)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔حضرت علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں :"مَنْ وَقَّرَ مَسْجِداًلَقَی اللّٰہُ یَوْمَ یَلْقاہُ ضاحِکاً مُسْتَبْشِراًوَاَعْطاہُ کِتابَہُ بِیَمینِہِ۔"یعنی جو شخص مسجد کے احترام کو باقی رکھے اور اسے آباد کرے تو وہ روز قیامت خداوند عالم سے خوش وخرم ملاقات کرے گااور اس کے نامۂ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔'' (تفسیر نور الثقلین ج۵ ص ۵۱۲)

۵۔پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:''بروز جمعہ مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے بیٹھتے ہیں اور مسجد میں داخل ہونے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں،جب امام جمعہ خطبہ دینے کے لئے منبر پر جاتا ہے تو وہ فرشتے فائلوں کو بند کرکے ذکر خدا سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں لہٰذا جو لوگ یا نماز جمعہ جانے میں تأخیر کرتے ہیں یا نہیں جاتے ان کے نام لکھے نہیں جاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم ج۲ ص ۵۸۷ پیام قرآن ج۶ ص ۱۱۲.)

حضرت علی (ع) کا وضو کرتے ہوئے نامۂ اعمال کے آسانی کی دعا کرنا

شیخ صدوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت وضو میں دایاں ہاتھ دھوتے ہوئے یوں دعافرماتے تھے:"اَللّٰھمَّ اَعْطِنِي کِتابِي بِیَمِینِي ،وَالْخُلْدَ فِي الْجِنانِ وَحاسِبْنِي حِساباً یَسیراً"اے میرے اللہ میرے نامۂ اعمال کو میرے دائیں ہاتھ میں دینااور مجھے اپنی دائمی جنت میں قرار دینااور میرے حساب وکتاب کو مجھ پر آسان قرار دینا۔'' (ثواب الاعمال ۱۶)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اور بایاں ہاتھ دھوتے ہوئے حضرت یوں دعافرماتے تھے :"اَللّٰھمَّ لا تُعْطِنِي كِتابِي بِشِمالِي وَلامِنْ وَراءِ ظَھرى،وَلا تَجْعَلْھا مَغْلُولَةً اِلى عُنُقى،وَ اَعوذُبِک مِنْ مُقَطَّعاتِ النَّيرانِ-"

یعنی اے پروردگار میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں قرار نہ دینا نہ میری پشت سے میرے اعمال کو دینا اور نہ میرے نامہ اعمال کو میری گردن میں لٹکانا اور آگ کے لباس سے تیری پناہ چاہتاہوں جو دوزخ میں پہنائے جاتے ہیں۔'' (ثواب الاعمال ص ۴۳)

حضرت کی اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کاملنا بہشتی ہونے کی علامت ہے اور بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کا دیاجانا دوزخی وگناہ گار ہونے کی علامت ہے جبھی حضرت نے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کے ملنے اور بائیں ہاتھ میں نہ ملنے کی دعا کی ہے۔

نامہ اعمال کے بارے میں دو آیات کا تقابل

کیونکہ ایک آیت میں ارشاد ہوا: فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ) (سورۂ اعراف آیت ۷) یعنی ہم لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کی طرف رسولوں کو بھیجا گیا اور پیغمبروں سے بھی سوال کریں گے، لیکن دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ) یعنی اس دن جن وانس میں سے کسی سے بھی اس کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔'' (سورۂ رحمٰن آیت ۳۹ اور صافات آیت ۲۴، حجر آیت ۲۹۔ ۹۳ سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ظاہری لحاظ سے یہ دونوں آیات ایک دوسرے کی متضاد ہیں مگر اس مسئلے کو امام جعفر صادق (ع) نے اس طرح حل فرمایا کہ: ''بیشک قیامت کے دن سب سے سوال ہوگا مگر جن آیات میں سوال نہ ہونے کا ذکر ہے اس میں صرف معصومین کے خالص شیعہ مراد ہیں۔(بحارالانوار ج ۷ ص ۲۵۱)

قرآن میں قیامت کے دقیق حساب وکتاب کا ذکر

لفظ حساب قرآن میں ۷۴ مختلف جگہوں پر استعمال ہوا ہے جن میں سے ۸ جگہ پر خداوند عالم نے اپنے کو ''سریع الحساب'' ذکر کیا ہے یعنی جلدی حساب لینے والا اور پانچ آیات میں ''یوم الحساب'' استعمال ہوا۔(سورۂ ابراہیم آیت ۴۱، ص آیت ۱٦۔۲٦۔۵۳، غافر آیت ۲۷)

اور یہ قیامت کے مشہور ترین ناموں میں سے ہے کیونکہ قیامت دراصل حساب وکتاب ہی کے لئے برپا ہوگی جہاں لوگوں کے اعمال کی جزاء یا سزادی جائے گی جیساکہ مندرجہ ذیل آیات میں ارشاد ہوا:

۱۔(وَاِنْ تُبْدُواماَفِي اَنفُسِكُمْ وَتُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ)(سورۂ بقرہ آیت ۲۸۴.) یعنی جو کچھ تمہارے قلوب میں ہے چاہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا اس کا ضرور حساب لے گا۔

۲۔حضرت لقمان اپنے بیٹے کو یوں نصیحت فرماتے ہیں: يَابُنَيَّ اِنَّهااِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍوَفِي السَّمَاوَاتِ اَوْفِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهااللهُ اِنَّ اللهَلَطِيف خَبِير

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

)(سورۂ لقمان آیت ١٦) یعنی اے بیٹا اگر تم دانہ کے برابر بھی کوئی نیک یا بُرا عمل انجام دوگے چاہے پتھر کے اندر ہو یا آسمان وزمین میں کہیں بھی تو خداوند عالم قیامت کے حساب والے دن حاضر کردے گا بیشک خداوند عالم باریک بین اور آگاہ ہے۔''

نکتہ: خردل: ایسی سبزی ہے جس کے دانہ خشخاش کے دانوں کے مانند ہوتے ہیں، خداوند عالم کا اس طرح کے الفاظ کا استعمال کرنا بتارہا ہے کہ قیامت کے دن کتنا دقیق اور سخت حساب ہوگا۔

٣۔(لاَیَعْزُبُ عَنْہُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰاتِ وَلاَفِی الْاَرْضِ وَلاَاَصْغَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَلاَاَکْبَرُ اِلاَّفِی کِتَابٍ مُبِینٍ) (سورۂ سباء آیت ٣) یعنی ذرہ برابر بھی کوئی چیز زمین و اسمانوں میں اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز ہے مگر یہ کہ ''لوح محفوظ'' میں اس کا ذکر محفوظ ہے۔''

٤۔(وَنَضَعُ الْمَوازِینَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْس شَیْئاً وَ اِن کانَ مِثْقالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَیْنَابِھا وَ کَفَی بِنَا حاسِبِینَ) (سورۂ انبیاء آیت ٤٧) یعنی ہم قیامت کے دن عادلانہ ترازو نصب کریں گے پس اس دن کسی پر ذرہ برابر بھی ستم نہ ہوگا اگرچہ کسی کا کوئی عمل ایک دانہ کے برابر بھی کیوں نہ ہو ہم اسے بھی اس کے سامنے لاکر پیش کردیں گے اور ہم حساب وکتاب کے لئے کافی ہیں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۵۔(اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنْ الْيَمِينِ وَعَنْ الشِّمَالِ قَعِيد*مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيب عَتِيد)(سورۂ ق آیت ۱۷۔۱۸) یعنی جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو دائیں بائیں سے لکھنے والے فرشتے اسے لکھ لیتے ہیں، کوئی بات زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

روایات میں دقیق حساب وکتاب ہونے کا ذکر

ا۔پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "اَکْيَسُ الْكَيِّسِينَ مَنْ حاسَبَ نَفْسَهُ۔"(بحارالانوار ج۷۰ص۷۰) یعنی چالاک انسان وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔''

۲۔حضرت علی (ع) نے ارشاد فرمایا: "قَيِّدُوااَنْفُسَكُمْ بِالمُحاسَبَةِ۔'(میزان الحکمہ ج۲ص۴۰۵) یعنی اپنے نفسوں پر کنٹرول کرو محاسبہ کے ذریعے۔''

۳۔امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا: "حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنا اَنْ يَعْرِضَ عَمَلَهُ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلَى نَفْسِهِ فَيَكُونَ مُحاسِبَ نَفْسِهِ۔فاِنْ رَأى حَسَناً اِستَزادَ مِنْها،وَاِنْ رَأى سَيِّئَةً اِسْتَغْفَرَمِنْهالِئَلاَّيَخْزِى يَوْمَ الْقِيامَةِ۔"(بحارالانوار ج۷۸ ص۲۷۹)

یعنی ہر مسلمان جو ہماری امامت کا معتقد ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر روز و شب اپنے اعمال کو کنٹرول کرتا رہے اگر انھیں نیک پائے تو ان میں اضافہ کرتا رہے اور اگر گناہ پائے تو اس پر توبہ کرے تاکہ قیامت کے دن رسوانہ ہو۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔دوسری جگہ امام جعفر صادق (ع) ارشادفرماتے ہیں :"تُعْرَضُ الاَعْمالُ عَلی رَسولِ اللّٰہِ ،اَعْمالُ الْعِبادِ،کُلَّ صَباحٍ اَبْرارُھا وَ فَجارُھا فَاحْذَروھا،وَھوَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعالیٰ :اِعْمَلُوا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُولُہُ۔"(اصول کافی ج۱ص۲۱۹) یعنی ہر روز صبح کے وقت تمام نیکوکار اورگناہ گار افراد کے اعمال رسول خد (ص) اکی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں لہٰذا اپنے بُرے کردار سے بچو،یہی ہے معنی سورۂ توبہ کی آیت ۱۰۵ کے یعنی عمل کرو خدااور رسول تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔''

ثوبہ بن صمہ کااپنا محاسبہ کرتے ہوئے انتقال کرجانا

محدّث قمی شیخ بہائی سے اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں کہ ثوبہ بن صمہ بڑا متقی وپرہیزگارانسان تھا جو ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتارہتا تھاجب وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچاتواس نے حساب لگایا کہ بالغ ہونے کے بعد سے میں نے ۲۱۵۰۰دن اپنی عمر کے گزارے ہیں افسوس ہے مجھ پر کہ اگر میں نے روزانہ صرف ایک گناہ بھی کیا ہوتو آج تک میں ۲۱۵۰۰گناہ کا مرتکب ہوچکا ہوں ،ارے میں بارگاہ خدامیں کیا جواب دوں گااس حساب کرنے کے بعد وہ اپنے آپ میں اتنا پریشان ہوا کہاس نے چیخ ماری اوراس کاانتقال ہوگیا۔(سفینتہ البحار ج۱ص۴۸۸مادۂ ذنب)

۵۔امام محمد باقر (ع) نے ارشاد فرمایا:"اَوَّلُ مایُحاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلاۃُ ،فَاِنْ قُبِلَتْ قُبِلَ ما سَواھا، وَ اِنْ رُدَّتْ رُدَّتْ ماسَواھا۔"(بحارالانوار ج۷ص۲۶۷)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

یعنی سب سے پہلی چیز جس کا بندوں کو حساب دینا ہوگا نماز ہے اگر نماز قبول ہوئی تو بقیہ اعمال بھی قبول ہوں گے اور اگر نماز رد ہو گئی تو بقیہ اعمال بھی رد ہو جائیں گے۔''

۶۔حضرت علی (ع) اپنے خطبہ کے دوران ارشاد فرماتے ہیں: "اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي عِبادِهِ وَبِلادِهِ،فَاِنَّكُمْ مَسْؤلونَ حَتّی عَنِ الْبِقاعِ وَالْبَهائِمِ-"(نہج البلاغہ خ ۱۶۷)

یعنی اللہ سے ڈرو بندوں اور شہروں کے مسئلے میں بھی کیونکہ تم لوگوں سے بارگاہ خداوندی میں زمین اور حیوانات سب کے بارے میں سوال ہوں گے۔''

۷۔پیغمبر اکرم (ص) ارشاد فرماتے ہیں :"لا تَزولُ قَدَما عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيامَةِ حَتّٰی يُسْئَلُ عَنْ اَرْبَعٍ :عَنْ عُمْرِ هِ فِي مااَفْناهُ،وَ شَبابِهِ فِي ماابْلاهُ،وَعَنْ مالِهِ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيما اَنْفَقَهُ،وَعَنْ حُبِّنا اَهْلَ الْبَيْتِ-"(بحار الانوار ج۷ ص۲۵۸) یعنی قیامت کے میدان سے ابھی کوئی قدم نہیں اٹھاسکے گا مگر یہ کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوالات ہوں گے ۱۔عمر کے بارے میں کہ کس راہ میں گزاری، ۲۔جوانی کے بارے میں کہ اس سے کیا استفادہ کیا، ۳۔مال کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا ، ۴۔میرے اہل بیت کے بارے میں۔

۸۔پیغمبر اکرم (ص) ارشاد فرماتے ہیں : ''قیامت کے دن خداوند عالم میری امت کے کچھ لوگوں کو پر عطا کرکے بغیر حساب وکتاب کے بہشت میں بھیجے گا جب وہ لوگ اس طرح سے وارد بہشت

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ہوں گے تو رضوان جنت ان سے سوال کریں گے کہ تمہارے اندر ایسی کون سی خصوصیات تھیں جن کے سبب تمہیں یہ مقام و منزلت عطا ہوئی ،تو وہ لوگ جواب دیں گے "کُنّآاِذاخَلَوْنا نَسْتَحِی اَنْ نُعْصِیہِ ،وَ نَرْضٰی بِالیَسیرِ مِمّاقُسِّمَ لَنا"یعنی ہم تنہائی میں گناہ کرنے سے بھی حیاء کرتے تھے اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اس پر راضی رہتے تھے ،تو فرشتے کہیں گے ''یحق لکم ھذا'' بیشک تم ایسے ہی مقام کے حقدار ہو۔ (مجموعۂ ورام ص ۱۹۰)

۹۔امام جعفر صادق (ع) اس آیۂ (اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَوَالْفُؤَادَکُلُّ اُوْلَئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْؤلًا) یعنی کان ،آنکھ ،دل سب سے سوال کیا جائے گا۔'' (سورۂ اسراء آیت ۳۶) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں ''کانوں سے سوال ہوگا کہ تم نے کیا سنا، آنکھوں سے سوال ہوگا کہ تم نے کیا دیکھا، دل سے سوال ہوگا تم نے اپنے اندر کس چیز کو جگہ دی۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وجودِ امام سے فیضیاب ہونے کا طریقہ:

امام زمانہ (عج) کی غیبت ِ کبریٰ کے زمانے میں آپ کے وجود سے فیضیاب ہو نے کیلئے خود حضرت نے یوں ارشاد فرمایا: "واَمّا وجہ الانتفاع بی فی غیبتی فکا الانتفاع با الشمس اذا غیّبتھا عن الابصار السحاب ،وانّی لامان لا ھل الارض کما انّ النجوم امان لاھل السماء ، فا غلقو ا ابواب السوال عمّا لا یعنیکم،ولا تتکلفوا علم ما قد کفیتم ،واکثروا الدُّعاءَ بتعجیل الفرج،فانّ ذالک فرجکم " (احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۴۷۱ ،بحاالانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

یعنی'' میری غیبت میں مجھ سے فیض اُٹھا نا اُسی طرح ہے جس طرح لوگ سورج سے فیض اُ ٹھا تے ہیں جب سورج بادلوں کے سائے میں چلا جا تا ہے میں اھل زمین کیلئے امان کا باعث ہوں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان کا با عث ہیں پس جو با تیں تم لو گو ں سے مر بوط نہ ہوں اُنکے بارے میں سوال مت کیا کرو اور جو جانتے ہو اُسکے بارے میں مزید اپنے آپ کو زحمت میں نہ ڈالو ، اور میرے ظہور کے لیئے زیادہ سے زیادہ دُعا کیا کرو ، کیوں کہ میرے ظہور کرنے میں تمہارے لئے ہی فوائد ہیں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا آٹھواں مرحلہ: شفاعت کا ہے

اسلام کے مسلمہ عقائد میں سے ایک شفاعت کا عقیدہ ہے جو قیامت کے دن پیش آئے گا صاحب کتاب المصباح المنیر لکھتے ہیں کہ شفاعت یعنی "شَفَعْتُ الشَّیئَ، ضَمَمْتُہُ الْفَرْدَ"میں نے فلاں چیز کی شفاعت کی یعنی اس کو دوسری چیز کے ساتھ ملایا۔ (مصباح المنیر ص۳۱۷ مادۂ شفع)

وضاحت: کیونکہ گناہ گار لوگ بھی اپنے بعض مثبت کاموں میں مثلاً ایمان اور عمل صالح وغیرہ میں کیونکہ اولیاء خدا سے شباہت رکھتے ہوں گے تو ان اولیاء خدا کو اس بات کا حق دیا جائے گا کہ وہ ان گناہ گاروں کی بارگاہ الٰہی میں سفارش و شفاعت کریں،البتہ یہ شفاعت کی امید دلانا گناہ پر ابھارنا نہیں ہے بلکہ ناامیدی کو لوگوں کے اندر سے ختم کرنا ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"مَنْ اَنْکَرَ ثَلاثَۃَ اَشْیاءٍ فَلَیْسَ مِنْ شِیْعَتِنا،اَلْمِعْراجُ وَالْمَسْأَلَۃُفِی الْقَبْرِ،وَالشَّفاعَۃِ"(امالی شیخ صدوق ص۱۷۷،بحار الانوار ج۸ ص۳۷)

یعنی تین چیزوں کا انکار کرتا ہے وہ ہمارے پیروکاروں میں سے نہیں ہے،۱۔ معراج ،۲۔قبر کے منکر و نکیر کے سوال، ۳۔شفاعت۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

علماء اہل سنت کا شفاعت کے بارے میں نظریہ

علامہ نووی (محی الدین، یحی بن شرف دمشقی شافعی متوفی تقریباً ٦٧٧ھ ق اپنی کتاب شرح صحیح مسلم میں قاضی عیاض کے نظریہ کو نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اہل سنت کا شفاعت کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ شفاعت بر حق ہے عقلاًاور شرعاً بھی کیونکہ آیات قرآنی نے بھی اس بارے میں تصریح کی ہے اور مخبر صادق پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سے بھی ہم تک خبر پہنچی ہے اور گذشتہ اور موجودہ علماء اہل سنت بھی

مسئلہ شفاعت کے بر حق ہونے کے بارے میں اتفاق نظر رکھتے ہیں صرف خوارج اور معتزلہ ہیں جو شفاعت کا انکار کرتے ہیں مگر قرآن خوارج اور معتزلہ کے نظریہ کو باطل قرار دے رہا ہے۔

شفاعت پانچ قسم کی ہے

ا۔پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ مخصوص ہے مسلمین سے قیامت کی وحشت ختم کرنے اور جلدی ہونے کے بارے میں۔

٢۔ایک گروہ کا بغیر حساب و کتاب کے بہشت میں داخل ہونا یہ بھی پیغمبر (ص) کے ساتھ مخصوص ہے۔

٣۔دوزخ کے مستحق لوگوں کی شفاعت کرکے پیغمبر (ص) کا جس کو چاہنا بہشت بھجوا دینا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔ دوزخ میں ڈالے جانے کے باوجود پیغمبر (ص) کی شفاعت پر لوگوں کو دوزخ سے نجات دینا پیغمبر (ص) کے فرمان کے مطابق ملائکہ اور مؤمنین کو بھی اس دن شفاعت کرنے کا حق دیا جائے گا۔

۵۔ بہشتیوں کے بلند درجات کے لئے بھی شفاعت ہوگی اور اس شفاعت کے تو معتزلہ لوگ بھی قائل ہیں (بحار الانوار ج ۸ ص ۶۲)

قرآن میں شفاعت کا ذکر

قرآن مجید میں تقریباً ۳۰ مرتبہ شفاعت کا ذکر ہوا ہے مختلف تعبیرات کے ذریعے اور ہر جگہ شفاعت کے ذریعے ایک خاص پیغام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن میں سے ہم چند آیات کو یہاں بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

۱۔ (فَمَاتَنْفَعُهمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ) (سورۂ مدثر آیت ۴۸)

''یعنی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔''

۲۔ وَاتَّقُوایَوْمًالاَتَجْزِی نَفْس عَنْ نَفْسٍ شَیْئًاوَلاَیُقْبَلُ مِنْهاشَفَاعَة وَلاَیُؤْخَذُ مِنْهاعَدْل وَلاَهمْ یُنصَرُونَ (سورۂ بقرہ آیت ۴۸، اسی طرح کا ذکر اسی سورہ کی آیت ۲۵۴ میں بھی ہوا ہے)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

''یعنی اس دن سے ڈرو جس دن کسی کو کسی کے بدلے سزا نہیں دی جائیگی ، اورنہ کسی سے کسی کی شفاعت قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے کوئی عوض ہی قبول کیا جائے گا اور نہ کسی کی کوئی مدد ہی کی جائے گی۔''

۳۔(قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًالَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ)(سورۂ زمر آیت ۴۴.) ''یعنی کہہ دو کہ تمام شفاعت خدا کی طرف سے ہے کیونکہ آسمانوں اورزمین کی حکومت اسی کا حق ہے اور پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔''

۴۔(مَالَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلاَشَفِيعٍ)(سورۂ سجدہ آیت ۱۴اسی طرح کا مفہوم سورۂ انعام کی آیت ۵۱اورآیت ۷۰ سے بھی معلوم ہوتا ہے)

''یعنی تم لوگوں کے لئے خدا کے علاوہ کوئی سرپرست اور شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔''

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ شفاعت فقط خدا کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ خدا تمام مخلوقات کا مالک حقیقی ہے لہٰذا اس کی طرف سے عفو وبخشش اس کی شفاعت ہی کا سبب ہیں۔

۵۔(مَنْ ذَا الَّذِی يَشْفَعُ عِنْدَہُ اِلَّا بِاِذْنِہِ)(سورۂ بقرہ آیت ۲۵۵)

''یعنی کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کے اذن کے بغیر کسی کی شفاعت کرے؟''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

٦۔(يَوْمَئِذٍ لاَتَنفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلاَّمَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمَانُ وَرَضِیَ لَہُ قَوْلاً)(سورۂ طہ آیت ١٠٩.)
''یعنی اس دن کسی کی شفاعت نفع نہیں دے گی سوائے اس کے جسے خدا اذن دے اور اس کی گفتار سے راضی ہو۔''

٧۔(اَمَامِنْ شَفِیعٍ اِلاَّمِنْ بَعْدِ اِذْنِہِ)(سورۂ یونس آیت ١٣اسی طرح کا ذکر سورۂ سباء کی آیت ٢٢ اور سورۂ نجم کی آیت میں ہوا ہے)''یعنی کوئی شفاعت نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اس کے اذن سے۔

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ شفاعت کرنے میں اذن خدا کی ضرورت ہے جس کے بغیر کوئی کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا،جس کو وہ اجازت دے اسی کی شفاعت قابل قبول ہے۔

٨۔(وَلاَیَمْلِکُ الَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِہِ الشَّفَاعَۃَاِلاَّمَنْ شَھِدَبِالْحَقِّ وَھمْ یَعْلَمُونَ)(سورۂ زخرف آیت ٨٦)''یعنی جن غیر خدا کو وہ لوگ مانتے ہیں وہ شفاعت پر قادر نہیں ہیں مگر یہ کہ بر حق شفاعت کی جائے جب کہ وہ لوگ جانتے ہیں۔''

٩۔(وَلَا یَشْفَعُونَ اِلاَّلِمَنِ ارْتَضَیٰ)''یعنی وہ لوگ شفاعت نہیں کرتے ہیں مگر صرف اس کی شفاعت کرتے ہیں جس سے خدا راضی ہو۔''(سورۂ انبیاء آیت ٢٨،اسی طرح کا ذکر سورۂ مریم آیت ٨٧ اور سورۂ مؤمن آیت ١٨ میں بھی آیا ہے)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

یہ آیات اس بات کی حکایت کر رہی ہیں کہ اولاً شفاعت کرنے والا شفاعت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور ثانیاً جس کی شفاعت کی جائے خدا بھی اس سے راضی ہو تاکہ اس کے حق میں شفاعت کو قبول کرے۔

قرآن میں سب سے زیادہ اُمّید دلانے والی آیت

امام سجاد (ع) اپنے چچا محمد حنفیّہ اور وہ اپنے والد حضرت علی (ع) سے اور حضرت علی پیغمبر اسلام (ص) سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ (ص) نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن ایک بلند مقام پر کھڑا ہو کر اس قدر لوگوں کی شفاعت کروں گا کہ خداوندعالم کی طرف سے آواز آئے گی "اَرَضِیتَ یا مُحَمَّدُ؟"اے محمد ! کیا راضی ہو، تو میں کہوں گا، ''رَضِیتُ رَضِیتُ ''ہاں راضی ہوا راضی ہوا۔

پھر حضرت علی (ع) نے کوفے کے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن میں سب سے زیادہ اُمّید دلانے والی آیت یہ ہے ؟ (قُلْ یَاعِبَادِیَ الَّذِینَ اَسْرَفُوا عَلَیٰ اَنْفُسِہِمْ لاَتَقْنَطُوامِنْ رَحْمَۃِ اللهِ اِنَّ اللهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا)(سورۂ زمر آیت ۵۳)

''یعنی کہہ دو کہ جو اپنے حق میں زیادہ روی کر چکا ہے، رحمت خدا سے مأیوس نہ ہونا، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، تو اہل کوفہ نے کہا ہاں؟ حضرت علی (ع) نے فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّید دلانے والی آیت یہ ہے۔ (وَلَسَوْفَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) (سورۂ ضحیٰ آیت ۵) یعنی عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اس قدر عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ، ذکر ہے اس کے بعد محمد حنفیّہ نے تین مرتبہ کہا "وَاللهِ الشَّفٰاعَةُ" یعنی اللہ کی قسم اس رضایت پیغمبر (ص) سے مراد ان کا شفاعت کرنا ہے (بحار الانوار ج ۸ ص ۵۷، تفسیر ابوالفتوح رازی ج ۱۲ آیت ۱۱۰)

امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا: "رِضٰا جَدّی اَنْ لايَبْقىٰ فِى النّٰارِ مُوَحِّد-" یعنی میرے جد کی رضایت سے مراد یہ ہے کہ کوئی بھی وحدانیت پرست دوزخ کی آگ میں باقی نہ رہے ۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۵۹۵)

قرآن میں مقام محمود سے مراد شفاعت پیغمبر (ص) ہے

ہم قرآن میں پڑھتے ہیں کہ ایک مقام پر پیغمبر اکرم (ص) کو یوں خطاب ہوا: (وَمِنْ اللَّيْلِ فَتَهجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَکَ عَسَى اَنْ يَبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (سورۂ اسراء آیت ۷۹)

''یعنی رات کے کچھ حصے میں اٹھ کر نماز و قرآن پڑھو البتہ یہ تمہارے لئے مستحب ہے نزدیک ہے کہ تمہارا رب تمہیں پسندیدہ مقام تک پہنچادے۔''

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: ''مقام محمود وہ ہے جہاں میں کھڑا ہو کر اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۲۰۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے '' قیامت کے دن میدان محشر میں جب لوگ سخت آفتاب کی تپش میں کھڑے ہوں گے حضرت آدم (ع) جب ان کے درمیان آئیں گے تو لوگ حضرت ادم (ع) سے طلب شفاعت کریں گے وہ حضرت نوح (ع) کی طرف اشارہ کریں گے، جب لوگ حضرت نوح (ع) کی طرف طلب شفاعت کے لئے بڑھیں گے تو وہ حضرت ابراہیم (ع) کی طرف اشارہ کریں گے، لوگ جب ان کی طرف بڑھیں گے تو وہ حضرت موسیٰ (ع) کی طرف اشارہ کریں گے،

جب لوگ ان کی طرف بڑھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ (ع) کی طرف اشارہ کریں گے، جب لوگ ان کی طرف بڑھیں گے تو وہ پیغمبر اسلام (ص) کی طرف اشارہ کریں گے پیغمبر (ص) لوگوں کو لے کر جنت کے دروازے پر پہنچیں گے اور دروازہ آپ کے لئے کھلے گا تو آپ سجدے میں گر جائیں گے خدا کی طرف سے آواز آئے گی "تَكَلَّمْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ" یعنی بولو اور جو چاہئے سوال کرو خدا تمہیں عنایت کرے گا اور تمہاری شفاعت کو قبول کرے گا، پیغمبر (ص) سر سجدے سے اٹھائیں گے اور تمام کلمہ گویوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

پھر امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: "فَمَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي جَمِيعِ الْأُمَمِ اَوْجَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ (ص) وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَىٰ (عَسَىٰ اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) '' یعنی قیامت کے دن امت پیغمبر کی سی حالت کسی اُمّت کی نہیں ہوگی، یہی معنی ہے اس قول خدا کے (عَسَىٰ اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (بحارالانوار ج ۸ ص ۴۸، تفسیر عیاشی ذیل آیت)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

روایات میں ذکر شفاعت

شفاعت کے سلسلے میں سینکڑوں روایات کتب شیعہ و سنی میں تحریر ہیں جن میں سے ہم بعض کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تحریر کرتے ہیں۔

ا۔ قیامت اصل مقام شفاعت ہے: اگر چہ بعض محققین کا کہنا ہے کہ شفاعت تینوں عالم میں ممکن ہے (مثلاً دنیا، برزخ، قیامت) تینوں جگہوں پر مگر اصل اور مہم اور عمومی شفاعت کا ٹھکانہ قیامت ہی ہے جیسا کہ سورۂ نساء کی آیت ٦٤ اور کچھ روایات سے تینوں جگہوں پر شفاعت کی تائید ہوتی ہے۔

علامہ طباطبائی اپنی تفسیر المیزان میں شفاعت کی شرعی اہمیت کی وضاحت کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ شفاعت کا آخری مقام قیامت کا دن ہے پھر لکھتے ہیں کہ عالم برزخ میں شفاعت نہیں ہے اور جو روایات موت کے وقت اور سوال منکر و نکیر کے وقت پیغمبر (ص) و ائمہؑ اطہار کے مؤمنین کی مدد کو آنے کا ذکر کرتی ہیں وہ شفاعت نہیں ہے وہ ایک خاص قسم کا تصرف اور حکومت پروردگار ہے۔ (تفسیر المیزان ج ا ص ۱۷۴ ذیل آیت ۴۸ سورۂ بقرہ)

جیسا کہ برزخ میں شفاعت کی نفی پر امام جعفر صادق (ع) کی یہ روایت دلالت کرتی ہے "وَلٰكِنِّي وَاللهِ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِي الْبَرْزَخِ" (بحار الانوار ج ٦ ص ٢٦٧)

یعنی لیکن خدا کی قسم میں تمہارے لئے عالم برزخ کے بارے میں ڈرتا ہوں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔شفاعت عدالت الٰہیہ کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے:لوگ سوال کرتے ہیں کہ عدالت پروردگار اس بات کی متقاضی ہے کہ گناہ گار کو سزادی جائے مگر شفاعت اس شخص کی نجات کا سبب بنتی ہے لہٰذا یہ دونوں چیزیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں ؟جواب دیا جاتا ہے۔

اولاً: یہ بات تو ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ شفاعت صرف ان گناہ گار افراد کے شامل حال ہو گی جو شفاعت کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔

ثانیاً: شفاعت کا درجہ عدالت کے درجہ سے اوپر ہے کیونکہ خدا اپنے فضل و کرم واحسان کے سبب بعض لوگوں کو مشمول شفاعت قرار دے گا لہٰذا شفاعت کسی قسم کا امتیاز نہیں ہے تاکہ عدالت پروردگار کے ساتھ تضاد رکھے بلکہ شفاعت فضل و کرم پروردگار ہے۔

۳۔موانع شفاعت: روایات کے اعتبار سے بعض چیزیں شفاعت میں مانع ہوتی ہیں۔

ا۔مسئلہ شفاعت پر یقین نہ رکھنا: جیسا کہ پیغمبر (ص) نے ارشاد فرمایا:"مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِي فَلا اَنَا لَهُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي"(بحار الانوار ج۸ ص ۳۴) یعنی جس کو میری طرف سے ہونے والی شفاعت پر یقین نہیں اس کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت عطا نہیں کرے گا۔'' ۲۔اہل بیت پیغمبر اکرم (ص) کو اذیت وازار دینے والے افراد: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"وَاللّٰهِ لا تَشَفَّعْتُ فِيمَنْ آذىٰ ذُرِّيَّتِي"(بحار الانوار ج۸ ص ۳۷) یعنی خدا کی قسم جو لوگ میری اولاد کو اذیت پہنچائیں گے میں اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔شرک و ظلم : جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:''میری شفاعت شرک اور ظلم کرنے والوں کو حاصل نہیں ہو گی۔''(خصال صدوق ج۲ص۹)

۵۔احکامات الٰہی کو اہمیت نہ دینے والا: جیسا کہ اس مطلب کی طرف سورۂ اعراف کی آیت ۵۳ اشارہ کررہی ہے۔

۶۔بُرے اور گمراہ ہمنشین کا انتخاب: جیسا کہ سورۂ شعراء کی آیت ۹۹و آیت ۱۰۰اور سورۂ مدثر کی آیت ۴۵و آیت ۴۷اس مطلب کو بیان کررہی ہیں۔

۷۔قیامت کاانکار کرنا: جیسا کہ سورۂ مدثر کی آیت ۴۶اس مطلب پر دلالت کررہی ہے۔

۸۔نماز کواور غریبوں کی مدد کو چھوڑنا:

جیسا کہ سورۂ مدثر کی آیت ۴۳و آیت ۴۴اس مطلب کو بیان کررہی ہیں۔

۹۔ظالم اور دین سے منحرف کرنے والے افراد (حاکم ہوں یا غیر حاکم):

جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) کا فرمان ہے ظالم اور دین سے لوگوں کو منحرف کرنے والے افراد میری شفاعت نہیں پاسکیں گے۔(بحارالانوار ج۷۵ص۳۳۶)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

١٠۔ نماز کو سبک و خفیف شمار کرنے والے:

جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد ہے: "لاینالُ شفاعتی مَنْ اِستَخَفَّ بِصلاتِہِ "یعنی نماز کو سبک و خفیف شمار کرنے والوں کو میری شفاعت نہیں پہنچ سکے گی۔'' (بحار الانوار ج ٨٤ ص ٢٤١)

١١۔ اہل شک افراد: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "والشَّفاعَۃُ لاتَکُونُ لِاَہْلِ الشَّکِ وَالشِّرْکِ وَلالِاَھلِ الْکُفْرِ وَالْجُحُودِ۔" (بحار الانوار ج ٨ ص ٥٨)

''یعنی میری شفاعت اہل شک (یعنی جو ایمان میں متزلزل ہیں) اور مشرکین و کفار اور انکار کرنے والوں کو حاصل نہیں ہوگی۔''

قیامت کے دن کون لوگ شفاعت کریں گے؟

سب سے پہلے شفاعت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: (وَلَا یَشْفَعُونَ اِلاَّلِمَنِ ارْتَضَیٰ) (سورۂ انبیاء آیت ٢٨) یعنی وہ لوگ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے مگر اس کے حق میں شفاعت قبول ہوگی جس سے خدا راضی ہو۔''

اس بات سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہے کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت بھی صرف ان لوگوں کے حق میں قابل قبول ہے جن سے خدا راضی ہو۔

قیامت کے دن شفاعت کرنے والے اور شفاعت کا سبب بننے والے مندرجہ ذیل ہیں:

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۔قرآن مجید: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "تَعَلَّمُواالْقُرآنَ فَاِنَّهُ شافِع يَوْمَ الْقِيامَةِ-"(مسند احمد بن حنبل ج۵ ص۵۱) ''یعنی قرآن کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ قرآن قیامت کے دن شفاعت کر نے والا ہے جیسا کہ حضرت علی (ع) نے بھی قرآن کے بارے میں فرمایا: "فَاِنَّهُ شافِع مُشَفَّع" (نہج البلاغہ خ۱۷۶)

''یعنی قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول ہے۔''

۲۔صلۂ رحمی،امانت، محمد و آل محمد علیہم السلام: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "اَلشُّفَعٰائُ خَمْسَة :اَلقُرْآنُ وَالرَّحِمُ،وَالاَمٰانَةُوَنَبِيُّكُمْ،وَاَهلُ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ-" (کنزل العمال ح۳۹۰۴۱)''یعنی شفاعت کرنے والے پانچ ہیں: قرآن، صلۂ رحمی،امانت کی ادائیگی،اور تمہارے نبی (ص) اور ان کے گھر والے۔''

۳۔روزے: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "اَلصِّيامُ وَالْقُرآنُ يشَفَعانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيامَةِ-"(مسند احمد بن حنبل ج۲ ص۱۷۴)''یعنی جو لوگ روزہ اور قرآن سے دنیا میں مانوس رہا کرتے ہیں یہ دونوں قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔''

۴۔انبیاء ، علماء شہدا: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "ثَلاثَة يَشْفعُونَ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُشَفَّعُونَ،اَلاَنْبِيائُ ثُمَّ الْعُلَمٰاءُ ثُمَّ الشُّهداءُ-"(بحارالانوار ج۸ ص۳۴)

''یعنی اللہ کی بارگاہ میں تین گروہ شفاعت کریں گے انبیاء پھر علماء اور پھر شہدائ۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۵۔توبہ: جیسا کہ حضرت علی (ع) نے ارشاد فرمایا:"لاشَفِيعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ-"یعنی اپنے گناہوں پر توبہ سے بڑھ کر کوئی شفاعت نہیں ہے۔'' (نہج البلاغہ ح۳۷۱.)

۶۔مؤمن: جیسا کہ امام محمد باقر(ع) ارشاد فرماتے ہیں:"اِنَّ المُؤْمِنَ لَيُشْفِعَ فِي مِثْلِ رَبِيْعَةٍ وَمُضَرٍ،وَاِنَّ المُؤْمِنَ لَيُشْفِعَ حَتّٰى لِخَادِمِهِ-"(بحار الانوار ج۸ ص۲۸)

''یعنی مؤمن بہت زیادہ اکثریت سے آبادی رکھنے والے قبائل مثلًا ربیعہ و مضر کی تعداد کے مطابق لوگوں کی شفاعت کرسکے گا حتیٰ اپنے خادم کی بھی شفاعت کرسکے گا۔''

پیغمبر اکرم (ص) نے اس بارے میں ارشاد فرمایا:"وَاَقَلُّ المُؤْمِنِينَ شَفَاعَةً مَنْ يَشْفَعُ ثَلاثِينَ اِنْسَاناً-"(بحار الانوار ج۸ ص۵۸)''یعنی مؤمن کم از کم ۳۰ افراد کی شفاعت کرے گا۔

۷۔پڑوسی اور دوست: جیسا کہ امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا:"اِنَّ الجَارَ يَشْفَعُ لِجَارِهِ ،وَالْحَمِيمَ لِحَمِيمِهِ-"(بحار الانوار ج۸ ص۴۲)''یعنی پڑوسی اپنے پڑوسی کی شفاعت کرے گا اور دوست اپنے دوست کی شفاعت کرے گا۔''

۸۔عمل اور صداقت: جیسا کہ حضرت علی (ع) نے فرمایا:"شَافِعُ الْخَلْقِ العَمَلُ بِالْحَقِّ وَلزُومُ الصِّدْقِ-"(میزان الحکمہ ج۵ ص۱۲۳)''یعنی حق پر عمل کرنا اور صداقت انسان کے لئے شفیع ہیں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۹۔اچھااخلاق: جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنّی غَداً وَاَوْجَلَکُمْ شَفٰاعَةً؛اَصْدَقُکُمْ لِسٰاناًوَاَدّاکُمْ لِلاَمٰانَة،وَاَحْسَنَکُمْ خُلْقاًوَاَقْرَبَکُمْ مِنَ النّٰاسِ -"

''یعنی قیامت کے دن تم میں سے میرے زیادہ نزدیک اور میری شفاعت پانے والا وہ ہوگا جو سچا ،امانت دار اور خوش اخلاق اور لوگوں سے زیادہ نزدیک ہوگا۔''

۱۰۔ولایت آل پیغمبر (ص): جیسا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"اَرْبَعَة اَنَالَهمْ شَفِیع یَوْمَ الْقِیٰامَةِ ،اَلْمُکَرِّمُ لِذُرِّیَّتِی،وَالْقٰاضِیُ لَهمْ حَوائِجَهمْ، وَالسّٰاعِی فِی اُمُورِهِمْ مٰاضْطُرُّ والَیْهِ،وَالْمُحِبُّ لَهمْ بِقَلْبِهِ وَلِسٰانِهِ عِنْدَ مَاضْطَرُّ وا -"(بحار الانوار ج۸ ص۴۹)

''یعنی میں قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کی شفاعت کروں گا،۱۔وہ جو میری خاطر میری ذریت کا احترام کرتے ہیں،۲۔وہ جو ان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں،۳۔وہ جو مشکلات میں ان کے کام آتے ہیں،۴۔وہ جو قلب وزبان سے سختیوں کے باوجود ان سے دوستی رکھتے ہیں۔

ایک عالم بیان کر رہے تھے کہ حاجب نامی شاعر نے کہا:

حاجب اگر محاسبۂ حشر علی کے ہاتھ میں ہے

تو میں ضامن ہوں جو مرضی ہو وہ گناہ کر

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اسی رات خواب میں اس نے حضرت علی (ع) کو دیکھا جو ناراض تھے اور اس سے کہا کہ تو اس شعر کو یوں کہہ :

حاجب اگر محاسبۂ حشر علی کے ہاتھ میں ہے

تو شرم کر علی سے اور گناہ نہ کر

اصحاب رقیم کی داستان

اس داستان کی طرف سورۂ کہف کی آیت ۹ میں اشارہ ہوا ہے جس کی تفصیل محاسن برقی اپنی کتاب میں پیغمبر اکرم (ص) سے روایت نقل کرتے ہوئے یوں ذکر کرتے ہیں کہ تین عابد اپنے گھروں سے سیر و تفریح کی غرض سے نکلے جب سیر و تفریح کرتے ہوئے پہاڑ کے دامن میں ایک غار کے پاس پہنچے تو غار کے اندر جا کر عبادت میں مصروف ہو گئے اچانک شدید طوفان کے سبب ایک بڑا پتھر پہاڑ کے اوپر سے جدا ہو کر پھسلا اور اس غار پر آ گرا اب تو غار کا دہانہ بند ہو گیا اور غار میں اندھیرا چھا گیا اب جو عابدوں نے اپنے آپ کو اس تاریکی غار میں قید پایا تو سرانجام ان میں سے ایک نے کہا: اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کسی خاص عمل کو خدا کی بارگاہ میں شفاعت کے طور پر پیش کرے تا کہ اس جگہ سے نجات پا سکیں باقی دونوں افراد نے بھی اس کی تجویز کو قبول کیا، اس طرح پہلے نے کہا: ''پروردگار تو جانتا ہے کہ میں فلاں موقع پر فلاں خوبصورت عورت پر عاشق ہو گیا تھا جب وہ میرے قبضہ میں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

آ گئی تھی اور میں گناہ پر اس وقت قدرت رکھتے ہوئے تیری نافرمانی اور معصیت سے باز رہا، لہٰذا تجھے میرے اس عمل نیک کا واسطہ اس پتھر کو غار کے دہانے سے ہٹا دے، پتھر تھوڑا سا ہٹا اس طرح سے کے غار میں روشنی آنے لگی۔

دوسرے نے دعا کی بار الٰہا تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں موقع پر کچھ کاریگروں کو اجیر کیا تھا کہ کھیتی باڑی کے کام کے لئے ہر روز ۲ درہم اجرت پر اور سب کے کام کے بعد میں نے ان کی اجرت دیدی اور پھر ان میں سے ایک کاریگر نے کہا کہ میں نے دو کاریگروں کے برابر کام کیا ہے لہٰذا میں ایک درہم سے کم نہیں لوں گا اور اس نے وہ آدھا درہم نہیں لیا اور چلا گیا میں نے اس کے اس آدھے درہم سے کھیتی کی مجھے اس سے کافی فائدہ حاصل ہوا یہاں تک کہ ایک دن وہ کاریگر آیا اور اس نے اپنے اس آدھے درہم کا مطالبہ کیا، اب جو میں نے حساب کیا تو پتہ چلا اس عرصہ میں میں نے اس کے اس آدھے درہم سے دس ہزار درہم کا منافع کمایا ہے لہٰذا میں نے سب اسے دیدیا اور اس کو راضی کیا اور کیونکہ یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا لہٰذا میرے اس نیک عمل کے سبب اس پتھر کو غار کے دہانے سے ہٹا دے، اب غار کا پتھر اور ہٹا اتنا کہ سورج کی روشنی پوری آ رہی تھی مگر کوئی نکل نہیں سکتا تھا۔

تیسرے نے دعا کی پروردگار تو جانتا ہے کہ فلاں دن میرے ماں باپ سو رہے تھے میں ان کے لئے دودھ لے کر پہنچا تو یہ سوچ کر کہ کہیں میں یہ دودھ اسی طرح کھلا رکھ کر چلا جاؤں تو کہیں اس میں کوئی کیڑا مکوڑا نہ گر جائے دوسری طرف ان کو میں نے بیدار کرنا بھی مناسب نہیں

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

سمجھا لہٰذا میں نے اتنا؟ صبر کیا کہ وہ بیدار ہوئے اور اس دودھ کو پیا، لہٰذا تو کیونکہ جانتا ہے کہ یہ میرا صبر کرنا صرف تیری خوشنودی کے لئے تھا لہٰذا میرے اس عمل نیک کے سبب ہمیں اس پریشانی سے خلاصی عطا کر جیسے ہی اس کی دعا ختم ہوئی تو پتھر اتنا پیچھے ہٹا کہ وہ تینوں آرام سے غار سے باہر آگئے اور نجات پا گئے اسی لئے پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَدَّقَ اللهَ نَجَا" جو اللہ کے ساتھ سچا ہو جائے گا وہ نجات پا جائے گا۔

حضرت ابو طالب (ع) کی شفاعت

جب حضرت ابو طالب (ع) کا انتقال ہوا (بعثت کے دسویں سال) تو حضرت علی (ع) پریشان حال پیغمبر (ص) کے پاس آئے اور ان کو خبر دی تو پیغمبر (ص) کو بھی یہ سن کر دکھ ہوا اور آپ نے علی سے کہا جاؤ ان کے غسل و کفن کا سامان کرو اور جب میت کو آمادہ کرلو تو مجھے اطلاع دینا، حضرت علی نے ایسا ہی کیا جب جنازہ تیار ہوا تو آنحضرت (ص) حضرت ابو طالب کے جنازے کے کنارے آئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت ابو طالب کو خطاب کر کے کہتے ہیں "آپ نے صلۂ رحمی کو پورا کیا اپنی نیک جزاء کو پہنچیں گے اور آپ نے یتیم کی پرورش کی اور اسے بڑا کیا اور اس کی مدد کی" پھر آنحضرت (ص) نے لوگوں کی طرف رخ کر کے کہا "لَاَشْفَعُنَّ لِعَمِّي شَفَاعَةً يُعْجِبُ بِها الثَّقَلَيْن" یعنی میں ضرور اپنے چچا کی شفاعت کروں گا کہ جس پر تمام جن وانس تعجب کریں گے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

امام حسین (ع) نقل کرتے ہیں میرے بابا علی کوفہ کے مقام رحبہ میں ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے اور اطراف میں لوگوں کا حلقہ تھا ایک شخص نے اٹھ کر کہا اے امیر المؤمنین آپ تو اس عظیم مقام پر ہیں مگر آپ کے والد اس وقت دوزخ کی آگ میں ہیں ؟ امیر المؤمنین (ع) نے اس کو جواب دیا: "فَضَّ اللهُ فاكَ وَالَّذي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَوْ شَفَّعَ اَبِي فِي كُلِّ مُذْنِبٍ عَلَىٰ وَجْهِ الْاَرْضِ لَشُفِّعَهُ اللهُ "یعنی خدا تیرے منہ کو چاک کرے خدا کی قسم جس نے محمد (ص) کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اگر میرے باپ زمین کے تمام گناہگاروں کی بھی شفاعت کریں تو خدا ان کی شفاعت کو قبول کرے گا، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کیسے ممکن ہے کہ جس کا بیٹا جنت اور جہنم کو لوگوں میں تقسیم کرنے والا ہو اس کا باپ دوزخ کی آگ میں جائے پیغمبر اکرم (ص) کی قسم کہ ابو طالب کا نور قیامت کے دن تمام خلائق کو اپنے گھیرے میں لے لے گا سوائے نور محمد (ص) و فاطمہ و حسن و حسین اور دیگر ائمہ معصومین کے ، یاد رکھو نور ابو طالب ہمارے ہی انوار سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے خلق کیا ہے (الغدیر ج ۷ ص ۳۸۶)

پیغمبر اسلام (ص) کی عظیم شفاعت

امام جعفر صادق (ع) قیامت کے دن پیغمبر اکرم (ص) کی عظیم شفاعت اور اس کی اہمیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں جب قیامت کے میدان میں گرم زمین پر سورج کی تپش میں لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ سر سے پیروں تک پسینے سے شرابور ہوں گے اور پھر سب

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

لوگ حضرت آدم (ع) کے پاس شفاعت کے لئے آئیں گے کہ اللہ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں تو حضرت آدم (ع) حضرت نوح (ع) کی طرف بھیجیں گے جب لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ ان کو حضرت عیسیٰ (ع) کی طرف بھیجیں گے اور جب لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے "فَعَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ" یعنی تم لوگ محمد (ص) کے حضور میں جاؤ اور ان سے شفاعت طلب کرو تو آنحضرت (ص) ان سب لوگوں کو جنت کے ''باب الرحمٰن'' کے دروازے پر لے جا کر سجدہ کریں گے اور اتنا طولانی سجدہ کریں گے کہ خداوند عالم ان سے کہے گا اے محمد! جس کی چاہو شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (بحار الانوار ج ۸ ص ۳۵)

پیغمبر اکرم (ص) کا مختلف مقامات پر شفاعت کے لئے پہنچنا

ایک دن جناب فاطمہ زہرا (س) نے پیغمبر اکرم (ص) سے عرض کی بابا جان قیامت کے کٹھن دن میں آپ کہاں ملیں گے؟ پیغمبر (ص) نے فرمایا: اے فاطمہ! بہشت کے کنارے جہاں میں ''لواء حمد'' پرچم حمد اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی امت کی شفاعت کروں گا، فاطمہ (س) پوچھتی ہیں بابا جان اگر آپ وہاں نہ ملے تو پھر کہاں آپ کی زیارت کروں گی؟ پیغمبر (ص) نے فرمایا: حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملوگی جہاں میں پروردگار سے عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری امت کو حوض کوثر سے سیراب کر فاطمہ (س) نے پھر پوچھا بابا جان اگر وہاں بھی آپ تک نہ پہنچ سکی تو کہاں آپ کی زیارت ہوگی پیغمبر (ص) نے فرمایا: پل صراط پر جہاں میں کھڑا ہو کر کہوں گا اے پروردگار میری امت کو یہاں سے سلامتی کے ساتھ گزار دے، فاطمہ (

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

س) نے عرض کی بابا جان اگر وہاں آپ تک نہ پہنچ سکوں تو کہاں آپ کو پاؤں گی ؟ پیغمبر (ص) نے فرمایا: دوزخ کے دہانے پر جہاں میں کھڑا ہو کر اپنی امت کو دوزخ میں گرنے سے بچارہا ہوں گا، یہ سن کر حضرت فاطمہ زہرا (س) خوش ہوئیں۔ (امالی شیخ صدوق ص ١٦٦)

حضرت فاطمۃالزہرا (س) کی وسیع شفاعت

امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن حضرت زہرا (س) اپنی تمام عظمت و جلال کے ساتھ بہشت کے دروازے پر پہنچیں گی تو وہاں رک کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھیں گی خداوند عالم ان سے فرمائے گا اب کس چیز کی پریشانی ہے جب کہ میں نے تمہیں جنت میں جانے کا حکم دیا ہے؟ حضرت زہرا (س) عرض کریں گی، ''اے پروردگار آج میرا دل چارہا ہے کہ میری قدر و منزلت پہچانی جائے۔''

خدا حکم دے گا جاؤ جس کے بھی دل میں تمہاری اور تمہاری اولاد کی محبت ہے اس کو بھی بہشت میں لے جاؤ، امام محمد باقر (ع) نے فرمایا: خدا کی قسم اس دن حضرت زہرا (س) جس طرح پرندہ اچھے دانے کو خراب دانے سے چنتا ہے ہماری جدّہ ہمارے شیعوں کو چن کر روانہ بہشت کریں گی، اور جب وہ ہمارے شیعہ در بہشت پر پہنچیں گے تو اِدھر اُدھر گھبرائی ہوئی نگاہوں سے دیکھیں گے خدا ان سے پوچھے گا اب تمہیں کس بات کی پریشانی ہے جب کہ بنت رسول (ص) نے تم سب کی شفاعت کی ہے اور میں نے اس کی شفاعت کو قبول کر لیا ہے؟ تو وہ لوگ عرض کریں گے اے بارالٰہا آج ہم چاہتے ہیں کہ ہماری قدر و منزلت بھی لوگوں کو پتہ چلے، خداوند عالم

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

انھیں حکم دے گا اے میرے بندوں جاؤ جس جس نے بھی تمھاری فاطمۃالزہرا(س) کی دوستی کی بناپر تم سے دوستی کی اور تمھاری مدد کی اس کو بھی اپنے ساتھ بہشت میں لے جاؤ، خدا کی قسم اس طرح قیامت کے دن لوگوں میں سوائے کافروں اور منافقوں کے کوئی باقی نہیں رہے گا، کافر اور منافق لوگ اس دن پکار رہے ہوں گے کہ آج ہمارا کوئی دوست نہیں جو ہماری شفاعت کر سکے ہاں اگر ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو ہم عمل صالح انجام دیں گے؟ تو ہر گز ان کو لوٹایا نہیں جائے گا وہ لوگ اسی طرح چیختے پکارتے ہوئے دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ (بحار الانوار ج ۸ ص ۵۲، تفسیر فرات کوفی ص ۱۱۳).

پُل صراط پر حضرت حمزہ (ع) کا شفاعت کرنا

رسول خدا (ص) نے فرمایا ''جب قیامت برپا ہوگی تو لوگوں کی ایک کثیر تعداد جو حضرت حمزہ (ع) کے دوستوں و محبوں کی ہوگی جن کے گناہ گار ہونے کے سبب پُل صراط سے گزر کر بہشت میں جانے سے ایک دیوار رکاوٹ بن رہی ہوگی لہٰذا وہ لوگ حضرت حمزہ (ع) کو مدد کے لئے پکاریں گے، حمزہ مجھ سے اور علی (ع) سے کہیں گے کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ میرے مُحبِّین مجھ سے مدد طلب کر رہے ہیں میں علی (ع) سے کہوں گا کہ چچا حمزہ کی اس سلسلے میں مدد کرو تو علی (ع) چچا حمزہ (ع) کے سامنے وہی نیزہ لائیں گے جس سے حمزہ اپنے دشمنوں سے لڑا کرتے تھے اور ان سے کہیں گے اے چچا جان آپ یہ نیزہ لیجئے اور اس سے اپنے محبین کی مدد کیجئے حمزہ اس نیزہ کو لے کر دوزخ کی اس دیوار پر رکھیں گے جو ان کے محبین کے جنت میں جانے سے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

مانع تھی تو وہ دیوار پانچ سو سال تک کے فاصلے کی مقدار میں دور چلی جائے گی پھر حمزہ اپنے محبین سے کہیں گے کہ اب تم لوگ عبور کر جاؤ وہ لوگ نہایت سکون واطمینان اور سلامتی کے ساتھ پل صراط سے عبور کر جائیں گے اور نہایت خوشی و کامیابی کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے ۔(بحار الانوار ج ۲۲، ص ۲۸۱ و ج ۸ ص ۶۸، تفسیر امام حسن عسکری (ع) ص ۱۷۶.)

حضرت عباس (ع) کی جانب سے شفاعت کا ہونا

روایت ہے جب قیامت برپا ہوگی پیغمبر اکرم (ص) حضرت علی (ع) سے فرمائیں گے اے علی ذرا زہرا (س) سے پوچھو میری امت کی شفاعت کے لئے کیا لائی ہو؟ جب حضرت علی (ع) پیغمبر (ص) کا یہ پیغام حضرت زہرا (س) کو پہنچائیں گے تو بی بی کہیں گی "یاَامِیرَ المُؤْمِنینَ کَفٰانا لِاَجْلِ ھذَا الْمَقامِ اَلْیَدٰانِ الْمَقْطُوعَتٰانِ مِنْ اِبْنِي الْعَبّٰاسُ "یعنی اے امیر المؤمنین میرے بیٹے عباس کے یہ دو کٹے ہوئے بازو امت کی شفاعت کے لئے کافی ہیں ۔(معالی السبطین ج ۱ ص ۴۵۲)

حضرت علی (ع) بستر شہادت پر عباس کو بلا کر سینے سے لگا کر فرماتے ہیں ''وَلَدِی! وَسَتَقَرُّ عَیْنِی بِکَ فِی یَوْمِ الْقِیٰامَۃِ'' (معالی السبطین ج ۱ ص ۴۵۳) ''یعنی اے میرے بیٹا عنقریب قیامت کے روز میری آنکھیں تیرے وجود سے روشن ہو جائیں گی۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حضرت فاطمہ معصومہ (س) کی وسیع شفاعت

امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت معصومہ (س) کے مرقد مطہر کی سرزمین قم میں پیشن گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں "تدخل بشفاعتها شیعتی الجنة باجمعهم"یعنی حضرت معصومہ کی شفاعت سے ہمارے تمام شیعہ بہشت میں داخل ہوں گے۔''(بحار الانوار ج ۶۰ ص۲۲۸)

اگرچہ امام معصوم کی یہ حدیث ہی فضیلت حضرت معصومہ اور ان کی شفاعت کے بیان کو واضح کررہی ہے مگر ہم پھر بھی اس مطلب کی مزید وضاحت کے لئے ایک داستان نقل کرتے ہیں۔

مرحوم آیت اللہ شیخ باقر ناصری دولت آبادی اصفہانی نے نقل کیا کہ ہم لوگ ۱۲۹۵ھ ق قم کے اطراف میں رہتے تھے ہمارے علاقے میں بارشیں نہ ہونے کے سبب خشک سالی اور قحطی نے لوگوں کو پریشان کر دیا تھا میں نے لوگوں کے درمیان سے چالیس متدین افراد کو انتخاب کیا اور قم آکر حرم حضرت معصومہ میں راز و نیاز میں مشغول ہو گئے تیسرے دن میں نے مرحوم آیت اللہ میرزا قمی متوفی ۱۲۳۱ ھ جن کی قبر قم کے قبرستان شیخان میں ہے ان کو عالم خواب میں دیکھا،انھوں نے آکر مجھ سے پوچھا آپ لوگ یہاں کس لئے آئے ہیں ہم نے عرض کیا ہمارے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

علاقے کو خشک سالی و قحطی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے بارش نہ ہونے کے سبب لہٰذا بی بی معصومہ سے توسّل کے لئے آئیں ہیں، تو میرزا قمی کہتے ہیں کہ یہ تو کوئی بڑا کام نہیں ہے اس طرح کے کام تو ہم جیسوں سے بھی ممکن ہیں لہٰذا اس طرح کے کاموں کے لئے ہم سے رجوع کر لیا کرو ہاں جب تمام کائنات کے لوگوں کی شفاعت طلب کرنی ہو تو شفیعۂ روز جزا حضرت فاطمہ معصومہ سے توسل کرکے اپنی خواہش کو پورا کروانا۔ (کریمۂ اہل بیت ص ۵۸)

جیسا کہ امام رضا (ع) نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ فاطمہ معصومہ کی زیارت اس طرح سے پڑھیں "یَافَاطِمَۃُ اِشْفَعِیْ لِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِنَّ لَکِ عِنْدِ اللّٰہِ شَأْنًامِنَ الشَّأْنِ" یعنی اے فاطمہ معصومہ آپ خدا کی بارگا میں میرے بہشت میں جانے کے لئے میری شفاعت فرمائیں کیونکہ آپ کا خدا کی بارگاہ میں بلند مقام ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۰۲، ص ۲۶۷)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام نے ایمان کی اقسام کی شناخت کے متعلق ارشادفرمایا:

جب آپ سے ایمان کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے یوں جواب دیا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے ، ا۔صبر،۲۔یقین،۳۔عدل،۴۔جہاد

ا۔صبر کے چار شعبے ہیں: ا۔اشتیاق پر صبر،۲۔خوف پر صبر،۳۔پرہیز گاری پر صبر،۴۔انتظار پر صبر۔

کیوں کہ جو جنت کا مشتاق ہوگا وہ خواہشوں کو بھلادے گا اور جو دوزخ سے ڈرتا ہوگا وہ محرمات سے کنارہ کشی اختیار کرے گا اور جو دنیا سے بے اعتنائی اختیار کرے گا وہ مصیبتوں کو آسان سمجھے گا اور جسے موت کا انتظار ہوگا وہ نیک کاموں میں جلدی کرے گا

۲۔یقین کے بھی چار شعبے ہیں : ا۔روشن نگاہ۲۔حقیقت طلبی۳۔عبرت اندوزی۴۔گذشتہ لوگوں کے طورطریقے۔کیوں کہ جو بھی دانش و آگاہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم و عمل کی راہیں واضح ہو جائیں گی اور جس کے لئے علم و عمل کی راہیں آشکار ہوگئیں وہ عبرتوں سے آشنا ہوجائے گا اور جو عبرتوں سے آشنا ہوا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔

۳۔عدل کے بھی چار شعبے ہیں : ا۔تہوں تک پہنچنے والی فکر۲۔علمی گہرائی۳۔فیصلہ کی خوبی ۴۔عقل کی پائداری۔کیوں جو غوروفکر کرتا ہے وہ علم کی گہرائیوں سے آشنا ہوتا ہے اور جو علم کی گہرائیوں میں اُترتا ہے وہ فیصلہ کے سرچشموں سے سیراب ہوکر پلٹتا ہے اورجو حلم و بُرد باری اختیار کرتاہے وہ اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کرتا اور لوگوں میں نیک نام رہکر زندگی بسر کرتا ہے۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کانواں مرحلہ : بہشتی دروازے کا ہے

قیامت کے دس مراحل میں سے ایک مرحلہ بہشتی دروازوں کا بھی ہے کیونکہ ممکن ہے کوئی بہشتی دروازوں تک تو پہنچ جائے مگران کو اپنے اوپر بند پائے یا کافی مدت کے بعد اس کے لئے وہ دروازے کھولے جائیں اس مسافر کی مانند جو کافی زحمتوں سے کسی شہر پہنچے مگر اس شہر کے دروازے کو بند پائے اور دربان اس پر دروازہ نہ کھولیں ، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ منافقین کو میدان محشر میں مؤمنین سے جدا کر دیا جائے اور وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑی دیوار کے پیچھے پائیں گے اس دیوار میں ایک دروازہ ہوگا جو بند ہوگا اس دیوار کی دوسری طرف فضل و رحمت پروردگار ہوگی اور بہشتی باغات ہوں گے جن میں مؤمنین رہ رہے ہوں گے لیکن منافقین اس طرف عذاب میں مبتلا ہوں گے اور فریادیں کر رہے ہوں گے کہ ہمیں بھی آنے دو ، دروازہ کھولو، کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ بہشتی لوگ جواب دیں گے ۔(بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَاءَاَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ) (سورۂ حدید آیت ۱۴) ''یعنی ہاں لیکن تم لوگوں نے اپنے آپ کو ہلاک کیا کیونکہ تم لوگ پیغمبر (ص) کے مرنے کے انتظار میں رہتے تھے اور ہر چیز میں شک کرتے تھے اور تمہیں تمہاری لمبی لمبی آرزوؤں نے تمہیں ہلاک کر دیا یہاں تک کہ حکم خدا آن پہنچا اور شیطان نے تمہیں خدا کے مقابلے میں دھوکہ دیا۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایک دفعہ پیغمبر اکرم (ص) نے نماز جماعت کے بعد پیچھے رخ کر کے مسلمانوں سے خطاب کیا اور فرمایا: کیا طائفہؑ بنی نجار کا یہاں کوئی فرد ہے؟ کیونکہ بنی نجار کا ایک فرد جو شہید ہو چکا ہے صرف ایک یہودی کے تین درہم مقروض ہونے کے سبب برزخی بہشت کے دروازے کے پیچھے کھڑا ہے جب تک تین درہم حق النّاس کے اس کی طرف سے نہ دیئے جائیں وہ اسی طرح قید رہئے گا اور در بہشت اس کے لئے نہیں کھلے گا۔ (بحار الانوار ۷)

قرآن میں بہشتی دروازے

قرآن مجید میں تین مقامات پر بہشتی دروازوں کا ذکر ہوا ہے۔

۱۔(وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ * سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ)(سورۂ رعد آیت ۲۳۔۲۴)ترجمہ: فرشتے ہر دروازے سے ان پر وارد ہوں گے، اور سلام کر کے ان سے کہیں گے تمہارے صبر و استقامت کے نتیجہ میں تمہارے لئے آخرت کا کتنا اچھا مقام ہے

۲۔(حَتّیٰ اِذَاجَاؤُهاوَفُتِحَتْ اَبْوَابُهاوَقَالَ لَهمْ خَزَنَتُهاسَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوها خَالِدِينَ)ترجمہ: ''یعنی جب وہ بہشت کے پاس پہنچ جائیں گے تو بہشتی دروازے ان کے لئے کھولدیئے جائیں گے اور بہشتی نگہبان ان سے کہیں گے سلام ہو تم پر، تمہیں یہ نعمتیں مبارک ہوں بہشت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو۔'' (سورۂ زمر آیت ۷۳)

۳۔(جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْاَبْوَابُ) (سورۂ ص آیت ۵۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

''یعنی بہشت جاودانی کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔''

نتیجہ: مذکورہ آیات سے چند مطلب واضح ہو جاتے ہیں،۱۔ بہشتی فرشتے مؤمنین کے لئے بہشت کے دروازے کھولنے کے لئے منتظر ہیں،۲۔ تمام بہشتی دروازے مؤمنین کے لئے کھول دیئے جائیں گے ،۳۔ صبر و استقامت بہت اہمیت والے کام ہیں بہشتیوں کے لئے ،۴۔ بہشتی فرشتے سلام کرکے مؤمنین کا بہشت میں استقبال کریں گے۔

بہشتی لوگوں کا استقبال

جیسا کہ مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ فرشتے در بہشت پر مؤمنین کا استقبال کریں گے اور سلام کے بعد انھیں بہشت کی اعلیٰ نعمات کی خوشخبری سنائیں گے۔

حضرت علی (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''بہشتی لوگ جب بہشت کے دروازے پر پہنچیں گے تو دیکھیں گے اس کے کنارے ایک درخت ہے جس کے نیچے سے دو چشمے جاری ہیں بہشتی لوگ ان چشموں میں سے کسی ایک میں غسل کریں گے جس سے ان کے بدن کے ظاہری تمام عیوب ختم ہو جائیں گے اور ان کا بدن نورانی ہو جائے گا پھر وہ دوسرے چشمہ سے پانی پئیں گے جس سے ان کے اندر کی تمام صفات رذیلہ ختم ہو جائیں گی پھر فرشتے ان کا استقبال کرتے ہوئے بہشت کی طرف لے جائیں گے بہشت میں داخل ہوتے ہی بہشتی حوریں ان کے استقبال کو آئیں گی جس طرح مسافر اپنے وطن کو لوٹتا ہے اس طرح سے اس کا استقبال ہوگا اور پھر وہ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حور وملک کے جھرمٹ میں اپنے بہشتی گھر میں داخل ہو گا جہاں اس کی سہولت و آسایش کی ہر چیز موجود ہو گی۔ (لئالی الاخبار ج ۴ ص ۲۸۹، اسی طرح کی روایت بحار ج ۸ ص ۱۵۸ میں پیغمبر (ص) سے نقل ہوئی ہے)

پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "اِنَّ حَلْقَةَ بٰابِ الْجَنَّةِ مِنْ یٰاقُوتِهِ حَمْرٰاءٍ عَلٰی صَفٰائِحِ الذَّهبِ فَاذٰادَقَّتِ الْحَلْقَةُ عَلَی الصَّفْحَةِ طَنَّتْ وَقٰالَتْ یٰا عَلِیَّ"۔ یعنی بہشتی دروازے کا کنڈا سرخ یاقوت کا ہو گا جس کے اطراف میں سونا لگا ہو گا تو اس کنڈے کو کھٹ کھٹانے سے اس سے ایک آواز سنائی دے گی گویا دروازہ کہہ رہا ہو گا یا علی یا علی۔'' (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۲۲، امالی شیخ صدوق ص ۲۵۱)

بہشت کے آٹھ دروازے

جو روایات پیغمبر اسلام (ص) اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں اس بات کا تصریحاً ذکر ہوا ہے کہ "اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمٰانِيَةَ اَبْوابٍ" یعنی بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔'' (بحار الانوار ج ۷ ۱۲۱)

اور قرآن میں دوزخ کے دروازوں کے بارے میں ارشاد ہوا (لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ....) (سورۂ حجر آیت ۴۴) ''یعنی دوزخ کے سات دروازے ہیں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد گرامی ہے: "اِذٰا کٰانَ یَوْمُ الْقِیٰامَةِ اَمَرَ اللّٰهُ مٰالِکاً اَنْ یُسَعِّرَ النِّیْرٰانَ السَّبْعِ ،واَمَرَ رِضْوٰاناً اَنْ یُزَخْرِفَ الْجَنَّةَ الثَّمٰانِ..." (بحار الانوار ج ۲۷ ص ۱۱۰، کنز جامع الفوائد ص ۲۷۶) ''یعنی جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ تعالیٰ داروغۂ جہنم سے کہے گا کہ دوزخ کو روشن کردو اور پھر رضوان جنت سے کہے گا کہ بہشت کے آٹھوں طبقات کو سجاؤ میکائیل کو حکم دے گا کہ دوزخ کے اوپر پل صراط کو بناؤ، جبرائیل کو حکم دے گا میزان عدالت کو عرش تلے نصب کرو، مجھے حکم دے گا کہ اپنی امت کو ذرا حساب وکتاب کے لئے نزدیک کرو، تو جو لوگ علی اور آل علی علیہم السلام سے محبت رکھتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں وہ بجلی کی مانند پل صراط سے گزر جائیں گے اور جو ایسے نہیں ہوں گے وہ دوزخ میں گرا دیئے جائیں گے چاہے ستر صدیق کے برابر ہی ان کے عمل کیوں نہ ہوں۔

آیات وروایات میں بہشتوں کے آٹھ نام یوں ملتے ہیں

۱۔جنت خلد: جیسا کہ سورۂ فرقان کی آیت ۱۵ میں اس کا ذکر ہے،

۲۔جنت عدن: جیسا کہ سورۂ کہف کی آیت ۳۱ میں اس کا ذکر ہے،

۳۔جنت نعیم: جیسا کہ سورۂ واقعہ کی آیت ۱۲ میں بھی اس کا ذکر ہے،

۴۔جنت المأویٰ: جیسا کہ اس کا ذکر سورۂ سجدہ کی آیت ۱۹ میں موجود ہے،

۵۔جنت الفردوس: جیسا کہ سورۂ کہف کی آیت ۱۰۷ میں اس کا ذکر موجود ہے،

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

٦۔جنت عالیہ : جیسا کہ اس کا ذکر سورۂ حاقہ کی آیت ۲۲اور سورۂ غاشیہ کی آیت ۱۰میں ہوا ہے،
۷۔۸۔جنتان : جس کا ذکر سورۂ رحمٰن کی آیت ۴۶ میں موجود ہے۔

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:"لاتَقُولُواوَاحِدَةاِنَّ اللہَ یَقُولُ:وَمِنْ دُونِهِماجَنَّتانِ، وَلاتَقُولَنَّ دَرَجَة وَاحِدَة ،اِنَّ اللہَ یَقُولُ دَرَجات بَعْضُها فَوْقَ بَعْضٍ اِنَّما تَفاضُلُ الْقَوْمُ بِالاَعْمالِ ۔"(تفسیر مجمع البیان ج۹۔۱۰ص ۲۱۰)یعنی یہ نہ کہو کہ ایک ہی درجہ ہے کیونکہ خدا وندعالم نے بعض درجات کو بعض کے اوپر قرار دیا ہے اور یہ فرق لوگوں کے اعمال کے لحاظ سے ہوگا، جیسا کہ امام سجاد (ع) نے اپنے چچا کے بارے میں ارشاد فرمایا:"وَاِنَّ لِلْعَبَاسِ عِنْدَاللہِ عَزَّوَجَلَّ مَنْزِلَةً یَغْبِطُهُ بِها جَمِیعُ الشُّهداءِ یَوْمَ الْقِیامَةِ۔"(بحارالانوار ج ۴ص ۲۹۸،امالی شیخ صدوق ج ۷ص ۱۰)''یعنی میرے چچا عباّس کا خدا کے نزدیک ایسا مقام ہے جس کو دیکھ کر قیامت کے دن تمام شہداء رشک کریں گے۔''

قرآن میں بہشت حاصل کرنے کے اسباب

قرآن مجید میں بہشت کو حاصل کرنے کے کچھ اسباب ذکر کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے کی صورت میں خدا کی طرف سے بہشت دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اسباب مندرجہ ذیل ہیں :**۱۔ایمان اور عمل صالح**: وَالَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ أُولَئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِیهاخالِدُونَ(۸۲)اور جولوگ ایمان لائے اور عمل صالح بجالائے ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (سورۂ بقرہ آیت ۸۲)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۲۔ تقویٰ وپرہیزگاری: تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبادِنا مَنْ كانَ تَقِيًّا(٦٣) یہی وہ بہشت ہے جس کا وارث ہم نے اپنے متقی بندوں کو قرار دیا ہے۔ (سورۂ مریم آیت ٦٣)

۳۔ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا: فَأَثابَهُمُ اللَّهُ بِماقالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُ خالِدِينَ فيها وَذلِكَ جَزاءُالْمُحْسِنِينَ(٨٥) لہٰذا اللہ نے انکی اس بات کی جزا میں انہیں باغات دیئے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی نیک لوگوں کی جزاء ہے۔
(سورۂ مائدہ آیت ۸۵)

مزید رجوع کریں: (،سورۂ زمر آیت ۳۴، سورۂ مرسلات آیت ۴۴)

۴۔ جہاد و شہادت: الَّذينَ آمَنُوا وَهاجَرُوا وَجاهَدُوا في سَبيلِ اللَّهِ بِأَمْوالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولئِكَ هُمُ الْفائِزُونَ(٢٠) جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا اللہ کے نزدیک اُن کا بہت بڑا مرتبہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورہ توبہ ۲۰)

۵۔ خواہشات نفسانی سے دوری اختیار کرنا: وَأَمَّامَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ(٤٠) اور جو اپنے پروردگار کا خوف رکھتا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات سے بچانے والا ہوگا۔ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ(٤١) تو بیشک بہشت ایسے کا ٹھکانہ ہوگی۔ (سورۂ نازعات آیت ۴۰ و ۴۱)

٦۔ ایمان میں پیش قدمی کرنا: وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ(١٠) اور سبقت لینے والوں کا کیا کہنا وہ سبقت ہی لینے والے تھے۔
أُولئِكَ الْمُقَرَّبُونَ(١١) ایسے ہی لوگ اللہ کے مقرّب ہوتے ہیں۔ (سورۂ واقعہ آیت ۱۰)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۷۔ ہجرت فی سبیل اللہ و جہاد: وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرِينَ وَالْأَنْصارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهارُ خالِدِينَ فيهاأَبَداًذلِكَ الْفَوْزُ الْعَظيمُ(۱۰۰) اور مہاجرین و انصار میں سے پہل کرنے والوں اور سبقت لینے والوں اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی ان سب سے اللہ راضی ہوا اور وہ سب بھی اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے انکے لئے وہ باغات مہیّا کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اُنمیں ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۂ توبہ آیت ۱۰۰)

۸۔ سختیوں کے مقابلے میں صبر و تحمل کرنا: وَجَزاهُمْ بِمَاصَبَرُواجَنَّةًوَحَريراً(۱۲) اور اُنکے صبر کی جزا بہشت اور اُسکے ریشمی لباس ہیں۔ (سورۂ دہر آیت ۱۲،)

مذید رجوع کریں: (سورۂ رعد آیت ۲۱ سے ۲۴ تک، سورۂ فرقان آیت ۷۵)

۹۔ ایمان پر ثابت قدم رہنا: إِنَّ الَّذينَ قالُوارَبُّنَااللَّهُ ثُمَّ اسْتَقامُوافَلاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاهُمْ يَحْزَنُونَ(۱۳) بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہاکہ اللہ ہماراپروردگار ہے پھر اسپر ثابت قدم رہے تو اُن پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ خاطر ہوں گے۔ أُولئِكَ أَصْحابُ الْجَنَّةِ خالِدِينَ فِيهَاجَزاءً بِمَاكانُوايَعْمَلُونَ(۱٤) ایسے ہی لوگ اہلِ بہشت ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں یہ اُنکے اُن اعمال کی جزا ہوگی جو وہ انجام دیتے تھے۔ (سورۂ احقاف آیت ۱۳و۱۴)

۱۰۔ خدا و رسول (ص) کی اطاعت: تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخالِدِينَ فيهاوَذلِكَ الْفَوْزُالْعَظيمُ(۱۳) یہ حدودِ الٰہی ہیں اور جو اطاعت کرے گا اللہ و رسول کی اللہ اسے اُن بہشتی باغات میں داخل کرے گا جن

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۂ نساء آیت ۱۳)

۱۱۔اخلاص : وَمَاتُجْزَوْنَ إِلاَّمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُونَ(٣٩)اور تم لوگوں کو صرف تمہارے اعمال کی سزاء دی جائے گی۔

إِلاَّعِبادَاللَّهِ الْمُخْلَصينَ(٤٠) سوائے اللہ کے خالص بندوں کے۔

أُولئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُومٌ(٤١) جنکے لئے معین رزق ہے۔

فَواكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ(٤٢) میوے ہیں اور وہ محترم ہوں گے۔

في جَنَّاتِ النَّعيمِ (٤٣) نعمتوں والی جنت میں۔ (سورۂ صافات آیت ۳۹ سے ۴۳)

۱۲۔صداقت: ياأَهْلَ الْكِتابِ قَدْ جاءَكُمْ رَسُولُنايُبَيِّنُ لَكُمْ عَلى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُواماجاءَنامِنْ بَشيرٍوَلانَذيرٍ فَقَدْ جاءَكُمْ بَشيرٌوَنَذيرٌوَاللَّهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ(١٩) اے اہل کتاب بیشک تمہارے پاس ہمارے بیان کرنے والے رسول فاصلے سے آتے رہیے تاکہ تم لوگ یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیالہٰذا بیشک تم لوگوں کے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۂ مائدہ آیت ۱۹)

۱۳۔تزکیہ نفس: وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِناًقَدْعَمِلَ الصَّالِحاتِ فَأُولئِكَ لَهُمُ الدَّرَجاتُ الْعُلى(٧٥)اور جو اللہ پر ایمان لایا اور عمل صالح بجالایا ایسوں کے لئے بلندترین درجات ہیں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخَالِدِينَ فيهاوَذلِكَ جَزاءُ مَنْ تَزَكَّى (٧٦) ابدی بہشت ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہی پاکیزہ کردار لوگوں کی جزا ہے۔ (سورۂ طہٰ آیت ٧٦،٧٥)

۱۴۔انفاق اور استغفار : وَسارِعُوا إِلى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّماواتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقينَ(١٣٣) اور تم لوگ سبقت کرو اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں وزمینوں کے برابر ہے جسے مہیّا کیا گیا ہے پرہیزگار لوگوں کیلئے۔
الَّذينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكاظِمينَ الْغَيْظَ وَالْعافينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنينَ(١٣٤) جو لوگ انفاق کرتے ہیں آسایش و سختی ہر حال میں اور پی جاتے ہیں غصہ کو اور درگزر سے کام لیتے ہیں لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکوکاروں کو وَالَّذينَ إِذافَعَلُوافاحِشَةً أَوْظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُالذُّنُوبَ إِلاَّ اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلى مافَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ(١٣٥) اور ان لوگوں سے جب کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور کون گناہوں کو معاف کرنے والا ہے سوائے اللہ کے اور وہ لوگ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے ہیں جان بوجھتے ہوئے۔
أُولئِكَ جَزاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُخالِدينَ فيها وَنِعْمَ أَجْرُالْعامِلينَ(١٣٦) یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزاء مغفرت اور جنّت ہے انکے پروردگار کی طرف سے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں جو عمل کرنے والوں کی بہترین جزاء ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۳۳ سے آیت ۱۳۶ تک)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۵۔خوف خدا: وَلِمَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ(٤٦) اور جو اپنے پروردگار کے مقام سے ڈرتا ہے اُسکے لئے دو باغات ہیں۔ (سورۂ رحمٰن آیت ۴۶)

۱۶۔ تولیّٰ و تبرّیٰ: لاتَجِدُقَوْماًيُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِيُوادُّونَ مَنْ حَادَّاللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْكانُوا آباءَهُمْ أَوْأَبْناءَهُمْ أَوْإِخْوانَهُمْ أَوْعَشيرَتَهُمْ أُولئِكَ كَتَبَ في قُلُوبِهِمُ الْإيمانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْري مِنْ تَحْتِهَاالْأَنْهارُخالِدينَ فيهارَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواعَنْهُ أُولئِكَ حِزْبُ اللّهِ أَلاإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ(٢٢) تم ایسی قوم کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور روزِ جزاء پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ و رسول کے دشمنوں سے بھی دوستی رکھتی ہو چاہے وہ (اللہ و رسول سے دشمنی رکھنے والے) اُن کے باپ دادا، اولاد، بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ایسے ہی لوگوں کے قلوب میں اللہ نے ایمان قرار دیا گیا ہے اور اللہ نے اپنی طرف سے اُنکی خاص طریقہ سے تائید کی ہے اور اُنہیں ایسے بہشتی باغات میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ بیشک اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔ (سورۂ مجادلہ آیت ۲۲)

۱۷۔ نماز کو اہمیت دینا: إِلاَّالْمُصَلِّينَ(٢٢) سوائے نمازی لوگوں کے۔
الَّذينَ هُمْ عَلىٰ صَلاتِهِمْ دائِمُونَ(٢٣) جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔
(سورۂ معارج آیت ۲۲، ۲۳)

۱۸۔ فقراء کی مدد کرنا : وَالَّذينَ في أَمْوالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ (٢٤) اور جو اپنے مال سے (دوسروں کے) حقوق ادا کرتے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۴)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۱۹۔ قیامت پر یقین رکھنا: وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ(٢٦) اور جو روزِ قیامت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۶)

۲۰۔ جہنم کی آگ سے ڈرنا : وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ(٢٧)اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۷

۲۱۔ عفت و پاک دامنی: وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ(٢٩) اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (سورۂ معارج آیت ۲۹)

۲۲۔۲۳۔امانت داری اور وعدے کو پورا کرنا: وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ(٣٢)اور جو لوگوں کی امانات اور اُن سے کئے ہوئے عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں۔(سورہ معارج آیت ۳۲)

۲۴۔ حق پر مبنی گواہی دینا : وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهاداتِهِمْ قائِمُونَ(٣٣)اور جو اپنی گواہیوں پر باقی رہنے والے ہیں۔(سورۂ معارج آیت ۳۳)

۲۵۔ شرائط نماز کا خیال رکھنا: وَالَّذِينَ هُمْ عَلىٰ صَلاتِهِمْ يُحَافِظُونَ(٣٤)اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(سورۂ معارج آیت ۳۴) وغیرہ وغیرہ

ان تمام چیزوں کا خیال رکھنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے (أُولٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ)"یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو بہشت میں اعلیٰ مقامات کو پائیں گے۔(سورۂ معارج آیت ۳۶)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

اور بعض دیگر روایات میں بعض ان اعمال کو خصوصیت کے ساتھ علحدہ کرکے ذکر کیا گیا ہے جو جنت کے دروازوں کو کھولنے کا سبب بنتے ہیں مثلاً: عہد کی وفا کرنا، صلۂ رحم، صبر، خوشنودیٔ خدا کو حاصل کرنا، برائیوں کو نیکیوں کے ذریعے سے دور کرنا۔

ملاحظہ کریں سورہ (رعد آیت ۲۱ سے ۲۳ تک) اور تقویٰ و پرہیزگاری کے بارے میں ملاحظہ کریں (سورہ رمز آیت ۷۳، سورہ ص آیت ۴۹) دوسری طرف سورہ اعراف کی آیت ۴۰، میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو بھی آیات الٰہی کے مقابل میں تکبر کرتا ہے اس کے لئے بہشت کے دروازے ہرگز کھولے نہیں جائیں گے۔

روایات میں بہشت حاصل کرنے کے اسباب

۱۔ کلمۂ توحید کو کثرت سے پڑھنا: پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: '' جو شخص ان کلمات: "لاالٰہَ اِلّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ" کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر دوزخ کے دروازوں کو بند کرکے بہشت کے دروازوں کو کھول دیا جائے گا۔

۲۔ حقایق ایمان کی تکمیل: پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: '' جو بھی وضو کو پورا کرکے صحیح سے نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے غصہ کے وقت اپنی زبان پر کنٹرول کرتا ہے، اپنے گناہوں پر استغفار کرتا ہے، خاندان نبوت کا خیر خواہ ہے تو اس نے اپنے حقایق ایمانی کو محفوظ کرلیا ایسے شخص کے لئے بہشتی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بحارج ۸۲ ص ۲۱۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۳۔ واجب اور مستحب نمازوں کواہمیت دینا : پیغمبراکرم (ص) نے ارشاد فرمایا :'' لوگوں کی نمازیں بہشت کی کنجی ہیں۔'' (بحارج ۸۲ ص ۲۳۲)

حضرت علی (ع) ارشاد فرماتے ہیں :''جو شخص تین شب مسلسل نماز شب پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے اس اعلیٰ مقام پر حسرت کرتے ہیں جو خدا نے اس کے لئے نماز شب کے عوض قرار دیا ہے اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تم بہشت کے جس دروازے سے بھی جانا چاہتے ہو داخل ہو جاؤ۔ (تفسیر نورالثقلین ج ۴ ص ۵۰۶ ح ۱۳۱)

۴۔ علی واولاد علی علیہم السلام سے قلبی محبّت رکھنا :

۵۔ماہ مبارک رمضان اور روزے رکھنا : پیغمبراکرم (ص) نے ہجرت کے دوسرے سال شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں ماہ رمضان کے بارے میں یوں ارشادفرمایا :"اِنَّ اَبْوابَ الْجِنانِ فِي هذاالشَّهرِمُفَتَّحَة فَاسْئَلُوارَبَّكُمْ اَنْ لايُغَلِّقَهاعَلَيْكُمْ وَاَبْوابَ النِّيرانِ مُغَلَّقَة فَاسْئَلُوا رَبَّكُمْ اَنْ لايُفَتَّحَها عَلَيْكُمْ۔"(عیوان الخبار الرضاج ا ص ۲۹۶)

''یعنی اس ماہ میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ،خداوند عالم سے دعا کرو کہ وہ دروازے تم پر بند نہ کئے جائیں اور دوزخ کے دروازے اس ماہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں لہٰذا دعا کرو کہ وہ دروازے تم پر نہ کھولے جائیں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

ایک اور مقام پر آنحضرت (ص) ارشاد فرماتے ہیں: ''جو کوئی ماہ رجب میں سات روزے رکھتا ہے تو خداوند عالم ہر دن کے عوض ایک دوزخ کا دروازہ اس پر بند کر دیتا ہے اس طرح سات دن کے روزوں سے جہنم کے سات دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی آٹھویں دن بھی روزہ رکھ لے تو جنت کے آٹھوں دروازے بھی اس پر کھول دیئے جاتے ہیں۔ (امالی شیخ صدوق ص ۳۱۹، بحار الانوار ج ۸ ص ۱۷۰.)

۶۔ جہاد اور حج: حضرت علی (ع) نے ارشاد فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ کرو کیونکہ "فَاِنّ الْجِهادَ فِي سَبِيلِ اللّهِ باب مِنْ اَبْوابِ الْجَنَّةِ-" بیشک جہاد فی سبیل اللہ بہشت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔'' (بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۵۰)

اور دوسری جگہ آپ نے ارشاد فرمایا: "فَاِنَّ الْجِهادَ باب مِنْ اَبْوابِ الْجَنَّةِ، فَتَحَهُ اللّهُ لِخاصَّةِ اَوْلِيائِهِ-" یعنی بہشتی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کو خداوند عالم نے اپنے خاص دوستوں کے لئے کھول رکھا ہے۔'' (نہج البلاغہ خ ۲۷)

امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا: حج کے دوران جب حاجی طواف کرتے ہوئے پشت کعبہ پر پہنچتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جس دروازے سے بھی داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ، راوی نے پوچھا کیا یہ انعام صرف طواف کرنے کا ہے؟ حضرت نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ طواف سے بھی بہتر عمل کی تمہیں خبر دوں؟ اس نے کہا ہاں یا بن رسول اللہ، تو آپ نے فرمایا: جو کوئی کسی مؤمن کی

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

حاجت کو پورا کرتا ہے تو اس کا ثواب دس مرتبہ طواف کرنے سے بھی زیادہ ہے۔(ثواب الاعمال صدوق ص ۴۴)

۷۔چار اہمیت والی چیزیں: پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا: بہشت کے آٹھ دروازے ہیں جو ان میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ چار چیزوں کو اپنائے: ۱۔سخاوت ، ۲خوش اخلاقی، ۳۔صدقہ دینا، ۴۔دوسروں کو اذیت دینے سے بچنا۔(بحار الانوار ج ۸ ص ۱۴۴)

۸۔حلال کمائی: پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا:"مَنْ اَکَلَ مِنْ کَدِّیَدِہِ حَلاَلاًفُتِحَ اَبْوابُ الْجَنَّةِ ،یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھا شاءَ-"(بحار الانوار ج ۱۰۳ص ۱۰) یعنی جو حلال کی روزی کماتا اور کھاتا ہے اس کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے بھی وہ داخل ہونا چاہے۔''

۹۔جمعہ کے دن صلوات کا پڑھنا: امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب تمام اعمال مجسم ہو کر لوگوں کے سامنے آئیں گے تو جمعہ کا دن دلہن کی مانند سجا ہوا خوبصورت نظر آرہا ہوگا اور وہ بہشت کے دروازے پر کھڑا ہو کر جو لوگ جمعہ کے دن کثرت سے صلوات پڑھتے ہوں گے ان کی شفاعت کرے گا اور اس کو بہشت میں داخل کرے گا راوی نے پوچھا: کتنی اور کس وقت صلوات پڑھی جائے تو آپ نے فرمایا: سو بار عصر کے وقت۔''(بحار الانوار ج ۸۹ ص ۳۵۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

منافقین پر دوزخ میں بہشت کے دروازوں کا کھلنااور پھر بند کیا جانا

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ جب منافقین پل صراط سے گزرتے ہوئے دوزخ میں گر جائیں گے تو دوزخ سے ایک دروازہ بہشت کی طرف کھولا جائے گا منافقین جیسے ہی دوڑتے ہوئے اس تک پہنچیں گے تو ان پر اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا اسی طرح ان کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

یہی معنی ہے اس آیت کا (اللہ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ) ''یعنی خدا ان کا تمسخر کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں آزاد چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ لوگ یوں ہی سرگرداں رہیں۔'' (سورۂ بقرہ آیت ۱۵، بحار الانوار ج ۸ ص ۳۰۱، مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ ص ۵۷۴)

بہشتی دروازوں کے کتبیوں کی تحریر

جابر بن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہیں :"مَكْتُوب عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّد رَسولُ اللّٰه عَلِيّ اَخُو رَسولِ اللّٰه -"یعنی بہشت کے دروازے پر یہ لکھا ہوگا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں علی رسول اللہ (ص) کے بھائی ہیں۔'' (بحار الانوار ج ۸ ص ۱۳۱، لسان المیزان ابن حجر ج ۴ ص ۸۱، احقاق الحق ج ۴ ص ۹۹)

پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے کہ آپ (ص) نے ارشاد فرمایا: ''بہشت کے آٹھ دروازوں پر ایک خاص عبارت لکھی ہوگی جو مندرجہ ذیل ہے:

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بہشت کے پہلے دروازے کی تحریر یہ ہوگی:"لاٰاِلٰہَ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّد رَسولُ اللّٰہ عَلِیّ وَلیّ اللّٰہ- لِکُلِّ شَیٔءٍحِیلَة وَحِیلَةُالْعَیْشِ اَرْبَعَ خِصالٍ:اَلْقَناعَةُ وَنَبْذُ الْحِقْدِ وَ تَرْکِہ الْحَسَدِ وَ مُجالِسَةُ اَھلِ الْخَیْرِ-""یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں، علی (ع) اللہ کے ولی ہیں ہر چیز کا ایک حل ہوتا ہے صحیح وسالم زندگی کا حل چار چیزوں میں ہے، ا۔ قناعت، ۲۔ کینہ سے دوری، ۳۔ حسد سے دوری، ۴۔ نیک لوگوں کی ہمنشینی۔

بہشت کے دوسرے دروازے پر وحدانیت خدا ورسالت پیغمبر (ص) اور ولایت علی (ع) کے بعد یوں لکھا ہوگا:"لِکُلِّ شَیٔءٍحِیلَةوَحِیلَة السُّرورِفِی الْآخِرَةِ اَرْبَعَ خِصالٍ:مَسْحُ رُؤوسِ الْیَتامیٰ ،وَالتَّعَطُّفُ عَلَی الْاَرامِلِ،وَالسَّعْیُ فِی حَوائِجِ الْمُسْلِمینَ وَتَفَقُّدُ الْفُقَراءِ وَالْمَساکِینَ"یعنی ہر چیز کا ایک راہ حل ہے اور آخرت کی خوشی کا راہ حل چار چیزوں میں ہے، ا۔ یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیرنا، ۲۔ بیوہ عورتوں کی مدد کرنا، ۳۔ مسلمین کی حوائج کو پورا کرنے کی کوشش کرنا، ۴۔ غریبوں کی مدد کرنا۔''

بہشت کے تیسرے دروازے پر وحدانیت خدا ورسالت پیغمبر (ص) اور ولایت علی (ع) کے بعد یوں لکھا ہوگا:"لِکُلِّ شَیْءٍ حِیلَة وَحِیلَة الصِّحَّةِ فِی الدُّنْیا اَرْبَعَةَ خِصالٍ:قِلَّةُ الْکَلامِ ،وَقِلَّةُ الْمَنامِ ، وَقِلَّہُ الطَّعامِ وَقِلَّةُ الصِّیامِ-"

یعنی ہر چیز کا ایک راہ حل ہے دنیا میں سلامتی وعافیت کا حل چار چیزوں میں ہے، ا۔ کم بولنے میں، ۲۔ کم سونے میں، ۳۔ کم کھانے میں، ۴۔ کم روزہ رکھنے میں۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بہشت کے چوتھے دروازے پر پہلی تینوں گواہوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:"مَنْ کانَ یُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہُ ،مَنْ کانَ یُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخرِ فَلْیُکْرِمْ جارَہُ،مَنْ کانَ یُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخرِ فَلْیُکْرِمُ وٰالدَیْہِ وَمَنْ کانَ یُوْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخرِ فَلْیَقُلْ خَیْراً أوْ یَسْکُتُ-"یعنی جو خدااور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کا احترام کرے اور جو خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ہمسایہ کا خیال رکھے جو خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ماں باپ کا احترام کرے جو خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

بہشت کے پانچویں دروازے پر تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:"مَنْ اَرادَ اَنْ یُشْتَمَ فَلا یَشْتُمُ ،مَنْ اَرادَ اَنْ لایُذَلَّ فَلایَذِلُّ مَنْ اَرادَ اَنْ لایُظْلَمَ فَلایَظْلِمُ،مَنْ اَرادَ اَنْ یَسْتَمْسِکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقی فِی الدُّنیافَلْیَقُلْ لااِلٰہَ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدرَسولُ اللّٰہ عَلِیّ وَلِیَّ اللّٰہ-""یعنی جو یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے بُرا نہ کہے تو وہ دوسروں کو بُرا نہ کہے جو چاہتا ہے کہ ذلیل و رسوا نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دوسروں کو ذلیل و رسوا نہ کرے،جو چاہتا ہے کہ اس پر ظلم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرے اور جو چاہتا ہے کہ دنیا میں مضبوط رسّی کو تھام لے اسے چاہئے کہ یہ ذکر پڑھے۔"لااِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّد رَسولُ اللّٰہ عَلِیّ وَلِیَّ اللّٰہ-"

بہشت کے چھٹے دروازے پر پہلی تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا:"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَکُونَ قَبْرُہُ واسِعاً فَسِیحاً فَلْیَبْنِ الْمَساجِدَ ،مَنْ اَرادَ اَنْ لا یَأکُلُہُ الدَیْدُ اَنْ تَحْتَ الْاَرْضِ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

فَلْيَسْكُنِ الْمَساجِدَ ،مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكونَ طَرِيًّا مَطَرًا فَلْيَكْسُواالْمَساجِدَ بِالْبَسْطِ ،مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرٰى مَوْضِعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَلْيَأْنُسِ الْمَساجِدَ؛"

ترجمہ: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی قبر وسیع وکشادہ ہو تو اسے چاہیۓ کہ مساجد بنواۓ ،جو یہ چاہتا ہے کہ قبر میں اس کے جسم کو کیڑے نہ کھائیں اسے چاہیۓ کہ مسجدوں میں رفت وآمد رکھے اور دن رات کا کچھ حصہ مساجد میں گزارے جو یہ چاہتا ہے کہ بہشت میں اس کا بدن صحیح وسالم رہے وہ مساجد میں فرش کا بندوبست کرے اور جو چاہتا ہے کہ قبر میں اپنے مقام کو دیکھے تو اسے چاہیۓ کہ مساجد سے انس والفت رکھے۔''

بہشت کے ساتویں دروازے پر تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا: "بَياضُ الْقَلْبِ فِي اَرْبَعِ خِصالٍ:عِيادَةُ الْمَرْضىٰ ،وَالتِّباعُ الْجَنائِزِ وَ شَرْىُ الْاَكْفانِ وَ رَدُّ الْقُروضِ-"یعنی نورانیت قلب چار چیزوں میں ہے ،ا۔مریضوں کی عیادت میں ، ۲۔تشییع جنازہ میں ،۳۔کفن خرید کر رکھنے میں ، ۴۔قرض داروں کے قرض لوٹا دینے میں۔''

بہشت کے آٹھویں دروازے پر پہلی تینوں گواہیوں کے بعد یوں لکھا ہوگا: "مَنْ اَرادَ الدُّخولَ فِي هذه الْاَبْوابِ الثَّمانيَةِ،فَلْيَتَمَسَّكْ بِاَرْبَعَ خِصالٍ: بِالصَّدَقَةِ ،وَالسَّخى وَحُسْنِ الْخُلْقِ والْكَفُّ عَنْ اَذى عِبادِ اللّٰهِ تَعالىٰ-"یعنی جو یہ چاہتا ہے کہ بہشت کہ تمام دروازے اس کے لئے کھول دیۓ جائیں اسے چاہیۓ کہ چار چیزوں کی عادت رکھے،ا۔صدقہ دینا،۲۔سخاوت، ۳۔حسن اخلاق، ۴۔بندگان خدا کو اذیت وآزار دینے سے دوری اختیار کرنا۔''(احقاق الحق ج ۴ ص ۱۲۸)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

قیامت کا دسواں مرحلہ: دوزخ کے دروازوں اور اس کے طبقات کا ہے

قیامت کے دن سخت ترین مراحل میں سے ایک مرحلہ دوزخی دروازوں اور ان کے درکات کا ہے کیونکہ جہنم جس کے بارے میں قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوا: (يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) ''یعنی یاد کرو اس دن کو جب ہم جہنم سے کہیں گے کیا تم پر ہو چکی ہو؟ تو وہ جواب میں کہے گی میرے اندر مزید گنجائش ہے۔'' (سورۂ ق آیت ۳۰)

قرآن میں دوزخی دروازوں کا ذکر

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل چند آیات میں دوزخی دروازوں کا ذکر موجود ہے مثلاً:

ا۔(وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِينَ *لَهاسَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُوم)''یعنی اور جہنم تمام پیروان شیطان کی وعدہ گاہ ہے اس جہنم کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے ایک معین گروہ کو معین کیا جا چکا ہے۔'' (سورۂ حجر آیت ۴۳۔۴۴)

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو پیغمبر اسلام (ص) نے شدید گریہ کیا کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ آپ سے پوچھے کہ آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں کیونکہ جب بھی پیغمبر (ص) فاطمہ (س) کا دیدار کرتے تھے تو خوش ہو جاتے تھے لہٰذا کوئی صحابی در فاطمہ (س) پر گئے تاکہ آپ کو بلا لائیں جیسے ہی گھر کے نزدیک ہوئے بی بی کے چکی چلانے کی آواز کے ساتھ ساتھ اس آیت کے پڑھنے کی آواز سنائی دی، (وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ وَبْقَى) (سورۂ قصص آیت ٦٠)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

''یعنی جو کچھ خدا کے پاس ہے وہی سب سے زیادہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ فاطمہ کو پیغام ملا فوراً چادر اوڑھ کر بابا کے پاس آئیں اور گریہ کا سبب پوچھا تو آنحضرت (ص) نے اس آیت کے نازل ہونے کی خبر سنائی تو بی بی بھی یہ کہتی ہوئی گر پڑیں "اَلْوَیْلُ ثُمَّ الْوَیْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ" افسوس ہے افسوس ہے اس پر جو دوزخ میں جائے۔''

دیگر اصحاب پر بھی یہ الفاظ سن کر گریہ طاری ہو گیا، حضرت علی (ع) گریہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وابُعْدَ سَفْراهُ واقِلَّة زادهُ فِی سَفَرِ الْقِیامَةِ..." یعنی ہائے سفر کتنا طولانی ہے اور توشۂ سفر کتنا کم ہے۔'' (بحار الانوار ج ۴۳ ص ۸۷، ج ۸ ص ۳۰۳)

۲۔(فَادْخُلُواَبْوَابَ جَهنَّمَ خَالِدِینَ فِیهافَلَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِینَ)(سورۂ نحل آیت ۲۹) ''یعنی پس داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے جس میں تمھیں ہمیشہ رہنا ہوگا متکبّرین کے لئے کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔''

۳۔(وَسِیقَ الَّذِینَ کَفَرُوااِلَی جَهنَّمَ زُمَرًاحَتَّی اِذَاجَاؤهافُتِحَتْ اَبْوَابُها)(سورۂ زمر آیت ۷۱) 'یعنی جو لوگ کافر ہوگئے ہیں وہ گروہ گروہ کرکے دوزخ میں ڈالے جائیں گے جب دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے ان پر بند کر دیئے جائیں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۔(اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنْ النَّارِوَلَنْ تَجِدَلَهُمْ نَصِيرًا)(سورۂ نساء آیت ۱۴۵) یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں قرار دیئے جائیں گے تم ان کے لئے کسی کو مددگار نہیں پاؤگے۔

دوزخی دروازے اوراس کے طبقات روایات کی روشنی میں

حضرت علی (ع) اس آیت (لَها سَبْعَةُ اَبْوابٍ...) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:"اِنَّ جهنَّمَ لَهاسَبْعَةُ اَبْوابٍ اَطْباقٍ بَعْضُهافَوْقَ بَعْضٍ،وَوَضَعَ اِحْدىٰ يَديْهِ عَلَى الْاُخْرىٰ فَقالَ هكذا۔ "یعنی دوزخ کے سات دروازے ہیں سات طبقات کی صورت میں پھر آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بتایا کہ اس طرح سے۔(تفسیر مجمع البیان ج۵۔۶ ص ۳۳۸)

دوسری جگہ آپ نے ارشاد فرمایا:''خدا نے جہنم کو سات اوپر تلے طبقات میں قرار دیا ہے سب سے نچلے طبقہ کا نام ''جہنم'' ہے اس سے اوپر کے طبقہ کا نام ''لظّیٰ'' ہے اس سے اوپر کے طبقہ کے نام ''حُطَمَۃ'' ہے اس سے اوپر کے طبقہ کا نام ''سَقَر'' ہے اس سے اوپر کے طبقہ کا نام ''سَعِیر'' ہے اور اس سے اوپر کے طبقہ کا نام ''ھَاوِیَہ'' ہے۔(تفسیر نورالثقلین ج۴ ص ۵۰۶)

قرآن نے منافقین کے بارے میں ارشاد فرمایا:(اِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنْ النَّارِ...)(سورۂ نساء آیت ۱۴۵)

''یعنی بیشک منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں قرار دیئے جائیں گے۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

بعض اہل علم افراد کے بارے میں امام جعفر صادق (ع) نے یوں ارشاد فرمایا: "اِنَّ مِنَ الْعُلَماءِ مَنْ یُحِبُّ اَنْ یَخْزُنَ عِلْمَہُ وَلایُؤخَذُ عَنْہُ فذاک فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النّارِ-"

یعنی بعض علماء جو اپنے علم کو دوسروں تک نہیں پہنچاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ کوئی ان سے فائدہ اُٹھائے وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں قرار دیئے جائیں گے۔'' (بحارالانوار ج۸ ص۳۱۰ ح۸۶)

نکتہ: لفظ ''جَحِیم ''قرآن میں ۲۵ بار،'' لَظیٰ''ایک بار،''سَقَرَ''چار بار،''حُطَمَہ'' دو بار، ''ھٰاوِیَہ''ایک بار،''سَعِیر''آٹھ بار،''جَھَنَّم''۷۷ بار استعمال ہوئے ہیں۔

دوزخی دروازوں کے کتیبوں کی تحریر

پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے سفر معراج کی تفصیل بتاتے ہوئے ذکر فرمایا:

دوزخ کے پہلے دروازے پر لکھا تھا: "مَنْ رَجَی اللّٰہَ سَعَدَ وَمَنْ خَافَ اللّٰہَ اٰمِنَ وَالْھلاکُ الْمَغْرُورُ مَنْ رَجیٰ غَیْرَ اللّٰہِ وَخافَ سِواہُ-"یعنی جو خدا سے اُمّید رکھتا ہے وہ سعادتمند ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے وہ عذاب سے امن میں رہتا ہے جو غیر خدا سے لو لگاتا ہے اور غرور کرتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے۔''

دوزخ کے دوسرے دروازے پر لکھا تھا: "مَنْ اَرادَ اَنْ یَکونَ عُرْیاناًفِی الْقِیامَۃِ فَلْیَکْسُ الْجُلُودَالْعاریٰ فِی الدُّنیا،وَمَنْ اَرادَ اَنْ لایَکونَ عَطْشاناً فِی الْقِیامَۃِ فَلْیَسْقِی الْعِطاشَ

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

فِي الدُّنيا،وَمَنْ اَرادَ اَنْ لايَكونَ جائِعاً فَلْيُطْعِمِ الْبُطونَ الجائعَ فِي الدُّنيا۔"یعنی جو قیامت کے دن عریاں نہیں اٹھنا چاہتا اسے چاہئے کہ دنیا کے برہنہ ضرور تمندوں کو لباس پہنائے،جو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن پیاسا نہ رہے دنیا میں پیاسوں کو پانی پلائے جو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن بھوکا نہ رہے دنیا میں بھوکوں کو کھانا کھلائے۔''

دوزخ کے تیسرے دروازے پر لکھا تھا:"لَعَنَ اللّٰهُ الْكاذِبينَ ،لَعَنَ اللّٰهُ الْباخِلينَ ،لَعَنَ اللّٰهُ الظّالِمِينَ ۔"یعنی خدا جھوٹوں پر لعنت کرے،خدا بخیل لوگوں پر لعنت کرے،خدا ظالم لوگوں پر لعنت کرے۔''

دوزخ کے چوتھے دروازے پر لکھا تھا:"اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَهانَ الْاِسلامَ، اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَهانَ اَهلَ الْبَيْتِ ،اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَعانَ الظّالمينَ عَلَى ظُلمِ الْمَخْلوقينَ ۔"''یعنی خدا ذلیل کرے اس کو جو اسلام کی توہین کرتا ہے خدا ذلیل کرے اسے جو اہل بیت پیغمبر کی توہین کرے،خدا ذلیل کرے اسے جو لوگوں پر ظلم کرنے میں ظالموں کی مدد کرتا ہے۔''

دوزخ کے پانچویں دروازے پر لکھا تھا:"لاتَتَّبِعِ الْهَوىٰ فَاِنَّ الهَوىٰ يُجانِبُ الْاِيمانَ وَلا تُكْثِرْ مَنْطِقَكَ فِي مٰالايُعْنِيكَ،فَتَسْقُطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلاتَكُنْ عَوْناً لِلظّالمينَ۔"

''یعنی اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو جس کا نتیجہ ایمان سے دوری ہے،زیادہ فضول و بے مقصد کلام نہ کرو جس کا نتیجہ خدا کی رحمت سے دوری ہے اور ظالم کی مدد نہ کرو۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

دوزخ کے چھٹے دروازے پر لکھاہوگا:"اَنَا حَرام عَلَی الْمُتَهجِّدینَ ،اَنَا حَرام عَلَی الْمُتَصَدِّقینَ ،اَنَا حَرام عَلَی الصّائِمینَ-"یعنی میں شب زندہ دار عابدوں پر حرام ہوں ،میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں، میں روزہ داروں پر حرام ہوں۔''

دوزخ کے ساتویں دروازے پر لکھاہوگا:"حٰاسِبُوااَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحاسَبُوا،وَ وَبِّخُوا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُوَبِّخُواوَادْعُوا اللّٰہَ عَزَّوَجَلّ قَبْلَ اَنْ تُرَدّوا عَلَیْہِ وَلاتَقْدِرواعَلی ذالک "یعنی قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اپنا محاسبہ خود کرلو، قبل اس کے کہ تمہاری ملامت ہو خود اپنے اوپر ملامت کرلو، قبل اس کے کہ تم میں دعاکی قدرت نہ رہے دعا کرلو،اور بارگاہ پروردگار میں رازونیاز کرلو۔'' (احقاق الحق ج۴ ص۱۲۹)

بہشت کی تعریف بلال کی زبانی

بلال روایت کرتے ہیں کہ میں پیغمبر اکرم (ص) کی زبان سے بہشت کی تعریف ایک مقام پر یوں سنی ہے :"اِنَّ سُوَرَ الْجَنَّةِ لَبِنَة مِنْ ذَهبٍ وَلَبِنَة مِنْ فِضَّةٍ،وَلَبِنَة مِنْ یاقُوتٍ،وَ ملاطُها الْمِسْکُ الْاَذفَرُ،وَ شَرَفُها الْیاقوتُ الْاَحْمَرُ وَالْاَخْضَرُ وَالْاَصْفَرُ؛''"یعنی جنت کی دیوار اس طرح سے بنائی گئی ہے کہ اس میں ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ یا قوت کی جس دیوار کا مصالحہ صاف وشفاف مشک ہے اور دوسرا مصالحہ سرخ وزرد یاقوت کے کنکر ہیں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

دوسرے مقام پر یوں سنا: "اَمَّا بابُ الصَّبْرِ ،فَباب صَغیر مِصْراع واحِدمِنْ یاقُوتَةٍ حَمْراءَ لا حَلَقَ لَہُ،وَاَمّابابُ الشُّکْرِ فَاِنَّہُ مِنْ یاقوتَةٍ بَیْضاءَ ،لَها مِصْراعانِ، مَسِیرَةُ مٰابَیْنَهما خَمْسَمِأَة عامٍ ،لَہُ ضَجِیج وَحَنِین یَقُولُ اللّٰهمَّ جِئْنی بِاَهلی؛-یعنی صبر و استقامت والا دروازہ چھوٹا ہے جو کہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے جس کی چوکھٹ نہیں ہے (یعنی تنگ بنا ہوا ہے)اور شکر کا دروازہ سفید یاقوت سے بنا ہوا ہے اور دوپٹ کا دروازہ ہے ان دونوں پٹوں کا فاصلہ پانچ لاکھ سال کے فاصلے کے برابر ہے اس دروازے میں عجیب و غریب قسم کی نالہٗ وفریاد کی آوازیں ہو رہی ہوں گی۔''

تیسرے مقام پر یوں سنا:"اَمَّاالْبابُ الْاَعْظَمِ فَیَدْخُلُ مِنْہُ الْعِبادُ الصّالِحُونَ وَهمْ اَهلُ الزُّهدِوَالْوَرَعِ،وَالرّاغِبُونَ اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ الْمُسْتَأْنِسُونَ بِہِ؛''یعنی بہشت کا سب سے بڑا دروازہ خدا کے نیک بندوں کے لئے ہوگا جس سے اس کے صالح بندے داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو زاہد و پرہیز گار بندے ہیں اور خدا کی طرف رغبت رکھنے والے اور اس سے محبت کرنے والے ہیں۔'' (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ص ۱۹۲،امالی شیخ صدوق ج ۲)

بہشت کی تعریف پیغمبر اسلام (ص) کی زبانی

عبد اللہ بن سلام جو کہ یہودیوں کا بہت بڑا عالم دین تھا اور اسلام لانے سے پہلے اس کا نام ''اسماویل'' تھا،جب پیغمبر اکرم (ص) مدینہ میں تھے ایک مرتبہ حضرت علی کو بلا کر خیبر کے یہودیوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے خط لکھنے کو کہا حضرت علی نے پیغمبر (ص) کے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

فرمان کے مطابق خیبر کے یہودیوں کے نام خط لکھا اور ان کو بھجوا دیا جب وہ خط خیبر کے یہودیوں کے پاس پہنچا تو وہ خط لے کر اپنے عالم (اسماویل) کے پاس پہنچے اور کہنے لگے آپ بتائیں ہمیں کیا کرنا چاہیئے (اسماویل) نے پوچھا تم لوگوں کی کیا رائے ہے انھوں نے کہا کہ ہماری تعداد اس وقت ان سے زیادہ ہے لہٰذا ہمیں ان کو مقابلے کی دعوت دینی چاہیئے تو (اسماویل) جس کے دل میں پہلے ہی اسلام کی حقانیت واضح ہو چکی تھی کہنے لگا، لگتا ہے تم لوگوں نے دنیا کو آخرت پر اور عذاب کو مغفرت پر ترجیح دی ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) کے پاس چلتے ہیں اور جو مرضی آئے ان سے سوالات کرتے ہیں اگر انھوں نے صحیح جوابات دیئے تو دین اسلام کو قبول کر لیں گے اور اگر وہ جواب نہ دے سکے تو اپنی راہ لیں گے یہ سب لوگ جمع ہو کر پیغمبر (ص) کی خدمت میں آئے اور بہت سے سوال کئے تو (اسماویل) نے فوراً اسلام قبول کر لیا اس طرح اسلام کی حقّانیت ثابت ہوئی اور یہودیوں کو شکست ہوئی تمام اصحاب نے اس کا نام عبد رکھا۔ (بحار الانوار ج ۶۰ ص ۲۴۱)

عبد اللہ بن سلام نے پیغمبر اسلام (ص) سے جو سوال بہشت کے بارے میں کئے تھے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

عبد اللہ بن سلام: یہ کیسے ممکن ہے کہ بہشتی لوگ کھائیں بھی پئیں بھی مگر رفع حاجت نہ کریں؟

پیغمبر (ص) بہشتی لوگوں کی مثال شکم مادر میں رہنے والے بچے کی سی ہے جو کھاتا پیتا بھی ہے مگر رفع حاجت کی اسے ضرورت نہیں۔

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

عبداللہ بن سلام : بہشت کی نہروں کے بارے میں مجھے خبر دیجئے ؟

پیغمبر (ص) : بہشت میں چار نہریں ہیں ایک دودھ کی دوسری شراب کی تیسری شہد کی اور چوتھی صاف وشفاف پانی کی۔

عبداللہ بن سلام : کیاوہ نہریں جاری ہیں اور کیاان کی دنیامیں کوئی مثال موجود ہے ؟

پیغمبر (ص) : ہاں وہ نہریں جاری ہیں بہشتی درختوں کے سائے میں اس کی مثال دنیامیں دریاؤں کی ہے جن پر بارش بھی برستی ہے، ان سے نہریں بھی جاری ہوتی ہیں مگرنہ ان میں نہروں کے جاری ہونے سے کمی اورنہ بارش ہونے سے زیادتی ہوتی ہے۔

عبداللہ بن سلام : کیا بہشت میں درخت ہے اوراسکی دنیامیں کیامثال ہے ؟

پیغمبر (ص) : بہشت میں درخت '' طوبی '' جس کی میوے بھری شاخیں بہشت کے ہر حجرہ میں لٹک رہی ہوں گی اوراس کی دنیامیں مثال سورج کی سی ہے جو زمین کے ہر مکان پر نورافشانی کرتا ہے۔

عبداللہ بن سلام : مجھے بتائیں کہ بہشت اور دوزخ کہاں ہیں ؟

پیغمبر (ص) : بہشت ساتویں آسمان پراور دوزخ زمین کے سب سے نچلے طبقے میں۔

عبداللہ بن سلام : ان دونوں کے کتنے کتنے دروازے ہیں ؟

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

پیغمبر (ص) : بہشت کے آٹھ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں۔

عبداللہ بن سلام : ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ؟

پیغمبر (ص) : ایک ہزار سال کی راہ کے فاصلے کے برابر۔

عبداللہ بن سلام : مجھے بتائیں کہ بہشت میں کیسی صورت اور کس عمر میں داخل ہوں گے ؟

پیغمبر (ص) : بہشت میں مرد و عورتیں نورانی صورتوں کے ساتھ تیس سالہ جوان کی شکل میں داخل ہوں گے ان کے چہرے حضرت یوسف کے چہرے کی مانند خوبصورت اور ان کے قدو قامت حضرت آدم کی مانند اور ان کا اخلاق پیغمبر اسلام (ص) کے اخلاق کے مطابق ہوگا۔

عبداللہ بن سلام : ذرا حورالعین کے بارے میں مجھے بتائیں ؟

پیغمبر (ص) : حورالعین سفید رنگ کی خواتین جن کے قد بلند ہوں گے بڑی بڑی آنکھیں ہوں گی ان کا وجود اس صدف کی مانند چمک رہا ہوگا جس کو پہلے کسی نے بھی چھوا نہیں ہوگا۔ (بحارالانوار ج۶۰ ص۲۵۵)

کچھ لوگ بہشت کی خوشبو سے بھی محروم رہیں گے

پیغمبر اکرم (ص) نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل (ع) نے خبر دی "اِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ اَلْفِ عام، يَجِدُهاعاق وَلاقاطِعُ رَحِمٍ، وَلاشَيْخ زَانٍ، وَلاجَارُّاِزارِهِ خُيَلاء، وَلا فَتّان،

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

وَلاَمَنّان ،وَلاَجَعْظَرِیّ؛"ترجمہ: بہشت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلے تک بھی محسوس ہوگی سوائے سات افراد کے ،۱۔جو والدین کا عاق شدہ ہو،۲۔ قطع رحمی کرنے والا،۳۔زناکار بوڑھا،۴۔جو فاخرہ لباس پہن کر دوسروں پر فخر کرتا ہے،۵۔ فتنہ پھیلانے والا،۶۔ منت جتا کر کام کرنے والا،۷۔دنیا سے کبھی بھی سیر نہ ہونے والا۔''

اسی لئے وضو کے وقت دعاؤں میں جو دعا ناک میں پانی ڈالتے وقت مستحب ہے وہ یہ ہے "اللّھمَّ لاتُحَرِّمْ عَلَیَّ رَیحَ الْجَنَّةِ وَاجعَلْنِي مِمَّنْ یَشُمُّ رِیحَھا وَ رَوْحَھا وَ طِیْبَھا۔"

''یعنی اے اللہ مجھ پر بہشت کی خوشبو کو حرام نہ کرنا،اور مجھے ان میں سے قرار دیناجو بہشت کی خوشبواور شادابی اور پاکیزگی کو سونگھ سکتے ہوں۔'' (بحارالانوار ج۸۰ ص۳۱۹)

پیغمبر اسلام (ص) سے عبداللہ بن سلام کادوزخ کے بارے میں سوال کرنا

پہلے پیغمبر اسلام (ص)اور عبداللہ بن سلام کے درمیان بہشت کے بارے میں سوال وجواب کا ذکر ہوااب یہاں پر ان سوال وجواب کاتذکرہ ہے جو دوزخ کے بارے میں کئے گئے۔

عبداللہ بن سلام: دوزخ کی آگ کیسی ہے ذرا میرے لئے بیان کیجئے؟

پیغمبر اسلام (ص): دوزخ کی آگ ایسی ہے جس کو ہزار سال تک اس طرح سے روشن کیا گیا کہ وہ سرخ ہو گئی اس کے بعد ہزار سال مزید اس طرح سے دھکایا گیا کہ وہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال مزید اسے اس طرح سے دھکایا گیا کہ وہ سیاہ ہو گئی لہٰذا وہ سیاہ آگ جب غضب پروردگار سے ملی تو

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

کبھی بھی ختم نہیں ہونے والی ہے ،اگر اس آگ سے ذراسی بھی دنیا پر آپڑے تو مشرق سے مغرب تک تمام چیزوں کو خاکستر کر دے گی اور دوذخ کے سات طبقات ہیں پہلا طبقہ منافقوں کے لئے ہے ،دوسرا طبقہ مجوسیوں کے لئے، تیسرا طبقہ نصاریٰ کے لئے ،چوتھا طبقہ یہودیوں کے لئے ،پانچواں طبقہ سقر ہے ،چھٹا طبقہ سعیر ہے اور ساتواں طبقہ گناہان کبیرہ کرنے والوں کا طبقہ ہے۔

عبداللہ بن سلام : بہشت اور دوزخ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے :

پیغمبر اسلام (ص) : دنیاکے تیس ہزار سال کی مسافت کے برابر۔ (بحار الانوار ج۶۰ ص۲۵۷)

جہنم کے دو گہرے گڑھے

جہنم میں سقر اور سجّین نام کے دو گہرے گڑھے ہیں : لفظ''سقر''قران مجید میں چار مرتبہ استعمال ہوا ہے ۔(سورۂ مدثر کی آیت ۴۲،۲۷،۲۶)اور لفظ'' سجّین ''قرآن مجید میں دوبار استعمال ہواہے۔(سورۂ صافات آیت ۶۲،سورۂ دخان آیت ۴۳،سورۂ واقعہ آیت ۵۳)

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

جہنم میں درخت زقّوم

قرآن مجید میں تین بار زقّوم کا ذکر آیا ہے (سورۂ مطففین آیت ۸،۷. میں)

جو کہ جہنمی لوگوں کی غذا ہو گی اور زقّوم کڑوی بدبودار، نفرت آمیز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا: (لَیْسَ لَهمْ طعام اِلّامِنْ ضَریعٍ) (سورۂ غاشیہ آیت ٦۔٧)

''یعنی جہنمی لوگوں کی غذا سوائے ضریع (یعنی خشک، کڑوی، بدبودار چیز) کے کچھ نہیں ہو گی۔

پیغمبر اکرم (ص) سے روایت ہے: "وَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزّقُّومِ وَ الضَّریعِ قَطْرَتْ فِي شَرابِ اَهلِ الدُّنیا ماتَ اَهلُ الدُّنیا مِنْ نَتْنِها" (تفسیر نورالثقلین ج۵ ص ۲۲۲) یعنی اگر زقوم اور ضریع کا ایک قطرہ بھی دنیا کے پانی میں گر جائے تو دنیا والے اس کی بو سے ہلاک ہو جائیں گے۔''

جہنم کے مقام سقر میں جانے والوں سے سوال اور ان کا جواب

جیسا کہ قرآن کی متعدد آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے اور تکبر کرتے ہیں ان کا بہشت میں داخلہ ممنوع ہوگا اور پھر جہنم کے مقام سقر میں جانے والوں کے بارے میں قرآن یوں ارشاد فرماتا ہے: كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَة * اِلاَّ اَصْحَابَ الْيَمِينِ *فِي جَنَّاتٍ يَتَسَائَلُونَ *عَنْ الْمُجْرِمِينَ *مَاسَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ *قَالُوالَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ *وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ *وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ *وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ *حَتَّى اَتَانَا الْيَقِينُ *فَمَاتَنْفَعُهمْ شَفَاعَةُالشَّافِعِينَ (سورۂ مدثر آیت ۳۸ سے

Presented by: www.jafrilibrary.com

Presented by: www.jafrilibrary.com

۴۸تک)''یعنی ہر شخص اپنے اعمال کے گروی ہے سوائے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال پانے والوں کے جو بہشت کے باغات میں ہوں گے اور مجرمین سے پوچھیں گے کہ کیا چیز تمہارے دوزخ میں جانے کا سبب بنی، وہ کہیں گے چار باتیں، ۱۔ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے، ۲۔غریبوں کی مدد نہیں کرتے تھے، ۳۔ہمیشہ اہل باطل کے ساتھ رہا کرتے تھے، ۴۔ہمیشہ قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا، ایسے وقت میں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت بھی ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔''

Presented by: www.jafrilibrary.com